



حَدَّثَاتُ الصَّحَابِ

شرح اُردو

الْأَخْطَاءُ الْبَيِّنَاتُ

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الہی بلند شہری مدظلہ

ترجمہ و شرح

مولانا محمد اسلم زاہد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حداائق الصالحين اردو شرح زادا الطالبيين

حدائق الصالحین

اردو شرح

زاد الطائبین

○ صرفی تحقیق

○ لغوی تحقیق

○ نحوی تراکیب

○ ترجمہ بمطابق ترکیب

○ مختصر مگر جامع تشریح

○ ہر نوع کے شروع میں نحوی فوائد

○ مطالب احادیث سے ماخوذ عنوانات

○ وفاق المدارس کے دس سالہ سوالات

تالیف مولانا محمد عاشق الہی البرنی

ترمیم مولانا حافظ محمد سلیم زاہد

مکتبہ خلیفہ
آزمائش کیست غزنی سریش
آزمائش کیست غزنی سریش
37321118 فون

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب عبد الوحید اشرفی مالک مکہ کتاب گھر
کی خصوصی اجازت سے شائع کی

نام کتاب حدائق الصالحین اُردو شرح زادالطالین

تالیف مولانا حافظ محمد اسلم

باہتمام معاذ حسن

اشاعت اکتوبر 2011ء

طابع گنج شکر پرنٹرز - لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی
کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لئے بھی ہمارے ادارہ میں
مستقل شعبہ قائم ہے اور طباعت سے قبل کوشش کی جاتی ہے کہ نشاندہی کی جانے والی جملہ غلطیوں کی بروقت
تصحیح کر دی جائے۔ اس کے باوجود غلطیوں کا امکان باقی رہتا ہے۔

لہذا قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں
اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں تعاون کرنا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ (ادارہ)

ملنے کے پتے

اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید، راولپنڈی	اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک، راولپنڈی
مکتبہ رشیدیہ، کمیٹی چوک راولپنڈی	مدنی کتب خانہ، تبلیغی مرکز مانسہرہ
عثمان دینی کتب خانہ، تبلیغی مرکز مانسہرہ	مکتبہ امینیہ، حسن ابدال
مکتبہ المعارف، قصہ خوانی بازار پشاور	مکتبہ علمیہ، اکوڑہ خٹک
اسلامیہ کتب خانہ، گامی اڈہ ایبٹ آباد	مکتبہ عثمانیہ، جری پور
مکتبہ رحیمیہ اردو بازار کراچی	ادارۃ الرشید کراچی

فہرست

۲۳	افتتاحیہ	❦
۲۴	ایک نئی شرح کی ضرورت کیوں؟	❦
۲۹	مولف رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات	❦
۳۶	چند بنیادی باتیں	❦
۳۸	درس حدیث کے آداب	❦

الباب الاول

۵۵	اعمال کا دار و مدار نیوٹوں پر ہے	❦
----	----------------------------------	---

الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ

۶۱	دین ہی میں انسانیت کی خیر خواہی ہے	❦
۶۱	مجلس کی باتیں راز ہیں	❦
۶۲	ہر عبادت کے بعد دعا کرنا نہ بھولیے	❦
۶۳	حیاء ایمان کا حصہ ہے	❦
۶۳	روز قیامت نیکیوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو.....	❦
۶۴	ہر نشہ گناہوں کی جڑ ہے	❦
۶۵	ہردینی اور دنیاوی کام پورے وقار اور ستھرائی سے کیا جائے	❦
۶۶	مومن کی شان یہ ہے کہ وہ شریف ہوتا ہے	❦
۶۷	کمینگی اور مکاری فساد کی عادت ہے	❦
۶۸	ظلم نہ کیجیے! قیامت کے دن ذلت نہ ہو	❦

۶۹	تکبر کا علاج سلام میں پہل کرنے میں ہے	❀
۷۰	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	❀
۷۱	مسواک کے دنیاوی اور اخروی فوائد	❀
۷۲	دوسروں کو دینے والا، لینے والوں سے بہتر ہے	❀
۷۳	زنا سے بھی بدتر ایک عام گناہ!	❀
۷۴	ظاہری و باطنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے	❀
۷۴	ہر مسلمان کے لیے قرآن کریم کی دو حیثیتیں	❀
۷۵	ہر گانے، بجانے کا آلہ شیطان کی طرف منسوب ہے	❀
۷۶	فاسقہ عورت شیطان کا جال ہے	❀
۷۷	صبر و شکر کی برکات	❀
۷۸	اخراجات میں میانہ روی معیشت کا نصف حل	❀
۷۹	مخلوق خدا سے محبت سمجھدار لوگوں کا کام	❀
۸۰	گناہوں سے توبہ معصوم بنادیتی ہے	❀
۸۱	کون عقل مند، کون بے وقوف	❀
۸۳	صاحب ایمان محبت کے لائق ہے	❀
۸۴	گانا بجانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے	❀
۸۵	قیامت کے دن متقی اور سچا تاجر نجات پائے گا۔	❀
۸۷	امانت دار تاجر نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ	❀
۸۸	منافق کی تین نشانیاں	❀
۹۰	شرک، والدین کی نافرمانی قتل ناحق اور جھوٹی قسم کبیرہ گناہ ہیں	❀
۹۱	نیکی اور گناہ کی آسان پہچان	❀

۹۳	مخلوق سے حسن سلوک محبت الہی کے حصول کا ذریعہ	❀
۹۴	وہ مومن ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں	❀
۹۵	لوگوں کو اپنی ہر تکلیف سے محفوظ رکھنا ایمان کی نشانی ہے	❀
۹۶	حقیقی جہاد نفس کی مخالفت ہے	❀
۹۷	حقیقی ہجرت گناہوں سے بچنا ہے	❀
۹۸	ایک قانونی ضابطہ	❀
۹۹	مومن آئینہ بن جائے	❀
۱۰۱	مومنین ایک جسم کی طرح ہیں	❀
۱۰۲	سفر کامیابی اور تکلیف کا سبب	❀

نَوْعُ الْآخِرِ مِنْهَا

۱۰۶	گھر لوٹنے تک اللہ کی راہ کا مسافر	❀
۱۰۷	ادا نیکی قرض کی فکر کیجئے	❀
۱۰۸	قوم کی سرداری چاہیے تو خدمت کیجئے	❀
۱۰۹	محبت کی خاصیت	❀
۱۱۰	علم کی تلاش فرض ہے	❀
۱۱۱	تھوڑا مال بھی نفع بخش ہے اگر یاد الہی میں ہو	❀
۱۱۲	سچے خواب کون سے	❀
۱۱۳	رزق حلال کا حصول فرض ہے	❀
۱۱۴	تعلیم قرآن بہترین عمل ہے	❀
۱۱۵	دنیا کی محبت ہر لڑائی کی جڑ ہے	❀

۱۱۴	بہنگی کی برکات	❀
۱۱۶	بھوکے کو کھلانا	❀
۱۱۷	دو بڑے لالچی	❀
۱۱۸	عجی بات حکام کے سامنے	❀
۱۱۹	ایک صبح ایک شام خدا کے نام	❀
۱۲۰	فقیہہ کا مقام و مرتبہ	❀
۱۲۱	استغفار سے نامہ اعمال وزنی	❀
۱۲۲	باپ کی خوشی میں رب کی خوشی	❀
۱۲۳	بڑے بھائی کا ادب	❀
۱۲۴	بہترین گناہگار	❀
۱۲۵	گناہوں سے عمل صالح کی برکت ختم ہو جاتی ہے	❀
۱۲۶	اسلامی اعمال کا حسن	❀
۱۲۷	تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے	❀
۱۲۸	سب سے پسندیدہ جگہ مساجد	❀
۱۲۹	بازار سب سے ناپسندیدہ مقامات ہیں	❀
۱۳۰	برے ہم نشین سے، اکیلا اچھا	❀
۱۳۱	اچھے ہم نشین، اکیلے رہنے سے بہتر	❀
۱۳۱	بات اچھی کریں ورنہ خاموش رہیں	❀
۱۳۳	موت مؤمن کے لیے تحفہ	❀
۱۳۳	اجتماعیت پر اللہ کی مدد آتی ہے	❀
۱۳۴	نیکی کی ترغیب، برائی سے روکنا یا ذکر الہی	❀

۱۳۵	ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال	❀
۱۳۷	غیر نافع علم کی مثال	❀
۱۳۸	سب سے اچھا ذکر اور بہترین دعا؟	❀
۱۳۹	سب سے پہلے جنت میں بلائے جانے والے	❀

نَوْعُ الْآخِرُ مِنْهَا

۱۴۲	امانت داری اور وفائے وعدہ	❀
۱۴۳	تجربہ اور بردباری	❀
۱۴۴	گناہوں سے پرہیز	❀
۱۴۵	اچھا اخلاق ہی عزت کا معیار ہے	❀
۱۴۶	جہاں خالق و مخلوق کی محبتوں میں تصادم ہو	❀
۱۴۷	رہبانیت اور اسلام	❀
۱۴۸	تقویٰ ہو تو دولت نقصان نہیں دیتی	❀

الْجُمْلَةُ الْأُسْمِيَّةُ الَّتِي دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَرْفُ إِنَّ

۱۵۰	بعض جادو اثر بیان	❀
۱۵۱	بعض شعرا اچھے ہوتے ہیں	❀
۱۵۱	بعض علم نادانی!	❀
۱۵۲	وہ بال جان باتیں	❀
۱۵۳	ریا کاری شرک ہے	❀
۱۵۴	اچھے نصیب والے	❀

۱۵۵	مشورہ دیانت داری سے دیا جائے	✽
۱۵۵	اولاد بزدلی اور بخیلی کا ایک اہم سبب	✽
۱۵۶	سچ اطمینان قلب کا ذریعہ ہے	✽
۱۵۶	جھوٹ بے سکونی کا ذریعہ	✽
۱۵۷	اللہ کو کیا پسند ہے؟	✽
۱۵۷	بردباری ہوتیزی نہ ہو	✽
۱۵۸	روزی موت کی طرح بندے کی تلاش میں	✽
۱۵۹	شیطان کا انسان میں قبضہ	✽
۱۶۰	اس امت کا عظیم فتنہ مال ہے	✽
۱۶۱	جلد قبول ہونے والی دعا	✽
۱۶۱	رزق کی تنگی گناہوں کی وجہ سے	✽
۱۶۲	لکھا ہوا رزق ہر حال میں ملے گا	✽
۱۶۳	صدقے کے دو عظیم فائدے	✽
۱۶۳	معیار فضیلت	✽
۱۶۵	اللہ تعالیٰ دل کی کیفیت اور عمل دیکھتا ہے	✽
۱۶۶	خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے	✽
۱۶۷	اللہ کا پسندیدہ انسان	✽
۱۶۸	سود سے مال کم ہوتا ہے	✽
۱۶۹	غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے	✽
۱۷۰	سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے	✽
۱۷۱	جھوٹ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے	✽

۱۷۲	سات بڑے گناہ	✽
۱۷۵	اللہ کے یہاں ایک پسندیدہ عمل	✽
۱۷۶	عالم، طالب علم اور ذکر الہی	✽
۱۷۷	سات قسم کے صدقات جاریہ	✽
۱۸۱	اللہ تعالیٰ جس سے چاہیں اپنے دین کا کام لے لیں	✽
۱۸۲	مساجد پر فخر قیامت کی نشانی	✽

انَّمَا

۱۸۳	جہالت کا علاج	✽
۱۸۴	اعمال کا انجام بخیر ہونا چاہیے	✽
۱۸۵	قبر جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا	✽

الْجُمْلَةُ الْفَعْلِيَّةُ ①

۱۸۸	فقر و فاقہ کفر تک لے جاسکتا ہے	✽
۱۸۹	ہر انسان کے آخری عمل کے مطابق معاملہ ہوگا	✽

الْجُمْلَةُ الْفَعْلِيَّةُ ②

۱۹۱	سنی سنائی بات نہ کی جائے	✽
۱۹۲	حقوق العباد کی اہمیت	✽
۱۹۳	مال کا غلام، اللہ کی رحمت سے دور	✽
۱۹۴	جنت اور دوزخ کے پردے کیا ہیں؟	✽
۱۹۵	دو چیزیں دن بدن جوان ہوتی ہیں	✽

۱۹۶	فقہاء طلب کے بغیر علم نہ سکھائیں	❶
۱۹۸	صرف نیک عمل قبر میں ساتھ جائے گا	❷
۲۰۰	سب سے بڑی خیانت	❸
۲۰۱	ذخیرہ اندوز بُرا ہے	❹

نَوْعٌ آخَرٌ مِّنَ الْجُمْلَةِ الْفَعْلِيَّةِ وَهُوَ مَا فِي أَوَّلِهِ لَا النَّافِيَةَ

۲۰۲	چغل خور جنت میں نہ جائے گا	❶
۲۰۵	قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا	❷
۲۰۵	مؤمن بار بار دھوکا نہیں کھاتا	❸
۲۰۶	پڑوسی کو مطمئن رکھیے	❹
۲۰۷	جنت میں جانا ہے تو حرام سے بچئے	❺
۲۰۸	ہر خواہش سنت رسول ﷺ کے تابع ہو	❻
۲۰۹	کسی کو خوف زدہ نہ کیجئے	❼
۲۱۰	کتا اور تصویریں گھر میں نہ رکھیے	❽
۲۱۱	محبت رسول ﷺ کا معیار	❾
۲۱۲	کسی مسلمان سے تعلقات نہ توڑیے	❿
۲۱۳	بغیر اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کیجئے	⓫
۲۱۴	بد بخت سے نرمی چھن جاتی ہے	⓬
۲۱۴	جہاں کتا اور گھٹی ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے	⓭

صَيَغُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

۲۱۷	میرا پیغام پہنچا دو جہاں تک ہو سکے	❶
-----	------------------------------------	---

۲۱۸	ہر شخص کے مقام اور مرتبے کا خیال رکھا جائے	❦
۲۱۸	جائز سفارش پر اجر ملتا ہے	❦
۲۱۸	استقامت ایمان کے لیے ضروری ہے	❦
۲۱۹	شفاق زندگی سیکھو	❦
۲۲۱	ہم جہاں بھی ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے	❦
۲۲۱	نیکی برائی کے اثر کو زائل کر دیتی ہے	❦
۲۲۲	اچھے اخلاق کا اہتمام	❦
۲۲۳	دوستی ایمان کی ترقی کے لیے ہو	❦
۲۲۴	نیک لوگوں کو کھانا کھلانے میں بہت اجر ہے	❦
۲۲۴	امانتیں باحفاظت واپس کر دیجئے	❦
۲۲۵	کوئی تجھ سے خیانت کرے اس سے بھی خیانت نہ کر	❦
۲۲۶	اذان تم میں سے بہتر آدمی پڑھے!	❦
۲۲۶	سب سے اچھا پڑھنے والا نماز پڑھائے!	❦
۲۲۷	سلام کے بغیر آنے کی اجازت نہ دو	❦
۲۲۸	سفید مال مسلمان کا نور ہے، انہیں نہ اکھاڑو	❦
۲۲۹	محبت الہی، دنیا سے بے رغبتی میں ملتی ہے	❦
۲۲۹	اپنی ضروریات میں لوگوں کی جیب پر نظر نہ رکھیے	❦
۲۳۰	زندگی ایک سفر ہے، مسافروں کی طرح گزرائیے	❦
۲۳۱	جائیداد بنانے میں آخرت نہ بھول جاؤ	❦
۲۳۲	مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اجرت دے دو	❦
۲۳۳	ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ	❦

۳۲۴	مبلغین کے لیے ایک نصیحت
۳۳۵	بھوکوں کو کھلانا، مریض کی عیادت کرنا، اور قیدی چھڑوانا
۳۳۶	مرغ کو گالی نہ دو
۳۳۷	غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے
۳۳۸	مومن عیش پرست نہیں ہوتا
۳۳۹	سجدے کے آداب
۳۴۰	مردوں کو گالی نہ دو، وہ اپنے انجام تک پہنچ چکے
۳۴۱	بچوں کو نماز کا حکم اور سنانے کا ایک ادب
۳۴۲	قرآن کریم کی حفاظت کرو، یہ جلد بھولنے والا ہے
۳۴۳	قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو!
۳۴۴	مظلوم کی بدعا سے بچو، جلد قبول ہونے والی ہے
۳۴۶	ان چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو!
۳۴۷	غیر محرم کے ساتھ ہر طرح کی غلط اور سفر سے پرہیز کریں
۳۴۸	جانوروں کی پیٹھ کو ممبر نہ بناؤ
۳۴۹	جاندار کو نشانہ نہ بناؤ!
۳۵۰	بغیر اجازت دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو!
۳۵۱	صدقہ مصائب کے لیے ڈھال ہے
۳۵۲	اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہوں!
۳۵۳	ایک کھجور بھی ہو سکے تو صدقہ کرو!
۳۵۴	اپنے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو!
۳۵۵	پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے سے غنیمت جان لو!

لَيْسَ النَّاقِصَةُ

۲۵۸	پہلوان اور بہادر وہ جو غصے پر قابو پائے	✽
۲۵۹	عورت اور غلام کو بہکا کر خاوند اور آقا سے جدا نہ کر	✽
۲۶۰	چھوٹوں پہ شفقت اور بڑوں کی عزت کرو	✽
۲۶۲	پڑوسی کا خیال نہ رکھنے والا مومن نہیں ہے	✽
۲۶۳	مومن کی چار صفات	✽
۲۶۴	صلہ رحمی کیا ہے؟	✽
۲۶۵	حقیقی مالدار کی دل کا غنی ہونا ہے	✽
۲۶۶	صلح کے لیے خلاف واقعہ بات کرنے والا جھوٹا نہیں	✽
۲۶۷	دعا ایک پسندیدہ عمل	✽
۲۶۸	میت پر آواز سے رونا اور نوحہ کرنا منع ہے	✽
۲۶۹	مشاہدہ اور خبر میں فرق ہے	✽

الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ

۲۷۱	تواضع بلندی اور تکبر ذلت کا ذریعہ ہے	✽
۲۷۲	نعمت ملنے پر بندوں کا بھی شکریہ ادا کرو	✽
۲۷۳	نہ مانگنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں	✽
۲۷۴	ظہیر اپنے ایمان کی فکر کریں!	✽
۲۷۵	نیکی کی راہ بتانے والے نیکی میں شریک ہیں	✽
۲۷۶	جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے؟	✽

۲۷۶	خاموشی نجات کا ذریعہ ہے	✽
۲۷۷	مجاہد کی مدد جہاد میں شرکت کا ذریعہ ہے	✽
۲۷۸	جو نرمی سے محروم ہے وہ ہر برائی سے محروم ہے	✽
۲۷۸	دیہات کے رہنے والوں میں سختی ہوتی ہے	✽
۲۸۰	دکھلاوے کی ہر عبادت شرک بن جاتی ہے	✽
۲۸۱	کسی قوم کی مشابہت ان میں شامل کر دے گی	✽
۲۸۲	سنت رسول ﷺ کی مخالفت سے ایمان کو خطرہ	✽
۲۸۳	حج کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے	✽
۲۸۴	دھوکہ باز ایمانی صفات سے محروم ہو جاتا ہے	✽
۲۸۵	مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر!	✽
۲۸۶	ایک دفعہ درود پاک، دس رحمتوں کا ثواب	✽
۲۸۶	ہمسایہ ممالک کے معاہدوں کی پابندی	✽
۲۸۷	جس سے بھلائی کا ارادہ ہو اللہ تعالیٰ اسے دین کی سمجھ دیتے ہیں	✽
۲۸۸	مسجد بنانے کا اجر و ثواب	✽
۲۸۹	شکریہ ادا کرنے کا اسلامی طریقہ	✽
۲۹۱	دوغلی پالیسی پر وعید	✽
۲۹۲	دوسروں کے عیب چھپائیے ایک زندگی کا ثواب پائیے	✽
۲۹۳	حفاظت زبان اور عذر قبول کرنے کا انعام	✽
۲۹۵	کوئی مسئلہ پوچھے تو ضرور بتانا چاہیے	✽
۲۹۶	بغیر تحقیق کے مسائل نہ بتائیے	✽
۲۹۸	بدعتی کی تعظیم نہ کیجئے	✽

۲۹۹	بدعت در بار الہی میں مردود ہے
۳۰۰	لباس سے دھوکا نہ دیجئے۔
۳۰۱	زبان اور شرمگاہ کی حفاظت
۳۰۳	ایک سنت پر عمل سوشہیدوں کا ثواب
۳۰۴	توحید و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر انعام
۳۰۵	چار اعمال ایمان مکمل کرنے والے
۳۰۷	روز قیامت سایہ چاہتے ہیں تو مقروض کو مہلت دیں
۳۰۸	حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں احتیاط
۳۰۹	طالب علم راہ خدا میں ہے جب تک گھر نہ آئے
۳۱۰	مؤذن کے لیے، جہنم سے آزادی کا پروانہ
۳۱۱	تارک جمعہ منافق ہے
۳۱۲	جہاد کا ارادہ بھی نہ رکھنا نفاق کی علامت ہے
۳۱۳	روزے کا حقیقی مقصد!
۳۱۵	ناموری کے لیے لباس پہننا
۳۱۶	تعلیم دین سے مقصود صرف رضائے الہی ہو
۳۱۸	دنیاوی اغراض سے حصول علم کا انجام
۳۲۰	نجومیوں کے پاس جانے کی نحوست
۳۲۱	انسانیت کے حقوق، انسانوں پر
۳۲۳	نبی عن المنکر ہر مسلمان پر لازم ہے
۳۲۵	قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں
۳۲۶	ایک دن فرض روزہ چھوڑنے کا نقصان

۳۲۸	مجاہد کو سامان جہاد دینے اور روزہ افطار کرانے کا اجر	❀
۳۲۹	امیر و استاد کی اطاعت میں نجات	❀
۳۳۰	ناحق زمین دبا لینے کا انجام	❀
۳۳۱	زیارت رسول ﷺ حقیقت ہی ہوتی ہے	❀
۳۳۲	جھوٹا دعویٰ گناہ کبیرہ ہے	❀
۳۳۳	روزہ اور قیام لیل کی فضیلت	❀
۳۳۶	مسجد میں بدبو والی چیزیں نہ لائیں اور نہ مسجد میں کھائیں	❀
۳۳۸	عدالت کی اہم ذمہ داری	❀
۳۳۹	غیر اللہ کی قسم کھانا	❀
۳۴۰	مہمان اور پڑوسی سے حسن سلوک	❀
۳۴۲	فجر و عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت	❀
۳۴۳	کامیابی نسب پر نہیں اعمال پر ہے	❀
۳۴۴	پرہیزگاری سے حج کرنا گناہوں کے دھلنے کا ذریعہ	❀
۳۴۶	شہادت کی سچی تمنا بھی فائدہ مند ہے	❀
۳۴۷	جہاد کی تیاری بھی، جہاد کے ثواب میں شمولیت ہے	❀
۳۴۹	بالوں کی حفاظت کیجیے	❀

نَوْعُ الْآخِرِ مِنْهُ

۳۵۱	ایمان کی نشانی	❀
۳۵۲	جس کا کام، اسی کو سا جھے	❀
۳۵۳	مجلس کا ایک ادب	❀

۳۵۴	✽ موت کی طرف انسان خود چلتا ہے
۳۵۵	✽ پڑوسی کی ضرورت کا احساس
۳۵۶	✽ ہر اچھا کام دائیں طرف سے
۳۵۸	✽ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال
۳۵۹	✽ کھانا جوتے اتار کر کھائیں!
۳۶۰	✽ حیا برائی سے بچنے کا ذریعہ
۳۶۱	✽ دائیں ہاتھ سے کھانا اور اسی سے پینا
۳۶۲	✽ تحیۃ المسجد
۳۶۳	✽ جب جوتے پہنیں اور اتاریں
۳۶۴	✽ سفر سے واپسی کا ادب
۳۶۵	✽ تیمارداری کا ادب

ذِکْرُ بَعْضِ الْمَغِیْبَاتِ

۳۶۸	✽ ہر دور میں ایک جماعت دین کی مکمل پابند رہے گی
۳۶۹	✽ لوگ من گھڑت احادیث سے گمراہ کریں گے
۳۷۰	✽ سب سے بہترین زمانہ پھر دوسرے اور تیسرے درجے کا زمانہ
۳۷۱	✽ سود عام ہو جائے گا
۳۷۲	✽ دین غریبوں سے زندہ رہے گا
۳۷۳	✽ دین اسلام پر حملہ آور لوگوں کا مقابلہ ہوتا رہے گا
۳۷۵	✽ بے مقصد قتل و قاتل زیادہ ہو جائے گا
۳۷۶	✽ اوقات میں برکت نہ ہوگی، علم اٹھ جائے گا

۳۷۷	انسان فتنے سے بچنے کے لیے موت کی تمنا کرے گا	❦
۳۷۸	اسلام کا نام اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے	❦
۳۸۰	منافقت عام ہو جائے گی	❦
۳۸۱	نیک لوگ اٹھ جائیں گے، بے کار رہ جائیں گے	❦
۳۸۲	کمینہ ابن کمینہ سب سے نیک بخت سمجھا جائے گا	❦
۳۸۳	دین پر ثابت قدمی مشکل ہو جائے گی	❦
۳۸۴	کافر متحد اور مسلمان متفرق ہو جائیں گے	❦
۳۸۶	زبانوں کو ذریعہ معاش بنایا جائے گا	❦
۳۸۷	حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے گی	❦
۳۸۷	لائق امامت نمازی نہ ملے گا	❦
۳۸۸	کچھ لوگ عشق رسالت ﷺ رکھنے والے بھی ہوں گے	❦
۳۸۹	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجر میں شمولیت	❦
۳۹۰	مال ہی نفع کا ذریعہ ہوگا	❦
۳۹۱	عورتیں لباس پہن کر بھی نکلیں گی	❦
۳۹۳	علم اٹھ جائے گا اور جاہل امام بن جائیں گے	❦
۳۹۵	علم اٹھ جائے گا، شرعی مسئلہ بتانے والا بھی نہ ہوگا	❦
۳۹۶	فتنہ پر ورقاری گانے کی طرز پر قرآن پڑھیں گے	❦

الباب الثانی فِي الْوَأَقَاتِ وَالْقَصَصِ وَفِيهِ أَرْبَعُونَ قِصَّةً

۳۹۹	اسلام، ایمان، احسان اور علامات قیامت	❦
-----	--------------------------------------	---

۴۰۵	وضو میں اعضاء کو کامل طور پر دھونے کی اہمیت
۴۰۶	نماز کے ذریعے گناہوں کی معافی
۴۰۸	جنت میں رفاقت رسول ﷺ کا نسخہ
۴۱۰	نماز کے لیے صف بندی کا اہتمام
۴۱۲	چار اعمال پر جنت کی خوشخبری
۴۱۴	جورب کے ہاں بھیجا وہی باقی ہے
۴۱۵	ہر مزے والا آرام پالیتا ہے یا آرام دے دیتا ہے
۴۱۷	روزہ دار کا رزق جنت میں
۴۱۸	بات کرنے کا ایک ادب
۴۱۹	طلباء علم کی وجہ سے رزق میں وسعت ہوتی ہے
۴۲۱	دوسرے مسلمان کے احترام میں اپنی جگہ چھوڑ دے
۴۲۲	کھانے کے تین آداب
۴۲۳	بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے ساتھ شیطان کھاتا ہے
۴۲۵	ہر مسلمان کو ثواب کا شوق ہونا چاہیے
۴۲۷	گناہوں سے بچاؤ کا نسخہ
۴۲۸	معوذتین کے ذریعے دم کی تاثیر
۴۳۰	احکامات ظاہر پر لگتے ہیں
۴۳۱	بردباری اور اخلاقِ عظیم کا ایک واقعہ
۴۳۳	کیا نا مینا سے بھی پردہ ہے؟
۴۳۵	حضرت سلیمان علیہ السلام کی فراست
۴۳۷	مقام و مرتبہ کے لحاظ کا عملی نمونہ

۴۳۸	مزاح نبوی ﷺ کا عجیب واقعہ	❁
۴۴۰	حقیقی نماز، انداز گفتگو اور امیدوں کی وابستگی	❁
۴۴۱	حکمت نبوی ﷺ کا ایک واقعہ	❁
۴۴۴	در بار نبوت ﷺ میں ایک نو مسلم وفد کی آمد	❁
۴۴۶	ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے توسط سے ایک قیمتی دعا	❁
۴۴۸	مقام شہادت اور حقوق العباد	❁
۴۵۰	کامیاب زندگی کے رہنما اصول	❁
۴۵۳	غیبت کی تعریف اور ایک اشکال کا جواب	❁
۴۵۵	صرف خود کا نیک ہونا کافی نہیں	❁
۴۵۷	زہد نبوی ﷺ کا واقعہ	❁
۴۵۸	غلاموں اور ماتحتوں پر ظلم کا انجام	❁
۴۵۹	ہر نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے	❁
۴۶۱	سُرخ چڑیا اور چوہنیوں کی بستی	❁
۴۶۳	فضیلتِ علم، ایک دلچسپ واقعہ	❁
۴۶۵	ماتحتوں کو سزا دیتے وقت میزان قیامت نہ بھولیے	❁
۴۶۸	ہر کام سنت نبوی ﷺ کے تابع ہونا چاہیے	❁
۴۷۱	امام الانبیاء علیہ السلام کی اثر انگیز وصیتیں	❁
۴۷۳	اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر	❁
۴۷۶	”زاد الطالبین“ سے متعلق وفاق المدارس العربیہ کے دس سالہ سوالات	❁



بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

رب کریم کا شکر ہے کہ ہم آپ کے ہاتھوں تک ایسی کتاب کی بامقصد (اور ضروریات تدریس کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی) شرح پہنچانے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ جس کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال سے ہے۔

”زاد الطالبین“ جیسی بنیادی کتاب کی شرح کے لیے ہم نے اپنے مخلص دوست مولانا محمد اسلم زاہد (مدرس بیت (العلوم) لاہور) کی خدمات حاصل کیں جنہیں سال ہا سال سے اس مجموعہ احادیث کی تدریس کا تجربہ حاصل ہے اور تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ موصوف نے تعلیمی و انتظامی مصروفیات کے ساتھ ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جس پر ادارہ اظہار تشکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جزا لہم اللہ تعالیٰ

فخر المدرسین مولانا احسان الہی صاحب مدظلہ نے مسودہ ملاحظہ فرما کر نحوی فوائد کی تصحیح کی۔ مولانا محمد ریاض صاحب مدظلہ نے نہایت عرق ریزی سے نظر ثانی کا کام سرانجام دیا۔ باری تعالیٰ جملہ معاونین کو اپنے شایان شان اجر عطا کرے۔ آمین

”حدائق الصالحین“ کی صورت میں ماہرین تعلیم کی محنت کا نچوڑ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ طلباء عظام اور اہل ذوق کو یہ کاوش پسند آئے گی ہم اس کتاب سے متعلق ان کی حقائق پر مبنی علمی آراء کے منتظر رہیں گے تاکہ اگلی اشاعت میں ان آراء کی روشنی میں اصلاح کی جاسکے۔ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ اس محنت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

والسلام

میاں عبدالوہید اشرفی

مدیر: دارالحدیث پبلشرز، اردو بازار، لاہور

ایک نئی شرح کی ضرورت کیوں؟

جس طرح درس نظامی میں اساتذہ کرام نے بڑے غور و فکر کے بعد علمی ضروریات کے لحاظ سے کتابوں کو شامل نصاب کیا ہے۔

اسی طرح ”ثانویہ عامہ“ کے طلباء و طالبات کے لیے زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین کو خاص مقاصد کے لیے منتخب کیا ہے۔ ہماری ناقص رائے میں وجوہات یہ ہیں۔

① عربی سے اردو ترجمہ کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے چھوٹے چھوٹے جملوں والی احادیث لکھی ہیں۔

② عربی جملوں کی ترکیب کا طریقہ جو نحو کی کتابوں میں سکھایا جاتا ہے اس کی مشق ہو جائے۔ چنانچہ اس سے پہلے ”شرح مائتہ عامل“ میں کچھ تراکیب کرائی جاتیں تھیں پھر دیگر کتب میں یاد دہانی کے لیے کہیں کہیں اجراء کر دیا جاتا تھا۔ اس کتاب کو خاص طور پر اجراء کی غرض سے شامل کیا گیا۔

③ ترکیب اور ترجمہ میں مطابقت۔

مدارس میں صرف ونحو کے مسائل حل کرنے کے لیے بڑی محنت کروائی جاتی ہے لیکن اردو ترجمہ کی صلاحیت نہ ہو سکے تو سب کچھ لا حاصل ہے۔ اسی غرض کے لیے تعریف و ترکیب کے ساتھ ساتھ ترجمہ کی مشق بہت ضروری تھی جس کے لیے اس مختصر مگر جامع کتاب کو چنا گیا۔

④ چوتھا اور اہم مقصد یہ ہے کہ احادیث طیبہ یاد کرنے کا ذوق پیدا ہو۔

ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے طویل بحثوں سے بچتے ہوئے ایک مختصر مگر مقصد شرح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں مطلوبہ اہداف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(ترجمہ کی صلاحیت)

عربی ترجمہ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے تحت اللفظ کو ترجیح دی ہے، کیونکہ با محاورہ ترجمہ میں یہ ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ پھر کوشش کی ہے کہ تمام مرکبات اضافی، توصیفی وغیرہ الگ الگ رہیں، جہاں مفہوم تک پہنچنے کے لیے کچھ ضرورت پڑی، وہاں زائد الفاظ قوسین میں دے دیے گئے ہیں۔

اساتذہ اسی انداز سے ترجمہ کی مشق کروائیں جب خوب صلاحیت پیدا ہو جائے تو با محاورہ بھی کروادیا جائے۔

ترکیب: یہ خاص مقصد ہے اس کتاب کا۔ اس کے حصول کے لیے ہر عنوان کے تحت احادیث سے پہلے ایک نوٹ لکھ دیا گیا ہے۔ جس میں نحوی قواعد کی مختصر وضاحت کر دی گئی ہے۔

لیکن یہ قواعد کی چند سطور محترم اساتذہ کرام کی توجہ کے لیے ہیں خاطر خواہ فائدہ اسی میں ہے کہ زیر درس نحوی کتب کے حوالے سے بات کی جائے اور ان قواعد کا اجراء ان احادیث طیبہ میں کرایا جائے۔

(ترجمہ و ترکیب میں مطابقت)

مثلاً جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اس کے معانی میں ہے، ہوں، ہو وغیرہ الفاظ استعمال ہوں گے۔ جملہ شرطیہ میں جزاء کے معنی میں ”تو“ یا ”پس“ کا لفظ استعمال ہوگا۔ بعض جگہ الف لام بمعنی الہی اسم موصول ہے۔ اسی طرح مرکب توصیفی، اضافی، عطفی وغیرہ کے خاص معنی ہیں جن کی جھلکیاں آپ اس کتاب میں محسوس کریں گے۔

③ ہر حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق عام فہم عنوان لکھ دیا گیا ہے جس سے پیغام رسالت ﷺ کو سمجھنے اور بیان کرنے میں آسانی ہو۔ اساتذہ کرام چند اسباق عنوانات کے ساتھ پڑھا دیں تو ذہین طلبہ جلد اور عام طلبہ بدیر خود عنوانات تیار کرنا شروع کر دیں گے۔ تقریر و تحریر میں عنوان بنانے کی صلاحیت بہت کام آتی ہے۔

خصوصاً امتحانی پرچوں میں ایک خاص کام یہی ہے کہ سوالنامے میں مطلوبہ جوابات کو مناسب عناوین کے تحت لکھا جائے۔

⑤ مختصر ”حل لغات“ طلبہ کی استعداد کے مطابق جتنی یاد کروا سکیں بہتر ہیں۔ لیکن ایک بار جو الفاظ حل ہو جاتے ہیں دوبارہ کتاب میں ان کی ”لغوی تحقیق“ نہیں دی گئی بلکہ نئے الفاظ کو جگہ دی گئی ہے۔

⑥ یہ دعویٰ تو نہیں ہے کہ عربی سے اردو کا حق ادا کر دیا گیا ہے تاہم کوشش رہی ہے۔ عربی کا ترجمہ عربی الفاظ کے بجائے اردو ہی سے ہو۔ مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

عربی الفاظ	عربی میں ترجمہ	خالص اردو
طَلَبَ	طلب کرنا	حاصل کرنا
أَفْضَلُ	افضل	بہترین یا بہتر
أَقْرَبُ	سب سے قریب	سب سے نزدیک
فَرِيضَةٌ	فرض	ضروری
مَنْ جَاهَدَ	جو مجاہدہ کرے	محنت/کوشش کرے
طَاعَةٌ	اطاعت	فرمانبرداری/بات ماننا
تَقْوَى	تقویٰ	ڈرنا/بچنا
دَعَا	دعوت دی	بلایا

اسی اسلوب کو حضرات اساتذہ کرام اپنائیں گے تو ان کے انداز تدریس کی ایک خاصیت ہوگی۔

محترم اساتذہ کرام! آج ہم میڈیا کے دورِ حکومت میں سانس لے رہے ہیں۔ ہمارے طلبہ میں تحریر و تقریر کا ذوق پیدا نہ ہوا تو اس پُر فتن سیلاب کا منہ بند کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے اگر آپ نے کچھ توجہ دلا دی تو یہ پوری امت کے لیے مفید ہوگی

طلبہ کو اس کتاب سے ایک ہی موضوع پر احادیث کی نشان دہی کا دلچسپ کام دے دیا جائے اور پھر امتحان بھی لیا جائے تو بڑا مفید سلسلہ ہوگا۔ مضمون کا عنوان دے کر طلبہ سے احادیث اور ان کے مطالب لکھوا لیے جائیں تو بہت ہی مفید ہوگا، جس سے آپ کو امتحانات کی تیاری اور ”بزم ادب“ کی تیاری میں بھی اعانت ہو جائے گی اور پوری کتاب پر طائرانہ نظر ڈال کر کچھ حاصل کر لینے کی صلاحیت پیدا ہوگی مکمل کتاب پر نظر تب ہی رکھی جاسکتی ہے جب کہ اسے بار بار پڑھنے کا موقع مل گیا ہو۔

اگر معاملہ یہ ہو کہ شروع سال میں طویل بحثیں اور اسباق کے ناغے کیے جائیں اور سال کے آخر میں طلبہ و اساتذہ دونوں ہی پریشان ہوں تو پھر ہمارے دیے ہوئے مشوروں سے ہی کیا، کسی بھی طریقہ سے پوری طرح مستفید ہونا مشکل ہو جائے گا۔ اس کتاب کو حل کروانے کے لیے مجرب انداز تذریس (جو مختلف کامیاب مدرسین کا دیکھا گیا) لکھا جا رہا ہے جس سے بڑے فائدے کی امید ہے۔

(۱) پہلے پوری کتاب کا صرف ترجمہ یاد کروایا جائے۔ اس دوران صرف تحقیق اور لغوی حقائق واضح کر کے یاد کروا دیے جائیں۔ (۲) بعد ازاں دوہرائی کے ساتھ روزانہ ایک حصہ میں سے مکمل ترکیب کی بجائے صرف جار، مجرور، مرکب اضافی و توصیفی وغیرہ کی الگ الگ پہچان کرادی جائے۔ (۳) تیسری مرتبہ تشریح اور عنوانات کے ساتھ ساتھ مکمل ترکیب کروادی جائے۔ (۴) ترکیبوں کے دوران عبارت پڑھا کر یہ سوالات ضرور کیے جائیں۔ فلاں لفظ مجرور کیوں۔ منصوب و مرفوع کیوں ہے؟ اس طرح یا اسی سے ملتے جلتے طریقہ تذریس سے کتاب کے مقاصد پورے ہوں گے اور طلباء بڑی سہولت کے ساتھ کتاب حل کر سکیں گے، فن حدیث میں دلچسپی پیدا ہوگی اور ترقی علم و عمل کی راہیں کھلیں گی اور یہ مدرس کے سبق کی ایک خاصیت بھی ہوگی۔

ملاحظات: حواشی کیونکہ پہلے سے اصل کتاب میں موجود ہیں اس لیے بے ضرورت کتاب بڑی کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ جس سے کتاب کی قیمت بھی کم رہے گی۔
قصص کی طوالت کے پیش نظر ان کی تراکیب نہیں لکھی گئیں اس کی تین وجوہ

ہیں۔ (۱) کتاب ضخیم نہ ہو۔ (۲) کتاب کے اکثر حصے کی ترکیبیں ہو جانے کے بعد خود طلبہ میں ترکیبوں کی صلاحیت پیدا ہو جانی چاہیے جس سے آگے آنے والے ”واقعات و قصص“ کی ترکیب خود کر سکیں۔ (۳) اکثر و بیشتر مدارس میں صرف ”قصص“ تک ترکیب کرائی جاتی ہیں۔

(۶) تشریح مختصر رکھی گئی ہے۔ تاکہ طلبہ ”حل عبارت“ ہی میں اپنی صلاحیتیں صرف کریں جس مقصد کے لیے یہ کتاب شامل نصاب کی گئی ہے۔

محترم اساتذہ! ان معروضات کے ساتھ ساتھ اپنی کم علمی و بے مائیگی کا احساس بھی کچھ کم نہیں ہے اقوال رسول اللہ ﷺ پر کام کرنے میں بڑی احتیاط ہونی چاہیے۔ تاہم اپنی بچت کے لیے اکابر کی تشریحات کا دامن آخر تک تھامے رکھا۔

آخر میں اپنے محترم مدرسین و مستفدین سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ وہ جہاں اپنے لیے رب العزت سے دعا مانگیں ساتھ ایک بے علم و عمل ناجیز اور اس کے اساتذہ و والدین اور ناشرین و معاونین کتاب کو یاد رکھیں۔

مین بازار راجکوٹھ۔ لاہور

۱۰ شعبان ۱۴۲۲ھ

والسلام

محمد اسلم زاہد (مرتب)

مدرس بیت العلوم۔۔۔۔۔ لاہور

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

نام: عاشق الہی البرنی بلند شہری، مہاجر مدنی
بلند شہری۔ مصنف کے پیدائشی ضلع کی طرف نسبت ہے ”البرنی“ مصنف کے پیدائشی
ضلع کا پُرانا نام ہے۔ اس لیے عربی تالیفات میں ”البرنی“ اور اردو تالیفات
میں بلند شہری تحریر فرمایا۔

بعد میں حضرت نے مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مہاجرت کی سعادت حاصل
کی اس لیے فرمایا کرتے تھے: ”مدینہ منورہ میں تمر برنی ہوتا ہے اس لیے البرنی
بمعنی المدنی محلول کر لیا ہے۔“

اسی مہاجرت کی نسبت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ”مہاجر مدنی“ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

والد صاحب: کا نام محمد صدیق اور دادا کا نام اسد اللہ تھا۔

مولد: موضع ”بئسی“ ڈاکخانہ بگرا اسی ضلع بلند شہر یوپی (انڈیا)

سن پیدائش: ۱۳۴۳ھ ہے جو خودی اندازے سے مقرر فرمائی۔

ابتدائی تعلیم: بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم مختلف اساتذہ سے پڑھتے ہوئے مولانا
قاری محمد صادق صاحب سے مکمل کیا۔ اور ان ہی سے فارسی اور ابتدائی صرف
ونحو کی تکمیل کی۔

ثانوی تعلیم: ۱۳۵۶ھ میں علم کی پیاس حضرت کو مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مراد آباد

(انڈیا) لے گئی۔ جہاں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ مجاز مولانا ولی

محمد اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے مرید خاص مولانا عبدالعزیز جیسے جہاں علم کی زیر

نگرانی علم دین حاصل کیا۔

اسی مراد آباد میں علم و عرفان کا ایک اور چشمہ مدرسہ امدادیہ کے نام سے بہتا نظر

آیا تو حضرت نے نور الانوار تک کتب کی تعلیم مذکورہ مدرسہ میں حاصل کی۔

پھر شوال ۱۳۵۷ھ میں مدرسہ خلافت علی گڑھ میں دو سال رہ کر مولانا فیض الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں میبذی اور ہدایہ اولین تک تعلیم کا ذوق پورا کیا۔ اعلیٰ تعلیم: ۱۳۷۰ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور کا رخ فرمایا۔ اور ہدایہ اخیرین توضیح تلویح وغیرہ اہم کتابیں مولانا محمد زکریا قدوسی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اسعد اللہ کشمیری جیسے ماہرین علوم عقلیہ و نقلیہ کے سامنے زانوائے تلمذ طے کر کے پڑھیں۔

یہاں آپ کو مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا ملپوری جیسے اساطین علم میسر آئے، اس لیے دورہ حدیث تک یہیں مقیم رہ کر علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی۔

بیعت: دوران درس حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے صوفیاء اور تصوف کے متعلق گفتگو سنو ان ہی سے بیعت کی درخواست کی، قبولیت کے بعد ان ہی کے زیر سایہ سلوک کی منازل طے کیں۔

گویا شریعت اور طریقت کے دونوں چشموں سے سیرابی اسی ادارے میں مل گئی۔ تدریس: دہلی۔ بستی نظام الدین۔ اور میوات کے مختلف مدارس میں طلبہ علم دین کو مستفید کرنے کے بعد مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کی طلب پر دارالعلوم کراچی میں تشریف لائے اور بارہ سال طلبہ کو میراث نبوت تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے حکم پر ان کی نیابت میں افتاء کا کام بڑے احسن انداز میں کیا۔

دارالعلوم کراچی کے شب وروز

مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ نے مولانا عاشق الہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ: ”حضرت آپ کو دارالعلوم کے لیے قابل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ میرے علم میں ہے کہ مولانا عاشق الہی صاحب ہندوستان سے پاکستان منتقل ہونا چاہتے

ہیں، کیوں نا آپ انہیں دارالعلوم کے لیے منتخب فرما کر تدریسی خدمات سپرد فرما دیں۔“ منظوری کے بعد ۱۳۸۴ھ میں دارالعلوم سے منسلک ہو گئے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے مولانا کے اخلاص، للہیت اور کام کی دھن کی بڑی قدر کی اور اہل پاکستان کو ان کی شخصیت سے بھرپور استفادے کا موقعہ دیا۔

راقم (عالمِ معبود میں) وہ منظر کیسے بھلا سکتا ہے: کہ حضرت مولانا عاشقِ الہی صاحب کے دارالافتاء میں داخل ہوئے تو دیکھا دو طرف کتابیں سلیقہ سے رکھی ہیں، سلام و دعا کے بعد کمرے کا جائزہ لینے کا موقع ملا تو کہیں افتاء کی فائل پڑی ہے تو کہیں مضمون میں فرق باطلہ کے رد کی تحریر شروع ہے۔ کہیں کتابوں کے مسودات کا انبار ہے اور رات گئے تک افتاء کی تربیت کے لیے علماء اکرام کی ایک جماعت ہے جو اپنے وقت پر خوب استفادہ کر رہی ہے۔ ادھر صبح ہی سے اہل کراچی نے فتاویٰ کے لیے آنا شروع کر دیا، کسی کو زبانی کسی کو تحریری جواب سے مطمئن کر رہے ہیں۔ لیکن یہ نحیف و نزار، خوبصورت، کچھڑی ڈاڑھی، آنکھوں میں بلا کی ذہانت والا یہ شخص نہ تھکنے کا نام لیتا ہے، نہ کسی کو ڈانٹتا ہے، نہ اپنی عدیم الفرستی اور آرام کا عذر ہے اور بیک وقت کامیاب مدرس، مفتی اعظم پاکستان کا نائب، مدرس، مشکل و مفید علمی کتابوں کا مصنف، اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود دارالعلوم کے انتظامی امور میں بھی پوری معاونت کر رہا ہے اور خواص و عوام کو اپنے مخصوص و موثر لہجے میں مسند دعوت و ارشاد پر بھی نظر آتا ہے۔ بارہ سال تک اہل پاکستان کو اپنی زبان و قلم سے علمی سیرابی کے بعد مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کر لیا اور حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں درخواست کر دی۔

ہجرت مدینہ منورہ: ۱۳۹۶ھ میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی اجازت سے مدینہ النبی ﷺ کی ہجرت کی یہاں ان کے استاذ مکرم مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ پہلے سے ہی مقیم تھے ان کی تصانیف میں ہاتھ بٹایا اور ان کی سرپرستی اور ارشادات کی روشنی میں ”انعام الباری فی شرح اشعار البخاری“ اور دیگر مفید کتابیں ترتیب دیں۔

کراچی سے حجاز چلے جانے کے بعد معاشی لحاظ سے تنگی کا دور تھا، لیکن عشق

رسالت ﷺ میں انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اہل و عیال ابھی دارالعلوم کراچی میں تھے اور وہ جو ار رسول ﷺ میں حاضر تھے اور دونوں جگہ بظاہر کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے نہ تھے جو اس شہر میں دنیاوی دولت کے حصول کے لیے جاتے ہیں۔ انہیں تو حرمین کی برکات تڑپا کر لے گئی تھی۔

قیام مدینہ طیبہ

ان کے مدینہ طیبہ جانے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ برصغیر پاک و ہند کے زائرین حرمین اور مقیمین حرمین کو ایک ”حنفی مشرب“ مل گیا جہاں سے وہ اپنی سلی پیاس بجھا سکیں۔

چنانچہ حضرات ان پیاسوں سے پوری شفقت سے پیش آتے اور ان کے دینی سوالات کے تسلی بخش جوابات مرحمت فرماتے۔ جہاں مقدس سے یہ زائرین جب لوٹتے تو ایک ہندی عالم باعمل کی محبتوں کے چراغ ان کے دلوں میں روشن ہوتے، اہل عرب علماء میں بھی بہت سے خوش نصیب تھے جو اس عجمی محدث، مفسر اور فقیہ کی مجلس میں آکر مستفید ہوتے۔

۱۲۲۰ھ میں راقم الحروف کا مدینہ طیبہ جانا ہوا تو حضرت کے مشاغل کچھ اس طرح تھے۔ وہ حرمین میں رہتے ہوئے پاکستان کے ہر فتنے کے رد کے لیے لکھ رہے ہیں قارئین اہل وطن کو ان کے جانے کا احساس نہیں ہو رہا کچھ وقت تصنیف و تالیف کے لیے مختص ہے۔ اکثر اوقات تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کے عاشق کے دروازے پر علم دین کے حصول کے لیے عرب و عجم سے طلبہ حاضر ہوتے اور علم و عمل کا درس لیتے ہیں، احقر کو کئی مسائل کی ضرورت محسوس ہوئی ڈاکٹر محمد الیاس فیصل اور دیگر اہل علم سے معلوم ہوا کہ پاک و ہند کے زائرین ہوں یا مدینہ طیبہ کے مقیم سب ہی کو حضرت مفتی عاشق الہی صاحب کے فتاویٰ پر اعتماد ہے۔

کبھی سلوک و معرفت کی مجلس جمتی تو کبھی دعوت و ارشاد کے ذریعہ عشق الہی کا

درس دیا جاتا۔ غرض شب و روز مخلوق خدا کی آمد اور ان کی اصلاح کا سلسلہ جاری تھا۔

عام حالات

حضرت پائے کے عالم، مشفق استاذ و مربی اور انتہائی زاہدانہ زندگی گزارنے والے تھے۔ گیارہ ہزار ریال ہدیہ میں آئے ہاتھ بھی نہ لگایا دینے والے کے اصرار پر تفسیر قرآن کی تقسیم کے لیے بھیج دیے۔ ایک آنکھ کا آپریشن کروایا۔ لوگوں کے اصرار کے باوجود دوسری آنکھ نہ بنوائی۔ کہ کام تو ایک سے بھی چل رہا ہے۔ دوسری بنوائی تو تعلیم و تصنیف کا ہرج ہوگا۔ عارضہ قلب کا علاج نہ کروایا اور فرمایا کہ ایک خاصہ وقت بیکار پڑے رہنا ہوگا۔

ع یارب یہ ہستیاں کس دیس بستیاں ہیں

حالات وفات، تجہیز و تکفین

ان کا گھر جبل احد کے قریب تھا یہ جگہ حرم نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کافی دور ہے۔ لیکن ان کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں وہ حرم شریف کے قریب ’’رابط بخارا‘‘ میں آ کر مقیم ہو جایا کرتے۔ اس ماہ مبارک میں بھی انہوں نے اپنا یہ معمول پورا کیا۔ بدھ کے روز انہوں نے روزہ بھی رکھا، اور فجر کی نماز حرم جا کر پڑھی۔ فجر کے بعد قیام گاہ پر تلاوت وغیرہ معمولات پورے کیے، اس کے بعد آرام کے لیے لیٹ گئے۔ اہل خانہ سہ پہر تک اس تاثر میں رہے کہ سورہ ہے ہیں۔

ادھر ان کے صاحبزادے عمرے پر روانگی سے قبل اجازت و سلام کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ جسم ٹٹول کر دیکھا تو جلد معلوم ہو گیا کہ علم و عمل کا یہ سورج ۷۰ سال اپنی پوری شعاعیں دنیائے رنگ و بو پر ڈال کر ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا ہے۔ چہرہ چمک رہا تھا۔ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، معلوم ہو رہا تھا کہ ان کی بے قرار جان کو اللہ سے مل کر قرار آ ہی گیا ہے۔

پاسپورٹ پاکستانی تھا۔ خطرہ تھا، حکام کی طرف سے تدفین کی اجازت دیر سے

ملے گی، لیکن جلد دفن ہونے کی مسنون خواہش برآئی اور غیر معمولی طور پر مغرب سے قبل کاغذی کارروائی مکمل ہو گئی۔

نماز عشاء کے بعد جنت البقیع میں تدفین کا اجازت نامہ حاصل ہوا۔

لیجیے! ان کی زندگی کی آخری تمنا پوری ہو گئی دوران تراویح مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی کی نگرانی میں غسل دیا گیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں وتر سے پہلے جنازہ لایا گیا۔ امام حرم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ لاکھوں مسلمانوں نے اس جنازے میں شرکت کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قریب قبر مبارک بنی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خیر تھا

تالیفات: دوران تدریس اور مدارس سے تعطیلات کے دوران ہمیشہ ہی تصنیفات کا سلسلہ جاری رہا۔ بڑی مفید علمی کتابیں ان کے قلم کا شاہکار ہیں اور بحمد اللہ تقریباً سب ہی طبع ہو چکی ہیں اور عوام و خواص میں بے حد مقبول ہیں۔

① تفسیر انوار البیان: بڑی جامع اور نو جلدوں میں مفصل تفسیر ہے۔ اس کی اردو بہت سلیس ہے۔ انگریزی ترجمہ بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔ بنگلہ اور دوسری زبانوں میں ان کے تراجم جلد چھپ جائیں گے۔

② علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ”تلبیض الصحیفہ“ اور علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کی ”الخیرات الحسان“ کے حواشی بھی لکھے۔

③ مقدمہ بذل المجھود کی تکمیل کی سعادت حاصل کی۔

④ مجاہد الامثار فی شرح معانی الآثار: بڑا علمی کارنامہ ہے۔

⑤ زاد الطالبین: مدارس میں عرصہ دراز سے زیر تعلیم ہے۔

⑥ مسنون دعائیں اور تحفہ خواتین ہر سال لاکھوں کی تعداد میں چھپتی ہیں۔

⑦ آخر میں سیرت النبی ﷺ پر کتاب لکھ رہے تھے چار پانچ سو صفحات ہی لکھے تھے کہ اجل موعود آ پہنچی۔ الحمد للہ طبع ہو چکی ہے۔

⑧ ان کے علاوہ ۸۰ کے قریب کتابیں ہیں جو حضرت کا علمی فیضان ہے۔ الغرض خواتین بچوں، بڑوں کے اعمال میں ترقی عقائد کی اصلاح اور سنت نبوی ﷺ کی اشاعت کے لیے ”البلاغ“، ”بینات“، ”الخیر“، ”ضرب مومن“، ”الاسلام“ و دیگر رسائل و جرائد میں بہت ہی مفید مضامین لکھے اور تحقیقی، علمی کتابیں تحریر فرمائیں۔ قارئین سے مولانا کے علو درجات کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔



چند بنیادی باتیں

حدیث کے لغوی معنی:

حدیث کا لغوی معنی، بات، گفتگو، وغیرہ ہے۔

حدیث کا اصطلاحی معنی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول و فعل اور تقریر کو اور تابعی کے قول و فعل کو بھی حدیث کہتے ہیں۔ (۱) تقریر سے مراد کسی واقعہ کا سامنے ہونے یا علم میں آنے کے بعد خاموش رہنا۔ خاموشی بھی تائید ہے۔
موضوع:

آپ ﷺ کی ذات مبارک ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں آپ ﷺ کی ذات مبارک سے ہی بحث کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، وغیرہ کیسے تھا؟

غرض و غایت:

یہ اگرچہ دو لفظ ہیں مگر عقلاء کے نزدیک مصداق میں ایک ہی ہیں وہ یہ ہے وہ دعائیں اور فضیلتیں حاصل کرنا، جو پڑھنے، پڑھانے پر وارد ہوتی ہیں۔ مثلاً نَصَرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَهَا وَاَذَاهَا وَكَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (۲) اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُ خُلَفَائِي قَبْلَ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يَرُوْنُ اَحَادِيثِيْ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

فضیلت:

جہاں تک علم حدیث کے شرف و فضل کا تعلق ہے وہ لا تعداد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (۳) مثلاً قرآن میں آتا ہے۔ وَذِكْرُ فَيَانَ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔ اے محمد ﷺ! لوگوں کو سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا ایمان

والوں کو نفع دے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَهَا
وَأَذَاهَا۔ اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب رکھے ایسے شخص کو جس نے میری بات سنی پھر اس کی
حفاظت کی اور اسے ایسے شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ دوسری حدیث
میں آتا ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ قِيْلَ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلَّذِيْنَ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ میرے خلفاء
پر رحم فرمائے“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ ﷺ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ ہیں جو میری احادیث کو روایت کرتے ہیں اور
لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔“

- (۱) تدریب الراوی ۱/۴۳، منج القصد ۲۷-۲۸۔ فتح الباقی فی شرح الفیہ العراقی۔
(۲) تقریر بخاری۔ (۳) مشکوٰۃ۔ (۴) کرمانی شرح بخاری۔ تفصیل کے لیے علامہ
ابن عبد البر (۴۶۳ھ) کی کتاب ”جامع البیان العلم وفضلہ“ کو دیکھا جاسکتا ہے۔

بحوالہ: روضۃ الطالبین |



درسِ حدیث کے آداب (طلبہ کے لیے)

- ① دورانِ سبق با وضو رہے اور روزانو بیٹھے۔
- ② جناب رسالت مآب ﷺ کے نام نامی پر ﷺ پڑھنا اپنی عادت بنا لیجیے۔
- ③ دورانِ سبق توجہ استاذ صاحب کی تقریر یا کتاب پر رکھیے۔
- ④ سبق سے پہلے ممکن ہو اور اساتذہ کی اجازت بھی ہو تو خوشبو ضرور لگائیے۔
- ⑤ سلسلہ تعلیم میں یہ آپ کی پہلی کتاب ہے جو فنِ حدیث سے متعلق ہے اور آپ کو پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے اس پر اللہ کا شکر بار بار ادا کیجیے۔ جو شکر کرتا ہے اللہ کی طرف سے اس کی اس نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ آج کے شکر کی بدولت آپ کو حدیث شریف کی دیگر کتب پڑھنے کا موقعہ ملے گا۔
- ⑥ حدیث نبوی ﷺ کی کتابیں پورے آداب سے ہاتھ میں رکھیے یا تپائی پر رکھیے، انہیں بیٹھ نہ کیجیے۔
- ⑦ قرآن کریم کے علاوہ کوئی کتاب ان پر نہ رکھیے۔
- ⑧ مسواک کا التزام رکھیے، اس تصور کے ساتھ کہ جس مبارک منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں وہاں مسواک کا اہتمام بہت تھا۔



زَادُ الطَّالِبِينَ

علم حاصل کرنے والوں کا توشہ

تشریح: توشہ اس ضروری سامان کو کہتے ہیں جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے یہ کتاب علم اور آخرت کے طالبین کے لیے زندگی کے سفر میں ایک ضروری دستاویز ہے جس پر عمل کر کے اس سفرِ حیات کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے اس لیے اس کا نام **زاد الطالبین** رکھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْحَمْدُ

لِلَّهِ

تمام تعریفیں

(خاص) اللہ کے لیے ہیں

تشریح: خطبہ میں اللہ کی تعریف اور بِسْمِ اللہ شروع میں لا کر مصنف نے قرآن پاک کے طرز کی تقلید کی ہے کیونکہ قرآن بھی بِسْمِ اللہ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ سے شروع ہوتا ہے۔

لغات: الْحَمْدُ. حَمْدٌ (س) حَمْدًا بمعنی تعریف، تعریف کیا ہوا، فضیلت کی بناء پر تعریف کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لِلَّهِ (س) إِلَهًا بمعنی متحیر ہونا۔ قَالَ تَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

« ❁ ❁ ❁ »

الَّذِي شَرَقْنَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِرِسَالَةٍ مِّنْ اخْتِصَاصٍ مِّنْ بَيْنِ الْأُنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكْمِ

عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ

شَرَقْنَا

الَّذِي

ساری امتوں پر

ہمیں عزت بخشی

جس نے

مِّنْ بَيْنِ الْأُنَامِ

مِّنْ اخْتِصَاصٍ

بِرِسَالَةٍ

تمام مخلوق کے درمیان میں سے

جس کو خاص کر دیا (اللہ نے)

ایسی رسالت کے ساتھ

وَجَوَاهِرِ الْحِكْمِ

بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

اور حکمت کے موتیوں کے ساتھ

جامع کلمات کے ساتھ

تشریح: شَرَقْنَا

خطبہ کی اس عبارت میں امت محمدیہ ﷺ پر خصوصی انعام کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے نبی ﷺ کے ساتھ وابستہ فرمادیا جو اللہ کے مخصوص بندے ہیں اور ایسی

باتیں بیان فرماتے ہیں، جن میں جملوں کے الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کا ہر قول حکمت اور دانائی کا موتی ہے۔

لغات: شَرَّفْنَا: (تفصیل) بمعنی تعظیم کرنا۔ شَرَّفَ بزرگی (ک) شرافتہ صاحب عزت ہونا۔ شرف (س) شرفا بلند ہونا۔ سَائِرُ سِرِّ (س) ساراباقی رہنا۔ (ف) کچھ باقی چھوڑنا۔ الْأَمَمِ: جمع امت کی ہے۔ بمعنی جماعت۔ قَالَ تَعَالَى مِنْ أَحَدَى الْأَمَمِ: رِسَالَةً: بمعنی خط، پیغام۔ جمع رسائل اور رسالات آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغَتْ رِسَالَتُهُ: (اختصاص) (افعال) اِخْتِصَاصًا خاص کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَاللَّهِ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ: (ن) (خصا) خاص کرنا۔ الْأَنَامُ: بالقصر وبالمد بمعنی مخلوق۔ قَالَ تَعَالَى وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ۔ جَوَامِعُ: جمع ہے جماع اسم فاعل کی وہ کلام جو لفظ کے اعتبار سے کم اور معنی کے اعتبار سے بہت ہوں۔ جمع (ف) جَمْعًا بمعنی جمع کرنا۔ الْكَلِمِ جمع ہے الْكَلِمَةُ کی، وہ بمعنی لفظ جو انسان بولے كَلِمًا (ن) (ض) كَلِمًا بمعنی زخمی کرنا۔ لغوی معنی ہے زخمی کرنا اور اصطلاحی معنی ہے کلام کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ۔ جَوَاهِرُ: جمع ہے جوہرہ بمعنی قیمتی پتھر۔ الْحِكْمُ: جمع ہے حکمت کی بمعنی عدل، بردباری علم حکم (ک) حکمتہ بمعنی دانا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَمَنْ يُوْتَ الْحِكْمَةَ۔

ترکیب: الْحَمْدُ، مبتداء، ل جار، اللَّهُ موصوف، الَّذِي اسم موصول، شَرَّفَ فعل ماضی، اس میں ہو ضمیر فاعل، نَا مفعول، عَلٰی جار، سَائِرُ، مضاف الْأَمَمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول فعل شَرَّفَ کے، بَا جار، رِسَالَةً مضاف، مَنْ اسم موصول، اِخْتَصَّ فعل ماضی، اس میں ہو ضمیر فاعل، هُوَ ضمیر مفعول، مِنْ جار بَيْن مضاف، الْأَنَامِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول فعل اِخْتَصَّ کا، بَا جار، جَوَامِعِ مضاف صفت مقدم، الْكَلِمِ مضاف الیہ موصوف مؤخر، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، جَوَاهِرِ مضاف، الْحِكْمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل اِخْتَصَّ کا، اِخْتَصَّ فعل اپنے فاعل، مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ، موصول

صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل شَرَّف کا، شَرَّف فعل اپنے فاعل مفعول اور اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ، اَلَّذِی اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خَاصَّ محذوف کے، خَاصَّ اسم فاعل، اس میں هُوَ ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰى اِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّم
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ
 رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر
 وَعَلٰى اِلٰهِ وَصَحْبِهِ
 اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر
 وَبَارَكَ وَسَلَّم
 اور برکت نازل کرے اور سلام بھیجے

تشریح: حمد کے بعد صلوٰۃ و سلام کا تذکرہ ہے۔ اس میں آل سے مراد آپ ﷺ کے اہل و عیال اور وَصْحِبِہ سے مراد آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

لغات: صَلَّى: اچھی تعریف کرنا۔ مرادی معنی رحمت بھیجنا، درود بھیجنا۔ صَلَّی صلوٰۃ نماز پڑھنا۔ صَلَّی (س) صَلَّی آگ میں جلنا۔ تَعَالٰی: بلند ہونا۔ عَلَا (ن) عَلُوا کہا جاتا ہے علا النہار دن چڑھنا۔ عَلٰی (س) عَلَاء بلند ہونا۔ عَلٰی فَلَانِ فِی الْمَكَارِمِ درجہ میں بلند ہونا۔ اِلٰہ: اہل و عیال اس کا استعمال صرف اشرف میں ہوتا ہے۔ خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی۔ قَالَ تَعَالٰی اَعْمَلُوا اِلَ دَاوُدَ شُكْرًا۔ وَصَحْبِهِ: صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی۔ ایک ساتھ زندگی گزارنے والے۔ صَحْبُ (ف) صَحْبَتِہ: ساتھ ہونا دوستی کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی قَالَ لَهٗ صَاحِبَتُہ۔ بَارَكَ: برکت کی دعا کرنا۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیكَ برکت دینا۔ بَرَكَ (ن) برو کا اونٹ کا بیٹنا۔ وَسَلَّم: سلم علیہ السلام علیکم کہنا۔ وَسَلَّم (س) سلامۃ بمعنی نجات پانا، بچالینا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ۔ السلام اللہ کا نام ہے۔

(ترکیب) صَلَّی فعل، لفظُ اللَّهِ ذوالحال، تَعَالَى فعل اس میں هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عَلَی جارِہ ضمیر مجرور معطوف علیہ، واو عاطفہ، عَلَی اعادت جار برائے عطف، آل مضاف ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ضمیر مجرور کا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صَلَّی کا، صَلَّی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، بَارَكَ فعل، اس میں هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، سَلَّمَ فعل هُوَ مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مظهر وف۔

((.....❀❀❀.....))

مَا نَطَقَ بِمَدْحِهِ اللِّسَانُ وَنَسَخَ الْقَلَمُ

مَا	نَطَقَ	اللِّسَانُ
جب تک	بولے	زبان
بِمَا حِ	وَنَسَخَ	الْقَلَمُ
آپ کی تعریف میں	اور لکھیں	قلم

تشریح: مَا نَطَقَ: کا مقصد یہ ہے کہ قیامت تک بلکہ اس کے بعد بھی آپ کی تعریف ہوتی رہے گی۔ اس انداز کلام کا مقصد دعا ہے کہ ہماری طرف سے آپ ﷺ پر اس وقت یعنی قیامت تک صلوة وسلام ہوتا رہے گا۔

لغات: نَطَقَ: نطق (ض) نطقاً. نطوقاً. ومنطقاً. بولنا قَالَ تَعَالَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى۔ اللِّسَانُ: جمع السنة، لسانات، لسن وغیرہ آتی ہے۔ بمعنی زبان۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى هَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ۔ بِمَدْحِهِ: مدح (ف) تعریف کرنا۔ مَدَحْتُ اللَّوْلُو: میں نے موتی کی تعریف کی۔ نَسَخَ: جس سے لکھا جائے قلم کا اطلاق تراشنے کے بعد ہوتا ہے۔ تراشنے سے پہلے ن کو برعنے قصہ کہا جاتا ہے۔ اقلام، قلام۔ قَالَ تَعَالَى وَنَسَخَ بِالْقَلَمِ۔

(ترکیب) مَا ظَرَفِيَهْ بِمَعْنَى مَا دَامَ (جب تک) نَطَقَ فَعْلٌ، اَللِّسَانُ فاعِلٌ، بَا جَارٌ، مَدْحُ مضاف، ضَمِيرُهُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جَارِ مجرور مل کر متعلق فَعْلٌ کے، فَعْلٌ اپنے فاعِلِ متعلق سے مل کر معطوفِ عالیہ، وَآؤ عاطفہ، نَسَخَ فَعْلٌ، اَلْقَلَمُ فاعِلٌ، فَعْلٌ فاعِل مل کر معطوف، معطوفِ عالیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ حرف ظرف اپنے بعد والے جملہ سے مل کر ظرف ہوا تینوں افعال معطوفہ مظهر و فاعل کا، تینوں افعال اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ دعاویہ ہوا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

تمہید

أَمَّا بَعْدُ فَهَذَا كِتَابٌ وَجِيزٌ مُنْتَخَبٌ مِنْ كَلَامِ الشَّافِعِ الْعَزِيزِ

أَمَّا بَعْدُ	فَهَذَا	كِتَابٌ
بہر حال	پس یہ	کتاب
وَجِيزٌ	مُنْتَخَبٌ	مِنْ كَلَامِ الشَّافِعِ الْعَزِيزِ
مختصر ہے	چنی ہوئی ہے	عزت والے۔ سفارش کرنے والے کے کلام سے

تشریح: أَمَّا بَعْدُ (حمد و صلوٰۃ کے بعد) العزیز اس سے مراد حضرت رسول اکرم ﷺ ہیں کیونکہ دنیا میں اور آخرت میں سب سے بڑی عزت آپ کی ہے اور سفارش بھی آپ کی قبول ہوگی۔

لغات: بَعْدُ ظرف زمان ہے اضافت لازمی ہے۔ قَالَ تَعَالَى لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَجِيزٌ: بروزن قلیل مختصر کلام۔ وجز (ض ک) وجزا الکلام مختصر کرنا۔ کم سخن ہونا۔ مُنْتَخَبٌ: چنا ہوا، انتخب الشيء چنا، منتخب (ن) نخبنا فلان الشيء کھینچنا، عمدہ حصہ لینا۔ الشَّافِعِ: سفارش کرنے والا شفیع (ف) شفاعة مشفع له منه الیہ سفارش کرنا۔ قَالَ تَعَالَى مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ۔ الْعَزِيزُ: عزت والا، شریف، قوی، بادشاہ اللہ کے ناموں میں سے ہے جمع اعزاز۔ واعزاء آتی ہے عزاء۔ عزاء غالب ہونا (ن) عزاء قوی کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ۔

(ترکیب) اَمَّا کلمہ شرط بمعنی مہما، بَعْدُ مضاف، اَلْحَمْدُ محذوف معطوف علیہ،
واو عاطفہ، الصلوٰۃ محذوف معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف
الیہ مضاف مل کر ظرف یکن فعل محذوف کا، یکن فعل تام اس میں ہو ضمیر فاعل، فعل
فاعل ظرف مل کر شرط، فاجزا یہ، ہَذَا اسم اشارہ مبتدا، کِتَابٌ موصوف، وَجِيزٌ صفت
اول، مُنْتَخَبٌ اسم مفعول اس میں ہو ضمیر نائب فاعل، مِنْ جَار، کَلَامٌ مضاف،
اَلشَّفِيعُ موصوف، محذوف اَلرَّسُوْلُ کی صفت اول، اَلْعَزِيزُ صفت ثانی، موصوف
اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جَار مجرور مل کر
متعلق اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی،
کِتَابٌ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مشار الیہ، خبر، مبتدا خبر مل کر جزاء، شرط
وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

اِقْبَسْتُهُ مِنَ الْكِتَابِ اللَّامِعِ الصَّيِّحِ الْمَعْرُوفِ بِمَشْكُورَةِ الْمُصَابِيحِ.

مِنَ الْكِتَابِ اللَّامِعِ

روشن کتاب سے

بِمَشْكُورَةِ الْمُصَابِيحِ

مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے

اِقْبَسْتُهُ

چنا ہے اس کو میں نے

الصَّيِّحِ الْمَعْرُوفِ

جو خوبصورت مشہور ہے

تشریح: اِقْبَسْتُهُ اس جملے میں مصنف نے اس کتاب کا ماخذ بتایا ہے کہ اس

کتاب میں ساری احادیث مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔

لغات: اِقْبَسْتُهُ: حاصل کرنا، سیکھنا قبس (ض) قبسا منه النار شعلہ حاصل کرنا۔
اَللَّامِعِ: روشن چمک دار ہونا۔ لمع (ف) لمعا ولمعانا ولموعا. البرق بجلی کا چمکنا، روشن
ہونا۔ اَلصَّيِّحِ: خوبصورت، جمع صباح صبح (س) صحبا چمک دار ہونا۔ صبح (ک)
صباحته الوجہ چہرے کا روشن اور خوبصورت ہونا۔ اَلْمَعْرُوفِ: اسم مفعول مشہور۔ خیر۔

احسان۔ رزق ہر وہ چیز جو شریعت میں بہتر ہو، عرف (ض) عرفہ عرفانا پہچانا، عرف (ن) عرفانہ علی القوم۔ چودھری ہوتا۔ قَالَ تَعَالَى فَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ۔ الْمَشْكُورَةُ: طاق۔ چراغ دان۔ قَالَ تَعَالَى كَمِشْكُورَةٍ فِيهَا مَصْبَاحٌ۔ الْمَصَابِيحُ: مصباح کی جمع ہے، بمعنی چراغ۔

(ترکیب) اِقْبَسْتُ فعل اس میں اَنَا ضمیر فاعل، هُضمیر مفعول، مِنْ جار الْكِتَابِ موصوف، اَلْ بِمعنی اَلَّذِي اسم موصول، لَا مِيع اسم فاعل اس میں هُوَ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر صفت اول، اَلصَّبِيحِ صفت ثانی، اَلْ بِمعنی اَلَّذِي اسم موصول، معروف اسم مفعول، اس میں هُوَ ضمیر نائب فاعل، بَا جار مِشْكُورَةٍ مضاف، اَلْمَصَابِيحِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثالث، الْكِتَابِ کی، موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

وَسَمَّيْتُهُ زَادَ الطَّالِبِينَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْفَاطَةُ قَصِيرَةٌ وَمَعَانِيهِ كَثِيرَةٌ.

وَسَمَّيْتُهُ زَادَ الطَّالِبِينَ مِنْ كَلَامِ
اور رکھا ہے اس کا نام میں نے
رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ زَادَ الطَّالِبِينَ مِنْ كَلَامِ
رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْفَاطَةُ قَصِيرَةٌ
اس کے الفاظ تھوڑے ہیں
وَمَعَانِيهِ كَثِيرَةٌ

اور اس کے مطالب زیادہ ہیں

تشریح: وَسَمَّيْتُهُ اس جملے میں کتاب کا نام اور تعریف بیان کی ہے مقصد یہ ہے

کہ اس میں جامع کلمات والی احادیث لی گئی ہیں۔

لغات: سَمَّيْتُهُ: سما (ن) سہوا بلند ہونا۔ سموت الیہ بصری اس کی طرف میں نے نگاہ اٹھائی۔ اگر مصدر سما ہو تو بمعنی نام رکھا۔ قَالَ تَعَالَى سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ۔ زَادُ: سفر کے لیے تیار کیا ہوا کھانا جمع ازود۔ وازواد آتی ہے۔ زاد (ن) زودا توشہ لینا۔

قَالَ تَعَالَى فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّوَلَّى: الطَّالِبِينَ: طالب کی جمع ہے۔ بمعنی شاگرد جمع طلباء طلب (ن) طلبا۔ الشیء ڈھونڈنا علم حاصل کرنے والا۔ قَالَ تَعَالَى ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمُطْلُوبُ۔ رَسُولٌ: بھیجا ہوا۔ جمع رسل۔ قَالَ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ رَبِّ: سردار مالک، پرورش کرنے والا۔ اللہ کے ناموں میں سے ہے حج ارباب۔ ربوب۔ رب (ن) ربا۔ القوم سردار ہونا۔ قَالَ تَعَالَى الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الْعَالَمِينَ: جمع عالم، ساری مخلوق ماسوی اللہ۔ قَالَ تَعَالَى الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الْفَاعِلُ: واحد لفظ۔ لفظ (ض۔س) لفظ الشیء و با الشیء من فہمہ منہ سے پھینکنا۔ قَالَ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ قَصِيرَةٍ: چھوٹا چھوٹے قد کا ہونا۔ جمع قصار۔ قصرات۔ قصائر آتی ہے۔ قصر (ک) قصرا و قصاره چھوٹا ہونا۔ مَعَانِيهِ: کلام کا مضمون۔ معنی الکلمہ جمع معان اس سے انسان کے صفات محدودہ بھی مراد لیے جاتے ہیں، جیسے کہا جاتا ہے۔ فلان حسن المعانی۔ کَثِيرَةٌ: بہت۔ کثر (ک) کثرة۔ و کثارة بہت ہونا (ن) کثر الرجل کثرت میں غالب آنا۔ قَالَ تَعَالَى لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ۔

ترکیب: واو متانفہ سَمَّيْتُ فعل بافاعل، ضمیرہ مفعول اول، زَادُ مضاف الطَّالِبِينَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، مِنْ جار، کَلَامِ مضاف، لفظ رَسُولٍ مضاف الیہ مضاف، لفظ رَبِّ مضاف الیہ مضاف، الْعَالَمِينَ مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الماخوذ محذوف کے جو صفت ہے، موصوف صفت مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ الْفَاعِلُ مضاف، ضمیرہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، قَصِيرَةٌ

خبر، مبتدا خبر مل کر معطوف علیہ، و او عاطفہ، مَعَانِیْ مضاف، ضمیرہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، کَثِیْرَہ خبر، مبتدا خبر مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

يَتَنَصَّرُ بِهِ مَنْ قَرَأَهُ وَحَفِظَهُ وَيَتَهَجُّ بِهِ مَنْ دَرَسَهُ وَسَمِعَهُ.

يَتَنَصَّرُ	بِهِ	مَنْ
تروتازہ رہے	اس کے ذریعے سے	جو
قَرَأَهُ	وَحَفِظَهُ	وَيَتَهَجُّ
پڑھے اس کو	اور جو یاد کرے اس کو	اور خوش رہے
بِهِ	مَنْ دَرَسَهُ	وَسَمِعَهُ
اس کے ذریعے سے	جو دیکھے اس کو	اور (جو) سنے اس کو

تشریح: يَتَنَصَّرُ اس جملے میں لطیف اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں آپ ﷺ نے حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کو تروتازگی کی دعا دی ہے۔

لغات: يَتَنَصَّرُ: تروتازہ ہونا۔ نصر (ن۔ س۔ ک) نصرۃ۔ نصورا، تروتازہ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ۔ قَرَأَهُ: (ف۔ ن) قرء و قراءۃ پڑھنا۔ قَالَ تَعَالَى فُقرءہ علیہم۔ حَفِظَهُ: (س) حفاظت کرنا، زبانی یاد کرنا، اسی سے حفظ بھی ہے جو اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ قَالَ تَعَالَى حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَهُ اللَّهُ۔ يَتَهَجُّ خوش ہوتا ہے۔ بَهَجٌ خوش کرنا (س) بَهَجًا خوش ہونا (ک) بھاجتہ و بھجانا خوبصورت ہونا۔ قَالَ تَعَالَى حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ۔ دَرَسَهُ: درس (ن) درسنا۔ و درسا با ہم پڑھنا مدرسہ طلبہ کے تعلیم حاصل کرنے کی جگہ۔ قَالَ تَعَالَى وَدَرَسُوا مَا فِيهِ۔

ترکیب: يَتَنَصَّرُ فعل، بِ جار، ضمیرہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، مَنْ

اسم موصول، قَرَأَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیر مفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر معطوف عالیہ، وَ عاطفہ، حَفِظَ فعل اس میں هُوَ فاعل، ضمیر مفعول، فعل فاعل اور مفعول مل کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف عالیہ، وَ عاطفہ، يَتَهَجَّجُ فعل، بَا جَار، ضمیر مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق فعل کے، مَنْ اسم موصول، دَرَسَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، هُ ضمیر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر معطوف عالیہ، وَ عاطفہ، سَمِعَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

وَرَبَّتْ عَلَى الْبَائِسِينَ يَعْمُ نَفْعُهُمَا فِي الدَّارَيْنِ وَاللَّهُ أَسْأَلُ أَنْ
يَجْعَلَهُ خَالِصًا لَوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسَبَّأَ لِدُخُولِ دَارِ النَّعِيمِ فَإِنَّهُ
وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ.

وَرَبَّتْ	عَلَى الْبَائِسِينَ	يَعْمُ
اور جوڑا ہے اس کو میں نے	دو بابوں پر	عام ہو
نَفْعُهُمَا	فِي الدَّارَيْنِ	وَاللَّهُ
ان دونوں (بابوں) کا فائدہ	دونوں گھروں (دنیا و آخرت) میں	اور اللہ ہی سے
أَسْأَلُ	أَنْ يَجْعَلَهُ	خَالِصًا
سوال کرتا ہوں میں	یہ کہ کر دے اس کو	خالص
لَوَجْهِهِ الْكَرِيمِ	وَسَبَّأَ	لِدُخُولِ دَارِ النَّعِيمِ
اپنی عزت والی ذات کے لیے	اور (بنادے) ذریعہ	نعمت کے گھر (جنت) میں داخل ہونے کا
فَإِنَّهُ	وَاسِعُ	الْمَغْفِرَةِ
پس بے شک وہ	کشادہ	بخشش والا ہے

لغات: وَرَبَّتْهُ: رَبَّتْ (ن) رَتب اور توبہ قائم و ثابت ہونا رتب فی الصلوۃ۔ وہ نماز میں سیدھا کھڑا ہوا۔ اَلْبَابَيْنِ: یہ تثنیہ ہے باب کا معنی دروازہ۔ مراد کتاب کا باب ہے۔ جَمْعُ الْاَبْوَابِ ہے۔ قَالَ تَعَالٰی فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ۔ يَعْمُ عَم (ن) عموماً عام ہونا العائم سب کو شامل ہونے والے اسی سے ہے عام لوگ جمع عوام۔ نَفْعُهَا نَفْعٌ

(ف) نفع دینا اسی سے النافع ہے جو اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا۔ اَلدَّارَيْنِ: دار کی تثنیہ ہے گھر۔ رہنے کی جگہ جمع دُور دِيار۔ اَدُوْر۔ دُورَات۔ دُورَان۔ قَالَ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۔ اَسَالُ سَال (ف) سوالا۔ وسالۃ طلب کرنا۔ درخواست کرنا۔ سائل، مانگنے والا جمع سائلون آتی ہے۔ يَجْعَلُهُ: جعل جعلاً بنانا، پیدا کرنا جعله حاکما اس نے حاکم مقرر کیا۔ قَالَ تَعَالٰی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ۔ خَالِصًا: بے کھوٹ۔ صاف رنگ۔ جمع خلص ہے۔ خلص (ن) خلصاً خلوصاً خالص ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی لَبْنَا خَالِصًا سَائِغًا۔ الْوُجْهُ: چہرہ۔ سامنے کا حصہ۔ جمع اوجه۔ ووجوه۔ اجوہ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَوُجُوْهُ يَوْمَئِذٍ نَّاطِرَةٌ۔ الْكُرِيْمُ: صاحب کرم درگزر کرنے والا۔ اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ کرم (ن) کرم کرم میں غالب ہونا تکریم تعظیم کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْكُرِيْمِ۔ سَبَّأً: راستہ۔ ذریعہ۔ رسی، جمع سبائب۔ دخول: دخل (ن) دخول اندر آنا۔ داخل ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی يُوْسُفَ۔ اَلنَّعِيْمِ: آرام۔ نعم (ف) س (ر) نعمتہ خوش حال ہونا۔ دار النعیم سے مراد جنت ہے۔ قَالَ تَعَالٰی يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ وَاِسْعُ: کشادہ ہونا۔ وسع (ف) س (ک) واسعة۔ ووسعا کشادہ ہونا، کشادہ کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّكَ وَاِسْعُ الْمَغْفِرَةِ۔ الْمَغْفِرَةِ: معافی۔ بخشش غفر (ض) غفرا وغفرانا معاف کرنا۔ چھپانا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّكَ وَاِسْعُ الْمَغْفِرَةِ۔

ترکیب: رَبَّتْ فعل با فاعل ضمیرہ مفعول، عَلٰی جار، اَلْبَابَيْنِ مجرور، جار

مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یَعْمُ فعل، نَفْعُ مضاف، هُمَا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فِیْ جار، اَلَّذَآرِیْنِ مجرور، جار مجرور متعلق ہوا یَعْمُ فعل کے فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وَاَوْ استثنائیہ، لفظ اللہ مفعول اول مقدم، اَسْئَلُ فعل، اس میں اَنَا ضمیر فاعل، ان مصدریہ ناصب، یَجْعَلُ فعل کے اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیرہ مفعول اول، خَالِصًا صیغہ صفت، لَاَمْ جار، وَجْهَ مضاف، ضمیرہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، اَلْکَرِیْمِ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ صفت کے، صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر معطوف عالیہ، وَاَوْ عاطفہ، سَبَبًا موصوف، لَاَمْ جار، دُخُولُ مضاف، دَارِ مضاف الیہ مضاف، اَلنَّعِیْمِ مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَانِنًا محذوف کے، جو صفت ہے موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر مفعول ثانی یَجْعَلُ کا، یَجْعَلُ فعل اپنے فاعل، اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ثانی ہوا اَسْئَلُ کا، اَسْئَلُ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

« ❀❀❀ »

وَاِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اور بے شک وہ بڑے فضل والا ہے۔

تشریح: وَرَبُّنَا اس آخری جملے میں مصنفؒ نے اس عظیم عمل کو خالصۃً رضائے الہی اور جنت میں داخلے کا ذریعہ بننے کی دعاء کی ہے آخری جملہ۔

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وَاِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

قرآن کریم کے انداز کلام سے مناسبت رکھتا ہے اسی طرح کے جملوں سے قرآن مجید میں بھی اکثر و بیشتر آیت کے آخر میں اللہ کی تعریف ہے۔

لغات: اَلْفَضْلُ: فضل (ن۔ س) فضلا باقی رہنا۔ زائد ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ: زیادتی۔ احسان۔ بڑا ہونا صفتِ عظیم ہے۔ الْعَظْمِ ہڈی کو کہتے ہیں ذوالفضل العظیم بڑے فضل والا۔

ترکیب: فَا تعلیلہ، اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل ضمیرہ اسم، وَاِسعُ مضاف، الْمَغْفِرَةُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف عالیہ، وَاوُ عاطفہ، اِنَّ حرف تحقیق، ضمیرہ اسم، ذُو مضاف، الْفَضْلُ موصوف، الْعَظِيمُ صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔



الْبَابُ الْأَوَّلُ

[پہلا باب]

فِي جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِكْمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

جامع کلمات، حکمت کے سرچشموں اور اچھی نصیحتوں میں

ملاحظہ: اس باب میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن کے الفاظ کے بہت کم اور معانی و مطالب زیادہ ہیں۔ یہ آنحضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاصیت تھی کہ آپ بعض اوقات اس طرح کلام فرماتے تھے کہ جیسے کوزے میں دریا ہو۔

صلى الله عليه وسلم تسليماً كثيراً كثيراً

الْبَابُ الْأَوَّلُ

[پہلا باب]

فِي جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِكْمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

((..... ❁❁❁))

فِي جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِكْمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

جامع کلمات میں اور حکمت کے سرچشموں میں اور اچھی نصیحتوں میں

لغات: مَنَابِع: جمع منبع کی، نبع (س۔ک) نبعاً ونبوعاً ونبعاناً چشمہ سے پانی نکلنا۔
الْمَوَاعِظُ: جمع ہے موعظۃ کی، بمعنی وعظ، نصیحت، وعظ (ض) وعظاً وعظۃ نصیحت
کرن، ایسی بات کہنا جس سے دل نرم ہو جائے۔ قَالَ تَعَالَى قُلْ إِنَّمَا أَعْطُكُمْ بِوَاحِدَةٍ۔
الْحَسَنَةِ: نیکی، بھلائی حسن کا مؤنث ہے، جمع، حسان، حسنات اور حسن، مذکر کی جمع حسان آتی
ہے، حسن (ک۔ن) (حسناً خوب صورت۔ اچھا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَالْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ۔

ترکیب: الْبَابُ موصوف، الْأَوَّلُ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، فِي جار، جَوَامِعِ مضاف، الْكَلِمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف عالیہ، وَاوْ عاطف، مَنَابِعِ مضاف، الْحِكْمِ مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف اول، وَاوْ عاطف، الْمَوَاعِظِ موصوف، الْحَسَنَةِ صفت، موصوف مل کر معطوف ثانی، معطوف عالیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابِت محذوف کے، ثابِت صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

(۱) اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ -

+++++

قَالَ	النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فرمایا	نبی (کریم)	صلی اللہ علیہ وسلم نے
إِنَّمَا	الْأَعْمَالُ	بِالنِّيَّاتِ
بے شک	تمام کاموں کا دار و مدار	نیتوں پر ہے

شان و رُود:

قرآن مجید کی آیتوں کے پس منظر کو شان نزول اور احادیث کے بیان کی اصل وجہ (پس منظر) کو شان و رُود کہتے ہیں، مَوَاهِبُ اللَّذْنِيَه میں ہے کہ ایک صاحب نے ایک عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی، پھر اس عورت سے نکاح کر لیا، جس کا نام قیلہ بنت ام قیس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ اس حدیث میں ہے۔

فضیلت:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ”ثَلَاثُ عِلْمٍ“ ہے۔ کیونکہ اعمال کا تعلق۔

① دل سے

② زبان سے

③ اعضاء سے ہے۔

اور اس حدیث کا تعلق تینوں قسم کے اعمال کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس حدیث کو ”ثَلَاثُ عِلْمٍ“ کہا جاتا ہے یہ حدیث کتاب کے شروع میں اس لیے لائی گئی تاکہ پڑھنے اور پڑھانے والوں (دونوں) کی نیت درست ہو۔ مقصود یہ ہے کہ قابل قبول عمل وہ ہے جس میں نیت صرف رضائے الہی مطلوب ہو ورنہ بڑے سے بڑا عمل مردود ہے۔

الْأَعْمَالُ:

مولانا نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں عمل وہ ہے جس میں مشقت ہو اور فعل وہ ہے جس میں مشقت نہ ہو۔

لغات: أَعْمَالُ

عمل کی جمع ہے۔ بمعنی کام (س) کام کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ۔ الْاِنْيَاتِ: نیت کی جمع ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

① نیت کے ذریعے عبادت کو عادت سے جدا کرنا جیسے کہ نماز کی حالت میں کھڑا ہے یا بجدہ کر رہا ہے۔ اگر اس کی نیت ہے تو نماز، ورنہ کچھ نہیں۔

② نیت کے ذریعے ایک عبادت کو دوسری عبادت سے جدا کرنا جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں فرق کرنا۔

③ نیت کے ذریعے ایک معبود کی عبادت سے دوسرے معبود کی عبادت کو جدا کرنا جیسے کوئی نماز پڑھے نیت کو متحضر رکھے، اللہ کے لیے پڑھ رہا ہے یا لوگوں کے لیے پڑھ رہا ہے۔

حدیث کا مطلب

قابل قبول عمل صحیح نیت والا ہے۔ ورنہ عمل فاسد اور مردود ہوگا۔

لغات: الْاِنْيَاتِ: نیت کی جمع ہے دل کا ارادہ نَوَى، يَنْوِي، نِيَّةً بتشدید الیاء وتخفیف الیاء معنی قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

ترکیب: قَالَ فعل، الْاِنْيَاتِ فاعل، صَلَّى فعل، لَفْظُ اللَّهِ فاعل، عَلَيَّ جار، ضمیر ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صَلَّى کے، صَلَّى فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ معطوفہ علیہا ہوا، واو عاطفہ، سَلَّمَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ معطوفہ، معطوف علیہا اپنے معطوفہ جملہ سے مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔ اِنَّمَا کلمہ حصر، الْأَعْمَالُ مبتدا، بَا جار، الْاِنْيَاتِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مُعْتَبَرَةٌ محذوف کے، مُعْتَبَرَةٌ صیغہ اسم مفعول، هِيَ ضمیر نائب فاعل صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہا۔

((..... ❁❁❁))

وَأَنَّمَا لِامْرَأَتِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا
أَوْ امْرَأَةٌ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

+++++

وَأَنَّمَا لِامْرَأَتِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ

اور بے شک ہر آدمی کے لیے ہے جو ہجرت کرے جو ہو

هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اس کی ہجرت اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے

فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ

پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جو شخص کہ ہو

هَجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا

اس کی ہجرت دنیا کی طرف کہ اسے پالے

أَوْ امْرَأَةٌ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ

یا عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے پس اس کی ہجرت ہے

إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

اسی طرف جس طرف وہ ہجرت کرے [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں عورت کا تذکرہ کیوں ہے جب کہ اعمال میں رضائے

الہی کے علاوہ کسی بھی چیز کی نیت درست نہیں ہے اس کے کئی جوابات ہیں۔

① اس حدیث پاک میں عورت کا تذکرہ شان و رود کی وجہ سے ہے۔

② مہاجرین مدینہ کو مواخات کی وجہ سے مدینہ میں مال اور عورت ملنے کے دو

مواقع تھے اس لیے خاص طور پر تذکرہ کیا گیا۔

(۳) عورت کا فتنہ بہت بڑا ہے اس لیے خاص تنبیہ کی گئی۔

لغات: اِمْرِي: معنی مرد، اس کی ضد امراة آتی ہے بمعنی عورت۔ هَجَرْتُ: ترک وطن (ن) ہجر اور ہجرانا، اصطلاح میں ہجرت کے دو معنی آتے ہیں، ترک وطن، دوسرا ترک معصیت، یہاں پر اول معنی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالَى مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ دُنْيَا: موجودہ زندگی، دُنَا، يَدْنُو دُنُو، (ن) کسی چیز کا قریب ہونا۔

قَالَ تَعَالَى خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ يُصِيبُهَا: اصاب يصيب اصابته (باب افعال) الشیء، لینا، حاصل کرنا، پالینا، پہنچنا صاب (ض) يصيب صيبا، نشانہ پر لگنا، درست ہونا۔ قَالَ تَعَالَى اَوْ يَصِيبُهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ يَتَزَوَّجُهَا: نکاح کرنا۔ قَالَ تَعَالَى زَوَّجْنَا كَهَا لِكَيْلَا يَكُونُ۔

ترکیب: واو حرف عطف، اِنَّمَا کلمہ حصر، ل حرف جار، اِمْرِي مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابت کے، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَا موصولہ، نَوَى فعل، هُوَ ضمیر راجع بسوئے اِمْرِي فاعل، نَوَى فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اجمال، تفصیلیہ، من موصولہ، کَانَتْ فعل از افعال ناقصہ، هَجَرْتُ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا کَانَتْ کا، اِلٰی حرف جار، لفظ اَللّٰہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، رَسُوْلٌ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر مقصودہ مقدر کے متعلق ہوا، مقصودہ صیغہ اسم مفعول، اپنے نائب فاعل ہی اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، جزائیہ، هَجَرْتُ مضاف، هُوَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اِلٰی جار، لفظ اللّٰہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، رَسُوْلٌ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل

کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَقْبُولٌ مَقْدَر کے، مَقْبُولٌ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل ہی اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر قائم مقام جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول۔

و اَوْ حرف عطف، مَنْ موصولہ، کَانَتْ فعل ناقص، هَجَرْتُ مضاف، هُ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ہوا کَانَتْ کا، اِلٰی حرف جار دُنیا موصوف، یُصِيبُ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف عالیہ، اَوْ حرف عطف، اِمْرَاةٌ موصوف، یَتَزَوَّجُ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل هَا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف معطوف عالیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَقْصُودَةٌ مَقْدَر کے، مَقْصُودَةٌ صیغہ اسم مفعول، هِیَ ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کَانَتْ کی، کَانَتْ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط جزائیہ، هَجَرْتُ مضاف، هُ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اِلٰی حرف جار، هَا موصولہ، هَا جَوَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل اِلٰی حرف جار، هُ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے هَا جَوَ کے، هَا جَوَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانَتْ کے، کَانَتْ صیغہ اسم فاعل، هِیَ ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جمہ اسمیہ خبریہ بن کر خبر قائم مقام جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف اپنے معطوف عالیہ سے مل کر تفصیل، اجمال تفصیل مل کر معطوف ثانی، معطوف عالیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مقولہ (مفعول بہ) ہوا قَالَ فعل کا، قَالَ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جمہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ

(جملہ اسمیہ)

اس باب میں وہ احادیث مذکور ہیں جو جملہ اسمیہ بنتی ہیں۔ اس جملے کا پہلا حصہ اسم ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اس میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں، پہلے کا نام مبتدا اور دوسرے کا تام خبر۔ دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ اس جملہ کے معنی میں (ہے، ہیں، ہو یا ہوں) آتا ہے ان الفاظ کی عربی نہیں ہوتی۔ جملہ کی خاصیت کی وجہ سے اس میں یہ معنی پائے جاتے ہیں۔

فائدہ: رفع ایک نوع ہے اس کے تین افراد ہیں۔ ① رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ ② رفع الف کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلَانِ ③ رفع واو کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَخُوكَ

۲۔ دین ہی میں انسانیت کی خیر خواہی ہے الَّذِينَ النَّصِيحَةُ -

+++++

النَّصِيحَةُ

الَّذِينَ

[مسلم]

خیر خواہی ہے۔

دین (سراسر)

تشریح: اس حدیث میں دین کے سارے اعمال خواہ اپنی ذات کے متعلق ہوں جیسے نماز، روزہ وغیرہ یا دوسرے کے متعلق جیسے سلام، عیادت، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، غرض تمام امور دنیا و آخرت میں دین پر چلنے میں پوری انسانیت کے لیے بھلائی ہے۔

لغات: الَّذِينَ: بمعنی ملت و مذہب جمع ادیان آتی ہے۔ النَّصِيحَةُ: اسم مصدر ہے، خیر خواہی کرنا جمع نصح آتی ہے۔ خالص کے معنی میں بھی آتا ہے، توبہ نصوحا خالص توبہ۔ قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا۔

ترکیب: الْجُمْلَةُ موصوف، الْأُسْمِيَّةُ صفت، موصوف صفت مل کر خبر ھذہ مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الَّذِينَ مبتداء، النَّصِيحَةُ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۳۔ مجلس کی باتیں راز ہیں

الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ

+++++

بِالْأَمَانَةِ

الْمَجَالِسُ

[ابوداؤد]

امانت کے ساتھ ہیں

مجلسیں

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں مجلس کا ایک ادب بتایا ہے کہ جس مجلس میں کوئی بات ہو وہ

مجلس سے باہر نہ کی جائے۔ اگر کسی کو نقصان پہنچانے کا مشورہ ہو تو بتانے میں کوئی حرج نہیں۔

لغات: الْمَجَالِسُ: جمع مجلس کی ہے، بیٹھنے کی جگہ جلس (ض) جلوسا و مجلسا، بیٹھنا۔ قَالَ النَّبِيُّ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ الْأَمَانَةِ: جمع امانات آتی ہے، بمعنی محفوظ کرنا، فریضہ خداوندی، امن (س-ض) محفوظ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ

ترکیب: الْمَجَالِسُ مبتدا، ب حرف جار، الْأَمَانَةُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے قَائِمَةُ اسم فاعل کے، قَائِمَةُ اسم فاعل اپنے فاعل ہی اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((.....))

۴۔ ہر عبادت کے بعد دعا کرنا نہ بھولیے!

الدُّعَاءُ مُخَّ الْعِبَادَةِ

+++++

مُخَّ الْعِبَادَةِ

الدُّعَاءُ

دعاء عبادت کا مغز ہے | انرمذی |

تشریح: اس حدیث میں ترغیب ہے کہ ہر عبادت خواہ وہ مالی ہو یا بدنی ہو یا قوی اس کے بعد دعا ضرور کرنی چاہیے۔

لغات: الدُّعَاءُ: یہ دعا کا مصدر ہے، دعا، يدعو (ن) دعاء و دعوی پکارنا، مدد طلب کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ: مُخَّ ہڈی کا گودا، جمع منخاخ مخمہ آتی ہے۔

ترکیب: الدُّعَاءُ مبتدا، مُخَّ مضاف، الْعِبَادَةُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملیہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((.....))

۵۔ حیاء ایمان کا حصہ ہے

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

+++++

شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

ایمان کا حصہ ہے

الْحَيَاءُ

شرم یا اپن

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس خاص صفت کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں جیسے بد نظری، چوری، گالی گلوچ اور بُری بات کرنے سے بچ جاتا ہے۔

لغات: الْحَيَاءُ: شرم، حیا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً . شُعْبَةٌ: فرق، شاخ، پانی بہنے کی جگہ، مراد فرقہ و شاخ ہے، جمع شعب و شعاب آتی ہے۔

ترکیب: الْحَيَاءُ مبتدا، شُعْبَةٌ موصوف، مِنْ حرف جار، الْإِيمَانُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃً مقدر کے، کائنۃً اسم فاعل اپنے فاعل ہی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۶۔ روزِ قیامت نیکوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

+++++

مَنْ

مَعَ

الْمَرْءُ

(اس کے) ساتھ ہوگا جس سے

آدمی

أَحَبَّ

[اخرجه البخاری فی کتاب الادب]

محبت کرتا ہوگا

تشریح: شان و رود۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ ایک آدمی کسی سے محبت رکھتا ہے مگر اس جیسے اعمال نہیں کرتا (جنت میں وہ دونوں کہاں ہوں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: انسان ”قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہوگا۔“

لغات: الْمَرْءُ: مرد، ضدِ امْرَأَةٌ ہے۔ قَالَ تَعَالَى يَوْمَ يَقُومُ الْمَرْءُ مِنْ آخِيهِ۔ احب: باب افعال سے بمعنی محبت کرنا۔ قَالَ تَعَالَى اِنِّي لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۔

ترکیب: الْمَرْءُ مبتدا، مَعَ مضاف، مَنْ موصولہ، اَحَبَّ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کائنٌ محذوف کا، کائنٌ صیغہ اسم فاعل ہو ضمیر مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۷۔ ہر نشہ گناہوں کی جڑ ہے

الْخَمْرُ جَمَاعُ الْاِنَمِ

+++++

جَمَاعُ الْاِنَمِ

بہت سے گناہوں کی جڑ ہے

الْخَمْرُ

شراب

[مشکوٰۃ]

تشریح: آپ ﷺ کے اس ارشاد پاک میں خاص پیغام یہ ہے کہ شراب اور برنشے میں بے حیائی ہے اور بے حیائی سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پرواہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہر گناہ کا راستہ کھل جاتا ہے۔

لغات: الْخَمْرُ: انگوری شراب اور ہر نشہ آور چیز جو عقل کو ڈھانپ لے، خمر (ن) خمر، چھپانا، دوپٹہ کو بھی خمر کہتے ہیں اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ - جَمَاعُ: مبالغہ ہے بہت جمع کرنے والا، جمع (ف) جمعاً، اکٹھا کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَجَمَعَ فَأَوْعَى - الْإِثْمُ: بمعنی گناہ، اثم (س) اثم، اثمًا واثماً، گناہ کرنا۔

ترکیب: الْخَمْرُ مبتداء، جَمَاعُ مضاف، الْإِثْمُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۸۔ ہر دینی و دنیاوی کام پورے وقار اور ستھرائی سے کیا جائے!

الْإِنَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

+++++

الْإِنَاءُ

مِنَ اللَّهِ

بردباری

اللہ کی طرف سے ہے

وَالْعُجْلَةُ

مِنَ الشَّيْطَانِ

اور جلد بازی

شیطان کی طرف سے ہے [نرمذی]

تشریح: حضور ﷺ کی اس حدیث سے دنیاوی اور دینی کاموں کو مشورہ کے ساتھ اور غور و فکر سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور جلدی (یعنی مباح کاموں کے انجام کو سوچے بغیر کرنا) شیطان کا حصہ ہے۔

لغات: الْإِنَاءُ: بردباری، وقار، انتظار، انی، یانی (س۔ض) انیا بمعنی دیر کرنا۔ الْعُجْلَةُ: جلدی کرنا عجل (س) عجل جلدی کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ - شَيْطَانٌ: جمع شياطين بمعنی سرکش ہونا، دیو، شطن (ن) مخالفت کرنا۔ قَالَ تَعَالَى الشَّيْطَانُ يُعِدُّكُمْ الْفَقْرَ۔

ترکیب: الْإِنَاءُ مبتدا، مِنْ حرف جار، لَفْظُ اللَّهِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنَةُ مقدر کے، کَائِنَةُ صیغہ اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف عالیہ ہوا، واو عاطفہ، الْعُجْلَةُ مبتدا، مِنْ جار، الْشَّيْطَانُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کَائِنَةُ کے، کَائِنَةُ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل هِيَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۹۔ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ شریف ہوتا ہے

الْمُؤْمِنُ غَيْرُ كَرِيمٍ

+++++

الْمُؤْمِنُ	غَيْرُ	كَرِيمٍ
مومن	بھولا بھالا	شریف ہوتا ہے

[احمد و ترمذی]

تشریح: ارشاد پاک میں غَيْرُ کے معنی ”بھولا بھالا“ یعنی مومن کی نرم مزاجی کی وجہ سے یا اس کے حسن ظن کی وجہ سے لوگ اسے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور مومن کے سامنے آخرت کے فضائل ہوتے ہیں اس لیے معاف رکھتا ہے اور بدلا نہیں لیتا تو لوگ سمجھتے ہیں یہ ہمارے دھوکے میں آ گیا حالانکہ مومن اپنی شرافت کی وجہ سے کچھ نہیں کہتا اور صبر کرتا ہے۔

لغات: غر: نا تجربہ کار جوان، بھولا بھالا، جمع اغوار آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ۔ کَرِيمٌ: صاحب کرم، اللہ کے ناموں میں سے ہے، کرم (ك) کرمہ و کرامۃ۔ قَالَ تَعَالَى لَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ۔

ترکیب: الْمُؤْمِنُ مبتدا، غَيْرُ خبر اول، کَرِيمٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں

سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۰۔ کمینگی اور مکاری فساق کی عادت ہے

وَالْفَاجِرُ خَبٌ لَّيْمٌ۔

+++++

وَالْفَاجِرُ	خَبٌ	لَّيْمٌ
اور گناہ کرنے والا	چال باز	کمینہ ہوتا ہے

[احمد و ترمذی]

تشریح: خَبٌ مکار اور دھوکہ باز کو کہتے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فاسق و فاجر دھوکہ دینے والا ہوتا ہے، آخرت کی فکر سے غافل ہوتا ہے، ایسا آدمی کمینہ شمار کیا جاتا ہے۔ جس کی ہر بات میں دھوکے کا گمان ہوتا ہے۔

لغات: فَاجِرٌ: حد سے تجاوز کرنے والا اور خوب گناہ کرنے والا۔ جَع فَجَارٌ آتی ہے، فجر (ن) تجاوز کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَا يَلْدُوا إِلَّا فَاجِرًا كُفَّارًا۔ خَبٌ: بالفتح بمعنی مکار، دغا باز، دھوکہ دینے والا، جمع خبوب، خب (س) خبا و خبا مکار ہونا۔ لَّيْمٌ: کمینہ، ذلیل، جمع لئام، لوماء، لوم (ک) کمینہ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَا يُم۔

ترکیب: واو حرف عطف الْفَاجِرُ مبتدا، خَبٌ خبر اول، لَّيْمٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۱۔ ظلم نہ کیجئے! قیامت کے دن ذلت نہ ہو
الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

+++++

الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بے انصافی تاریکیوں کی شکل میں ہوگی قیامت کے دن

| متفق علیہ |

تشریح: اس حدیث میں دوسروں پر زیادتی کرنے والوں کا انجام ہے کہ ظالم قیامت کے دن کی مشکلات میں پھنس کر بے یار و مددگار اندھیروں میں بھٹک رہا ہوگا اور پریشان ہوگا۔ اور ظلم سے حاصل کی ہوئی چیز اس کے کام نہ آئے گی۔

لغات: الظُّلْمُ: بے موقع رکھنا، بے انصافی، جمع ظلمات (ض) بے موقع رکھنا (س) رات کا تاریک ہونا۔ قَالَ تَعَالَى فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ يَوْمَ: دن جمع ایام جمع الجمع ایابویم۔ قَالَ تَعَالَى مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ۔ الْقِيَامَةِ: موت کے بعد اٹھنا، قام يقوم (ن) (قوما و قیاما، کھڑا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى لَا أُفْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترکیب: الظُّلْمُ مبتدا، ظُلُمَاتٌ موصوف، يَوْمَ مضاف، الْقِيَامَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا گائِنَةُ مقدر کا، گائِنَةُ صیغہ اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر فاعل، گائِنَةُ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۲۔ تکبر کا علاج سلام میں پہل کرنا

الْبَادِيُ بِالسَّلَامِ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبَرِ -

+++++

الْبَادِيُ	بِالسَّلَامِ	بَرِيٌّ	مِنَ الْكِبَرِ
پہل کرنے والا	سلام میں	دور ہے	تکبر سے

[بیہقی]

تشریح: ① اس فرمان رسول ﷺ میں سلام میں پہل کرنے کی ترغیب ہے۔

② تکبر سے نجات کا پروانہ پہلے سلام کرنا ہے کیونکہ تکبر بہت سی روحانی و جسمانی بیماریوں کا مجموعہ ہے۔

لغات: الْبَادِيُ: اسم فاعل، پہلے کرنے والا، بدا (ف) بدء، شروع کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ بَرِيٌّ: (ک-س-ف) بروا، بواء بری کرنا، نجات پانا۔ قَالَ تَعَالَى فَإِنِّي بَرِيٌّ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ الْكِبَرُ: غرور، بڑا گناہ کبر (ن-س-ک) کبرا و کبرا، کبرا عمر میں بڑا ہونا، مرتبہ میں بڑا ہونا، دشوار ہونا، قَالَ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ۔

ترکیب: الْبَادِيُ صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، بِ حرف جار، السَّلَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، بَرِيٌّ صیغہ صفت مشبہ، ہو ضمیر مستتر فاعل، مِّنَ حرف جار، الْكِبَرُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صیغہ صفت کے، صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۔ دنیا مؤمن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

+++++

وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

الدُّنْيَا

اور کافر کی جنت ہے

مؤمن کا قید خانہ ہے

دنیا

تشریح: مؤمن کیونکہ ہر قول اور فعل سے پہلے سوچتا ہے کہ یہ کام نیکی ہے یا برائی؟ کروں یا نہ کروں؟ اس وجہ سے مؤمن کے لیے جنت کی نعمتوں کے لحاظ سے دنیا قید خانہ ہی ہے۔ اور کافر اپنے کو جسم کے تمام اعضاء استعمال کرنے میں آزاد سمجھتا ہے۔ اس لیے آخرت کی تکالیف کے لحاظ سے یہ دنیا اس کی جنت ہے۔

لغات: سِجْنُ: قید خانہ جمع سجون ہے، سجن (ن) سجننا قید کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِذْ أَخْرَجْنِي مِنَ السِّجْنِ۔ جَنَّةُ: باغ جمع جنات، جنان ہے علماء اہل لغت نے لکھا ہے کہ جس کلمہ میں ج. ن کا مادہ ہو اس میں چھپنے کا معنی ہوگا۔ مثلاً جنین ماں کے پیٹ کا بچہ۔ جنون: دیوانہ، جن۔ جن کو بھی جن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ چھپے ہوئے ہیں۔ قَالَ تَعَالَى فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ۔ کافر: اللہ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا، جمع کافرون ہے کفار، کفر (ن) کفرا چھپانا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ۔

ترکیب: الدُّنْيَا مبتدا، سِجْنُ مضاف، الْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر اول معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، جَنَّةُ مضاف، الْكَافِرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ثانی معطوف، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۴۔ مسواک کے دنیاوی و اخروی فوائد

السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

الْبَيْتُ الْكَبِيرُ

مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ

مسواک

منہ کو پاک کرنے والی ہے

وَمَرْضًا لِلرَّبِّ

اور خوشی کا ذریعہ ہے پروردگار کی

[النسائي]

تشریح: اس فرمان رسول ﷺ میں مسواک کے دو فائدے بتائے ہیں۔

① ایک ظاہری: یعنی منہ صاف ہوتا ہے اور منہ کی صفائی کے طبی و روحانی فوائد بے شمار ہیں۔ یہ ایک ظاہری فائدہ ہے سنت رسول مکا۔

② دوسرا باطنی: یعنی مسواک کی سنت ادا کرنے سے اللہ خوش ہوتے ہیں اور رب راضی ہو تو سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

معلوم ہوا اسلام پر عمل سے دنیاوی، دینی تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

لغات: اَلْكَيْسَوَاكُ، دانت صاف کرنے کی لکڑی، جمع مساویك ہے، ساك (ن) سوکا
بمعنی ملنا، رگڑنا۔ مَطْهَرَةٌ: صفائی کا آلہ یا صفائی حاصل کرنے کی جگہ، جمع مطاھر
ہے، طھر (ف) طھر او طھر، پاک کرنا (ن-ف) طھر و طهارة پاک کرنا۔ قَالَ
تَعَالَى وَلَهُمْ فِيهَا زَوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ۔ اَلْقَمِ: منہ، اصل میں فوہ ہے جمع افواہ آتی
ہے، فاہ (ن) فوہا بمعنی منہ سے بولنا۔ اَلْيَوْمَ نَخْتُمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ۔ مَرَضَةٌ: خوشنودی
حاصل کرنے کی جگہ، رضی (س) رضی، راضی ہونا، خوش ہونا۔ قَالَ تَعَالَى تَبْتَغِيْ
مَرَضَةً اَزْوَاجِكَ۔

ترکیب: اَلْيَسَاؤُكَ مُبْتَدَا، مَطْهَرَةٌ مصدر میس بمعنی اسم فاعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، لَ جار، اَلْقَمَ مجرور، جار مجرور ل کر متعلق مَطْهَرَةٌ کے، مَطْهَرَةٌ اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر خبر اول معطوف علیہ، واو عاطفہ، مَوْضَاۃ مصدر میس بمعنی اسم فاعل، ہی ضمیر مستتر اس کا فاعل، ل حرف جار، الْوَب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مَوْضَاۃ کے، مَوْضَاۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ثانی معطوف، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۵۔ دوسروں کو دینے والا، لینے والوں سے بہتر ہے

اَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى .

+++++

خَيْرٌ

اَلَيْدُ الْعُلَيَّا

بہتر ہے

اوپر والا (دینے والا) ہاتھ

مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى

نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے

[بخاری]

تشریح: شریعتِ مطہرہ میں سوال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ لیکن صرف جان بچانے کے لیے بقدر ضرورت جائز ہے اس لیے کوشش ہونی چاہیے کہ ہر مسلمان دینے والا بنے اور دوسروں سے لینے کی نیت نہ رکھے۔

لغات: اَلَيْدُ: ہاتھ، اصل میں یدی ہے جمع ایادی اور ایدی ہے، قَالَ تَعَالَى يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔ اَلْعُلَيَّا: ہر بلند جگہ، یہ الاعلیٰ اسم تفضیل کی مونث ہے علی (ن) علوا علی (س) علاء بلند ہونا، قَالَ تَعَالَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلَيَّا، السُّفْلَى: یہ اسفل کی مونث ہے بمعنی پست تر، سفل (ن۔ س۔ ک) سفلا، پست ہونا، قَالَ تَعَالَى وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى۔

ترکیب: اَلَيْدُ موصوف، اَلْعُلَيَّا صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِّنَ حرف جار، اَلَيْدُ موصوف، السُّفْلَى صفت،

موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خیر کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۶۔ زنا سے بھی بدتر ایک عام گناہ!

الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا .

+++++

أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

الْغَيْبَةُ

زنا سے (بھی) زیادہ بھاری ہے

پیٹھ پیچھے برائی کرنا

(بیہقی)

تشریح: اس گناہ کے اتنا بھاری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زنا میں ندامت اور توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے اور غیبت میں جب تک صاحب معاملہ سے معافی نہ مانگے یہ گناہ معاف نہیں ہوتا کیونکہ حقوق العباد سے متعلق ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے اور لوگ اس گناہ کو ہلکا سمجھتے ہیں۔

لغات: الْغَيْبَةُ: پیٹھ پیچھے برائی کرنا، غاب (ض) غيبة واغتابه غیبت کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا. أَشَدُّ شِدَّةً (ض) شدة، سخت ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ. الزِّنَا زَنَى (ض) زنى، وزناء زنا کرنا، قال تعالى ولا تقر بوا الزنا.

ترکیب: الْغَيْبَةُ مبتدا، أَشَدُّ صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، من حرف جار، الزِّنَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے أَشَدُّ کے، أَشَدُّ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۷۱۔ ظاہری و باطنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے

الطَّهْوَرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

+++++

الطَّهْوَرُ	شَطْرُ الْإِيمَانِ
پاکیزگی	ایمان کا حصہ ہے [مسلم]

تشریح: اس حدیث میں طہارت سے نجاست حکمی اور حقیقی سے پاک ہونا مراد ہے۔ جب یہ حاصل ہو جائے تو ظاہری پاکی حاصل ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعے سے نماز، حج اور تلاوت وغیرہ دوسرے اعمال جائز ہوتے ہیں اس لیے ایمان کا حصہ ہے۔ پھر باطنی پاکیزگی یعنی گناہوں سے سچی توبہ کا اہتمام بھی ہو جائے تو زہے قسمت۔

لغات: شَطْرُ: جزء، نصف، جانب، دوری سب معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جمع اشطر، شطور، شطرون) شطوراً دو برابر حصہ میں کرنا۔ قَالَ تَعَالَى قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ترکیب: الطَّهْوَرُ مبتدا، شَطْرُ مضاف، الْإِيمَانِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۱۸۔ ہر مسلمان کے لیے قرآن کریم کی دو حیثیتیں

الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ .

+++++

حُجَّةٌ	الْقُرْآنُ
دلیل ہے	قرآن
أَوْ عَلَيْكَ	لَكَ

تیرے (فائدے کے) لیے یا تیرے خلاف [مسلم]

تشریح: ارشاد نبوی علیہ السلام کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں اور آگے پہنچانے والوں کے حق میں گواہی دے گا، انہوں نے میری قدر کی اور پیٹھ پیچھے ڈالنے والوں کے خلاف گواہی دے گا۔ کہ انہوں نے مجھے چھوڑے رکھا اور میری قدر نہیں کی۔

لغات: الْقُرْآنُ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب، قرن (ض) باندھنا، ملانا، جمع کرنا، قَالَ تَعَالَى الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ حُجَّةً، بمعنی دلیل، جمع برہان جمع الجمع حجج، حجاج، حجج (ن) حجاجہ، دلیل میں غالب ہونا۔

ترکیب: الْقُرْآنُ مبتدا، حُجَّةٌ مصدر بمعنی اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، ل جار، كَ مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف، عَلٰی حرف جار، كَ مجرور، جار مجرور مل کر معطوف ہوا، معطوف، معطوف علیہ مل کر متعلق ہوا حُجَّةٌ کے، حُجَّةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((.....))

۱۹۔ ہر گانے، بجانے کا آلہ شیطان کی طرف منسوب ہے

الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ .

+++++

الْجَرَسُ	مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ
تمام گھنٹیاں	شیطان کی بانسریاں ہیں

[مسلم]

ترجمہ: اس ارشاد عالی میں ایک گناہ کبیرہ ہر بچنے والی چیز جو دل کو اپنی طرف مائل کر کے ذکر و عبادت سے روک دے اسے شیطان کی بانسری قرار دیا گیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے ضمن میں سارے گانے اور ساز آگئے ان سے بچنا چاہیے۔

لغات: الْجَرَسُ: گھنٹہ، جمع اجراس، مزامیر، مزامر کی جمع ہے بمعنی بانسری، ذمر (ض. ن) ذمر، زمیرا بانسری، بجانا۔

ترکیب: الْجَرَسُ مبتدا، مَزَامِيرُ مضاف، الشَّيْطَانِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۰۔ فاسقہ عورتیں شیطان کا جال ہیں

النِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ .

+++++

النِّسَاءُ	حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ
عورتیں	شیطان کے جال ہیں

مشکوٰۃ

تشریح: تجربہ شاہد ہے کہ فاسقہ عورت بے پردگی، آواز کے غلط استعمال اور غیر محرموں کے سامنے اپنے ناز و اداء کے ذریعہ بہت سے مردوں کو راہ راست سے ہٹا دیتی ہے۔ اس وجہ سے اسے شیطان کا جال قرار دیا گیا ہے۔

لغات: حَبَائِلُ: یہ جمع ہے حبالہ کی بمعنی جال، پھندا، حبل (ن) حبلاری سے باندھنا، قَالَ تَعَالَى جَبَّالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ۔

ترکیب: النِّسَاءُ مبتدا، حَبَائِلُ مضاف، الشَّيْطَانِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۱۔ صبر و شکر کی برکات

الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

+++++

الشَّاكِرُ

شکر گزار

الصَّابِرِ

الطَّاعِمُ

کھانے والا

كَالصَّائِمِ

برابر ہے اس روزہ دار کے جو صبر کرنے والا ہو۔ [ترمذی]

تشریح: سب مسلمانوں کو اس حدیث پاک میں کھانے پینے کے بعد شکر کی ترغیب دی گئی ہے، کہ اس کے ساتھ صبر اور روزہ والوں میں شمار ہوتا ہے۔ بلاشبہ روزہ اور صبر بڑی اہم عبادات ہیں لیکن کھانا کھا کر شکر ادا کرنے کی برکت سے ان کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

لغات: الطَّاعِمُ (طعم) طعاماً، یعنی کھانا کھانا قَالَ تَعَالَى فَإِنظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ، الشَّاكِرُ شَكَرَ (ن) شَكَرَا، تَدْرُدَانِي كَرْنَا، احسان کا اعتراف کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ، الصَّائِمُ صَامَ (ن) صُومًا روزہ رکھنا۔ قَالَ تَعَالَى وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ۔ صَبْرًا صَبْرًا اور برداشت کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ۔

ترکیب: الطَّاعِمُ موصوف، الشَّاكِرُ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، لَکَ حرف جار، لِصَّائِمِ موصوف، الصَّابِرِ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائین کے، کائین اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائین اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۲۔ اخراجات میں میانہ روی، معیشت کا نصف حل

الْاِقْتِصَادُ فِي النِّفْقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ

+++++

الْاِقْتِصَادُ	الْمَعِيشَةُ	فِي النِّفْقَةِ
میانہ روی	(زندگی کی) گزران ہے	خرچ کرنے میں
نِصْفُ		
آدھی		

[بیہفی]

تشریح: اس ارشادِ عالی سے پتا چلا کہ مسلمان نہ مال میں بخل کرے، نہ فضول خرچی بلکہ دونوں کے درمیان رہے۔ یہی عمل اللہ کو پسند ہے اس ارشاد مبارک میں زندگی گزارنے کا بہت بڑا ڈھنگ ارشاد فرمایا۔ کہ آمدن کے مطابق گزراوقات کی جائے۔

لغات: الْاِقْتِصَادُ: قصد (ض) قصد و اقتصد، میانہ روی اختیار کرنا قَالَ تَعَالَى وَمِنْهُمْ مَّقْتَصِدٌ - النفقة: خرچ جمع نفقات - قَالَ تَعَالَى وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً - نِصْفُ: کسی چیز کا آدھا، جمع انصاف، نصف (ن - ض) نصفاً آدھا لینا، قَالَ تَعَالَى وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ - المعيشة: زندگی کا ذریعہ عاش، یعیش (ض) عیشا، معاشا، معیشتا، زندہ رہنا - قَالَ تَعَالَى بَطَرْتُ مَعِيشَتَهَا.

ترکیب: الْاِقْتِصَادُ مصدر، فی جار، النِّفْقَةُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الْكَايِنُ محذوف کے، الْكَايِنُ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ہو ضمیر متستر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوفی صفت مل کر مبتدا، نِصْفُ مضاف، الْمَعِيشَةُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۳۔ مخلوق خدا سے محبت، سمجھدار لوگوں کا کام ہے
وَالْتَوَدُّ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

+++++

وَالْتَوَدُّ	إِلَى النَّاسِ
اور محبت کرنا	لوگوں سے
نِصْفُ	الْعَقْلِ
آدھی	عقل مندی ہے

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن سے بھی جائز تعلقات ہوں ان سے حسن سلوک رکھنے سے دنیاوی اور دینی کام درست ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ بڑی سمجھ داری کا کام ہے تعلقات خراب کر کے اپنے دشمنوں میں اضافہ اور دوستوں میں کمی نہ کرنی چاہیے۔

لغات: التَّوَدُّ: دوستی کرنا، ود (س) ودا، وودا محبت کرنا، قَالَ تَعَالَى تَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَةِ النَّاسِ: اسم ہے واحد انسان ہے تصغیر نولیس ہے، ناس، ینوس (ن) نوسا۔ قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا - الْعَقْلُ: وہ نور جس سے غیر حسی چیزیں معلوم کی جاتی ہیں۔ جمع عقول، عقل (ض) عقلا، سمجھدار ہونا، قَالَ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ۔

ترکیب: واؤ استنافیہ، التَّوَدُّ مصدر موصوف، الی حرف جار، النَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر ترکیب سابق صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، نِصْفُ مضاف، الْعَقْلِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانہ ہوا۔

۲۲۔ گناہوں سے توبہ معصوم بنا دیتی ہے

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

+++++

كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

(اس کے برابر ہے) کہ نہ ہو کوئی گناہ اس کے ذمے

گناہ سے توبہ کرنے والا

[ابن ماجہ]

تشریح: اس حدیث میں پکی اور سچی توبہ کی فضیلت بتائی ہے کہ اس طرح تائب ہونے والے کا دل ایسے صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی معصوم پیدا ہوا ہے۔

لغات: التَّائِبُ: اسم فاعل توبہ کرنے والا، تائب (ن) توباً، وتوبة، متوجہ ہونا، قَالَ تَعَالَى التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ. الذَّنْبُ: گناہ، جمع ذنوب، جمع الجمع ذنوبات، قَالَ تَعَالَى يَا ذَنْبٌ قُتِلْتُ.

ترکیب: التَّائِبُ: صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِنْ حرف جار، الذَّنْبُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے التَّائِبُ کے، التَّائِبُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، لَ حرف جار، مَنْ موصولہ، لَ نفی جنس، ذَنْبُ اس کا اسم، لَ جار، هُوَ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَوْجُود کے، مَوْجُود صیغہ اسم مفعول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، مَوْجُود اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائِن کے، کائِن اپنے فاعل ضمیر مستتر هُوَ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۵۔ کون عقل مند، کون بے وقوف؟

الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ
نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ

+++++

مَنْ	الْكَيْسُ
جو	عقل مند (وہ ہے)
نَفْسَهُ	دَانَ
اپنے نفس (کی خواہش) کو	دبا کر رکھے
لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ	وَعَمِلَ
مرنے کے بعد کے لیے	اور (نیک) کام کرے
مِنْ	وَالْعَاجِزُ
جو	اور بے وقوف (وہ ہے)
نَفْسَهُ هَوَاهَا	اتَّبَعَ
اپنے نفس کو اس کی خواہش کے	پیچھے لگائے
	وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ

[ترمذی]

اور (جنت کی) امید رکھے اللہ پر

تشریح: اس حدیث پاک میں آخرت ہی کو عقل مندی اور بے وقوفی کا معیار بتایا گیا ہے کیونکہ خواہشات کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ نہ ہی خواہش کے بندے کو حقیقی خوشی مل سکتی ہے۔ ایک خواہش پوری ہوگی تو دوسری تیار ہوگی، اس لیے حقیقی بھلائی اسے نظر انداز کر کے آخرت کی فکر میں ہے۔

(۲) تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ: اس جملے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ جب ہم ہر کام دنیا کے لیے کرتے ہیں۔ امید بھی تو ہمیں دنیا کی ہی رکھنی چاہیے اور ہم اس کے نتائج میں اُمید آخرت کی رکھتے ہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ گندم بوئیں اور امید جو کی رکھیں یہ سمجھ داری نہیں ہے۔

لغات: الْكَيْسُ عقل مند، ہوشیار جمع اکیاس ہے کاس (ض) کیسا، وکیاسۃ بمعنی چالاک ہونا، دان: (ض) دینا بمعنی ذلیل ہونا، تابع بنانا۔ نَفْسُ: مصدر بمعنی روح، خون، بدن، مراد دل ہے۔ قَالَ تَعَالَى يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. الموت: زندگی کی ضد ہے۔ قَالَ تَعَالَى الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ. وَالْعَاجِزُ: نہ قدرت رکھنے والا، عاجز (ض. س) عاجز، عاجز، عاجز ہونا، قَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ. اتَّبَعَ تَبَعَ (س) تبع، پیچھے چلنا، ہوئی: خواہش، عشق خواہ خیر میں ہو یا شر میں، قَالَ تَعَالَى وَاتَّبَعَ هَوَاهُ. تَمَنَّى: ارادہ کرنا (ن) آزمائش کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِلَّا إِذَا تَمَنَّى۔

ترکیب: الْكَيْسُ مبتدا، مَنْ موصولہ، دَانَ فَعْل، هُوَ ضمیر اس کا فاعل، نَفْسَ مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا فَعْل کا، فَعْل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عطف، عَمِلَ فَعْل هُوَ ضمیر فاعل، ل حرف جار، مَا موصولہ، بَعْدَ مضاف، الْمَوْتُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ (ظرف) ہوا فَعْل مَقْدَر یَكُونُ تا مہ کا، یَكُونُ فَعْل اپنے فاعل ہو اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے عَمِلَ کے، عَمِلَ فَعْل اپنے فاعل هُوَ ضمیر اور متعلق سے مل کر جملہ معطوفہ، دونوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واؤ عاطفہ یا استثنائیہ، الْعَاجِزُ مبتدا مَن موصولہ، اتَّبَعَ فَعْل، هُوَ ضمیر فاعل، نَفْسَ مضاف ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول

اول، ھُو مضاف، ھا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، تَمَنَّی فعل، ھُو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف، دونوں جملہ مل کر صلہ ہوئے موصول کے، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

((.....))

۲۶۔ محبت کے لائق صاحب ایمان ہے

الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ .

+++++

مَأْلَفٌ

محبت کی جگہ ہے

خَيْرٌ

بھلائی

لَا يَأْلَفُ

محبت نہیں کرتا

الْمُؤْمِنُ

مومن

وَلَا

اور نہیں ہے

فِيمَنْ

اس میں جو

وَلَا يُؤْلَفُ

اور محبت نہیں کیا جاتا

[بیہقی]

تشریح: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مومن کی شان ہے کہ وہ دوسروں سے سچی محبت رکھتا ہے اور ایسا معاملہ رکھتا ہے کہ لوگ اس سے محبت رکھیں اور حقیقی محبت اللہ والوں کو ہی ملتی ہے اس حدیث میں خود غرضی سے منع کیا گیا ہے، محبت سے مراد وہ جائز محبت ہے، جس کی اللہ اور اس کے ﷺ نے اجازت دی ہے۔ یا حکم دیا ہے۔

لغات: مَالَف: اسم ظرف ہے، دوستی کی جگہ، جمع مآلف، الف (س) الفاء، مانوس ہونا، محبت کرنا۔

ترکیب: الْمُؤْمِنُ مبتدا، مَالَفُ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاوُ استنافیہ، لا حرف نفی جنس، خَبِيرَ اس کا اسم، فی حرف جار، مَنْ موصول، لَا يَأْلَفُ فعل نفی مضارع معلوم، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہا، وَاوُ عاطفہ، لَا يُوْلَفُ فعل نفی مضارع مجہول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل هُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی لائے نفی جنس کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ متنافہ ہوا۔

((.....))

۲۷۔ گانا بجانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے

الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقُلُبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ .

+++++

يُنْبِتُ	الْغِنَاءُ
اُگاتا ہے	گانا
فِي الْقُلُبِ	النِّفَاقَ
دل میں	نفاق کو
يُنْبِتُ الْمَاءُ	كَمَا
پانی اُگاتا ہے	جیسا کہ
	الزَّرْعَ
	کھیتی کو

[بیہقی]

تشریح: آپ ﷺ کے اس پاک اصول زندگی میں گانے بجانے کا ایک بہت بڑا نقصان

یہ بتایا گیا ہے کہ اس بد عملی کی وجہ سے انسان ایمان خالص کی دولت سے محروم رہتا ہے مثال دینے کے لیے آپ ﷺ نے پانی اور کھیتی کے الفاظ استعمال کیے، تاکہ ہر آدمی سمجھ جائے۔

لغات: الْغِنَاءُ: گانا جمع اغانی، غنی (س) غنی، مال دار ہونا، قَالَ تَعَالَى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ. غنی (تفعیل) تغنیۃ، ترنم سے گیت گانا۔ ینب (ن) نباو نباتا، بمعنی سبزہ زار ہونا، قَالَ تَعَالَى يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ. النفاق: مصدر ہے مجرد میں باب نصر سے اور مزید میں باب مفاعلہ سے ہے، کہ زبان سے اسلام ظاہر کرنا اور دل میں کفر رکھنا۔ الْقُلُوبُ: جمع قلوب، قلب (ض) قلبا الٹ پلٹ کرنا، قَالَ تَعَالَى وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ. الزرع: کھیتی، جمع زروع، زرع، (ف) زرعاً. بَيْعٌ ذَالِئِ النَّاءِ، قَالَ تَعَالَى كَثْرُوعٌ أَخْرَجَ شَطْطَاءَ۔

ترکیب: الْغِنَاءُ مبتدا، يُنْبِتُ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، الْبَيْعُ مفعول بہ، فِی حرف جار، الْقُلُوبُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، كَ حرف جار، مَا مصدر یہ، يُنْبِتُ فعل، الْمَاءُ فاعل، الْكَثْرُوعُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بناویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل، مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۲۸۔ قیامت کے دن متقی اور سچا تاجر نجات پائے گا

التَّجَارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَتَجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ

+++++

يُحْشَرُونَ

جمع کیے جائیں گے

فَتَجَارًا

گناہ گار (ہونے کی حالت میں)

التَّجَارُ

تاجر لوگ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ

قیامت کے دن

إِلَّا
مَنْ
جَوَّ
وَبَرَّ
أَتَقَى
ڈرے (اللہ سے)
اور نیکی (کا راستہ) اختیار کرے
وَصَدَّقَ

اور سچ بولے [ترمذی]

- تشریح: اس حدیث میں تاجروں کے لیے چند اصول بتائے ہیں۔
1. تقویٰ اللہ سے ڈرے یعنی تجارت میں ملاوٹ، جھوٹی قسم، نمازوں کو چھوڑنا نیز ہر گناہ سے بچے۔
 2. نیکی کا راستہ: تجارت میں معاملات کی صفائی، اسلامی اصولوں کے مطابق لین دین کرنا وغیرہ۔
 3. سچائی: اپنے مال کی اچھائی برائی واضح بیان کر دے، اس میں جھوٹی قسموں سے بچنا بھی آگیا۔

لغات: التَّجَارُ: جمع تاجر کی، سوداگر، تاجر (ن) تجارة تجارت کرنا، قَالَ تَعَالَى عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ. يُحْشَرُونَ، حَشَرَ (ض) حشرا. بمعنى جمع کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ. اتَّقَى: پرہیز کرنا، وقى (ض) وقایہ، حفاظت کرنا، قَالَ تَعَالَى فَاَمَّا مَنْ اَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ. بَرَّ: (س-ض) سچ بولنا، قَالَ تَعَالَىٰ كِرَامٌ بَرَرَةٌ. صَدَقَ (ن) صدقا، صدقا، سچ بولنا، قَالَ تَعَالَىٰ قُلْ صَدَقَ اللَّهُ.

ترکیب: التَّجَارُ مبتدا، يُحْشَرُونَ فعل، وَاَوْضَمِيرُ بَارِزٌ ذُو الْحَالِ، يَوْمَ مَضَافٍ، الْقِيَمَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فُجَّارٌ مشتق منہ، اِلَّا حرف استثناء، مَنْ موصولہ، اتَّقَى فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، وَاَوْ عاطفہ، بَرَّ متعلق ہو ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، وَاَوْ عاطفہ

صَدَقَ فعل ہو ضمیر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر متشبی، متشبی متشبی منہ مل کر حال ہوا ذوالحال کا، حال ذوالحال مل کر نائب فاعل ہوا، یُحْشَرُونَ کا، یُحْشَرُونَ اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، التَّجَارُ مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۲۹۔ امانت دار تاجر نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ

التَّاجِرُ الصُّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ .

+++++

الصُّدُوقُ

التَّاجِرُ

سچا

تاجر

مَعَ النَّبِيِّينَ

الْأَمِينُ

نبیوں کے ساتھ (ہوگا)

امانت دار (قیامت کے دن)

وَالشُّهَدَاءِ

وَالصِّدِّيقِينَ

اور شہیدوں کے ساتھ (ہوگا) [ترمذی]

اور پچوں کے ساتھ (ہوگا)

تشریح: اس حدیث میں اسلامی اصولوں یعنی سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرنے والوں کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ قیامت کے دن ان کا حشر انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ایمان دار تاجر پوری دنیا میں اسلام کی شان کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی دیانت کی وجہ سے کفار کے قلوب اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

لغات: الشُّهَدَاءُ: شہید شہد (س) شہودا، حاضر ہونا، گواہ ہونا، قَالَ تَعَالَى وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ .

ترکیب: التَّاجِرُ موصوف، الصُّدُوقُ صفت اول، الْأَمِينُ صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، مَعَ مضاف، النَّبِيِّينَ معطوف علیہ، وَأَوَّ

عاطفہ، اَلصَّدِیقِیْنِ معطوف اول، وَاَوْ عاطفہ، اَلشَّهَدَآءِ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مَع مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کَاِیْنِ مقرر کا، کَاِیْنِ صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، التاجر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۳۰۔ منافق کی تین نشانیاں

آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا اَوْثَمِنَ خَانَ .

+++++

اِذَا	ثَلَاثٌ	آیَةُ الْمُنَافِقِ
جب	تین ہیں	منافق کی نشانیاں
وَ اِذَا	كَذَبَ	حَدَّثَ
اور جب	تو جھوٹ بولے	بات کرے
وَ اِذَا	اَخْلَفَ	وَعَدَ
اور جب	تو خلاف کرے	وعدہ کرے
	خَانَ	اَوْثَمِنَ

امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں ہر مسلمان کو اپنا جائزہ لینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کہ یہ تین گناہ اس میں نہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ (یعنی جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور امانتوں میں خیانت کرنا) منافق کی نشانیاں ہیں اور قرآن کریم میں ہے کہ منافق جہنم میں جائیں گے۔

لغات: حَدَّثَ بات کی حدث (ن) حدو ثنا کسی امر کا واقع ہونا، الحدث نئی چیز وضو یا غسل کی حاجت ہونا، بدعت، پانچانہ (ج) احداث احداث الدهر مصیبتیں۔ كَذَبَ: جھوٹ بولا (ض) كَذَبًا، كَذْبًا، كَذْبَةً، وَعَدَ (ض) وَعْدًا، وَعْدَةً، مَوْعِدًا وعدہ کرنا۔ أَخْلَفَ: وعدہ خلافی کی خلف (س) خلفا بائیں ہتھ ہونا، بھیگا ہونا، بے وقوف ہونا۔ خَلُوف فم الصائم روزہ دار کے منہ کی بو خلفہ (ن) جانشین ہونا۔ اَوْثَمَنَ: (افعال) میں بنایا گیا امن (ک) امانت، امانت دار ہونا (ض) اَمَنَّا اعتبار کرنا (س) اَمَنَّا اَمْنًا مطمئن ہونا۔ خَانَ: (ن) خونا، خیانت امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: آيَةُ مضاف، الْمُنَافِقِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، ثَلُثٌ مبدل منہ، اِذَا اَکَلْهُ شرط، حَدَّثَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، كَذَبَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ معطوف علیہا، وَاَوْ عَاطَفَ، اِذَا اَکَلْهُ شرط، وَعَدَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، أَخْلَفَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، وَاَوْ حرف عطف، اِذَا حرف شرط، اَوْثَمَنَ فعل، ضمیر هُوَ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، خَانَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر بدل ہوا۔ مبدل منہ کا، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۱۔ شرک، والدین کی نافرمانی، قتل ناحق اور جھوٹی قسم کبیرہ گناہ ہیں
الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ
الْغَمُوسُ

+++++

الْكَبَائِرُ	الْإِشْرَاكُ
بڑے گناہ	شرک کرنا
بِاللّٰهِ	وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
اللہ کے ساتھ	اور والدین کی نافرمانی کرنا
وَقَتْلُ النَّفْسِ	وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ
اور کسی جان کو مار ڈالنا	اور جھوٹی قسم کھانا ہے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں چار بڑے گناہ گنوائے گئے ہیں۔

① شرک: قرآن کریم میں اسے ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے۔

② والدین کی نافرمانی: یہ بہت ہی محتاط اور محترم رشتہ ہے ہماری کوشش ہونی چاہیے

کہ ہاتھ اور زبان سے ان کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ جان و مال سے ان کی مدد کریں۔ جب وہ بلائیں تو ہم حاضر ہو جائیں۔

③ قتل النفس: کسی کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ

قیامت کے دن قاتل کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ ”یہ اللہ کی رحمت سے دور ہے۔“

④ یمین الغموس: غموس کے معنی ڈھانپ لینا اس کا مقصد یہ ہے کہ جھوٹی قسم اتنا بڑا

گناہ ہے کہ انسان اس کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔ اللہ ہمیں ان گناہوں سے

بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

لغات: الْإِشْرَاكُ: شریک بنانا، شریک کرنا، قَالَ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. عَقُوقُ: عقی (ن) عقوقاً، نافرمانی کرنا، عَقِ الْوَلَدَ وَالِدَهُ لڑکے نے اپنے باپ کی نافرمانی کی۔ قَتْلُ: (ن) قتلًا، مار ڈالنا، قَالَ تَعَالَى فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ يَمِينُ: قسم جمع ایمین، ایمان، الْغُمُوسُ: جان بوجھ کر قسم کھانا، جمع غموس، (ض) غمسا، ڈبونا، اس میں آدمی گناہ میں ڈوب جاتا ہے۔

ترکیب: الْكَبَائِرُ مبتدا، الْإِشْرَاكُ مصدر موصوف، با حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الْكَاذِبِينَ کے ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، وَاوُ عاطفہ، عَقُوقُ مضاف، الْوَالِدَيْنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول وَاوُ عاطفہ، قَتْلُ مضاف، الْنَفْسِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، وَاوُ عاطفہ، الْيَمِينُ موصوف، الْغُمُوسُ صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۳۲۔ نیکی اور گناہ کی آسان پہچان

الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

+++++

حُسْنُ	الْبِرُّ
اچھے	(بڑی) نیکی
وَالْإِثْمُ	الْخُلُقِ
اور گناہ (وہ ہے)	اخلاق ہیں
حَاكَ	مَا
کھینکے	جو

فِي صَدْرِكَ	وَكَرِهَتْ
تیرے دل میں	اور بُرا سمجھ تو
أَنْ	يَطْلُعَ
یہ کہ	پتا چلے
عَلَيْهِ النَّاسُ	
لوگوں کو اس بارے میں	

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں مختصر الفاظ میں اخلاق حسنہ کو اعلیٰ درجے کی نیکی قرار دیا ہے۔ گناہ کی تعریف کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کام کے جائز ہونے میں ذرا بھی شک ہو وہ اختیار نہیں کرنا چاہیے وہی کام کریں جو شبہ سے پاک ہو۔ یہی مومن کی شان ہے۔

لغات: الْخُلُقِ: بمعنی طبیعت، عادت، سیرت، قَالَ تَعَالَى إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ حاک: (ن) حوکا، حیا کا، شک اور تردد میں ڈالنا۔ صدر: ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ، صدر (ض.ن) صدرًا آگے بڑھانا۔ قَالَ تَعَالَى أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. كَرِهَتْ: (س) کرھا، کرھا بھی ناپسند کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ. يَطْلُعُ: (ف.ن.س) طلوعا، جاننا پہاڑ پر چڑھنا، اطلع (الفعال) واقف ہونا، قَالَ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ۔

ترکیب: الْبَرُّ مبتدا، حُسْنُ مضاف، الْخُلُقِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاَوْ عاطفہ، اَلَا تَمُّ مبتدا، ما موصولہ، حَاكَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فِي جار، صَدْرُ مضاف، لَكَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، وَاَوْ عاطفہ، كَرِهَتْ فعل با فاعل، اَنْ حرف ناصبہ مصدریہ، يَطْلُعُ فعل مضارع، عَلٰی جار، ضمیرہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اَلنَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہا مل کر صلہ موصول صلہ مل کر خبر ہوئی اَلَا تَمُّ مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف

عالیٰ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۳۳۔ مخلوق سے حسن سلوک محبت الہی کے حصول کا ذریعہ
الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَاحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ

+++++

الْخَلْقُ	ساری مخلوق
عِيَالُ اللَّهِ	اللہ کا کنبہ ہے
فَاحَبُّ الْخَلْقِ	پس مخلوق میں سب سے پسندیدہ
إِلَى اللَّهِ	اللہ کو وہ ہے
مَنْ	جو
أَحْسَنَ	اچھا سلوک کرے
إِلَى عِيَالِهِ	اس کے کنبے کے ساتھ

[بیہفی]

تشریح: یہ حدیث سبق دے رہی ہے کہ پوری دنیا کو ایک خاندان کی طرح رہنا چاہیے اور آپس میں بھرپور محبت والی زندگی گزارنی چاہیے۔

لغات: عِيَالُ: جن کا نان نفقہ آدمی پر واجب ہو۔ عال (ن) عولا، وعیالا، اہل وعیال کے معاش کی کفالت کرنا۔

ترکیب: الْخَلْقُ مبتدا، عِيَالُ مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، فا تفریجیہ، أَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، الْخَلْقُ مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے أَحَبُّ کے، أَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، مَنْ موصولہ، أَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، عِيَالُ مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۳۲۔ وہ مومن ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں

اَلْمُسْلِمُ مَنِ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ

+++++

مَنْ	اَلْمُسْلِمُ
جو (ایسا ہو کہ)	مسلمان وہ ہے
اَلْمُسْلِمُوْنَ	سَلِمَ
مسلمان	محفوظ رہیں
	مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ

اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے

تشریح: یہ بہت ہی جامع حدیث ہے اس میں ہاتھ اور زبان کا نام لے کر مسلمان کو یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ مسلمان ہر انسان کو اپنی ہر تکلیف سے بچائے رکھے۔ یہ اس کی کی شان ہے۔

ترکیب: اَلْمُسْلِمُ مبتدا، مَنْ موصولہ، سَلِمَ فعل، اَلْمُسْلِمُوْنَ فاعل، مِنْ جار، لِّسَانِ مضاف، ضمیر ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، يَدِ مضاف ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۳۵۔ لوگوں کو اپنی ہر تکلیف سے محفوظ رکھنا ایمان کی نشانی ہے

وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

+++++

وَالْمُؤْمِنُ	مَنْ
اور مومن وہ ہے	کہ جس سے
آمَنَهُ	النَّاسُ
محفوظ رہیں	لوگ
عَلَى دِمَائِهِمْ	وَأَمْوَالِهِمْ
اپنے خونوں پر	اور اپنے مالوں پر [ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں مومن کامل کی علامت ہے کہ وہ اپنے اعمال اور اخلاق میں لوگوں کے ساتھ ایسے رہے کہ لوگوں کو یقین ہو کہ ہماری جان اور مال کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

لغات: دِمَائِهِمْ، دم کی جمع ہے، بمعنی خون اصل میں دَمَوُہ ہے، لام کلمہ حذف کر کے دم بنایا گیا، جمع دماء۔ قَالَ تَعَالَى وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ أَمْوَالِهِمْ۔ مال کی جمع ہے بمعنی دولت، قَالَ تَعَالَى وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ۔

ترکیب: واو متانفہ، الْمُؤْمِنُ مبتدا، مَنْ موصولہ، آمَنَ فعل ضمیرہ، مفعول بہ النَّاسُ فاعل، عَلٰی حرف جار، دِمَاءٌ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، أَمْوَالٌ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.....

۳۶۔ حقیقی جہاد نفس کی مخالفت ہے

وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

+++++

مَنْ	وَالْمُجَاهِدُ
جو	اور (حقیقی) مجاہد وہ ہے
نَفْسَهُ	جَاهَدَ
اپنے نفس کو	مجبور کرے
	فِي طَاعَةِ اللَّهِ

[مشکوٰۃ]

اللہ کی فرمانبرداری میں

تشریح: حقیقت میں جہاد اللہ کی راہ میں لڑنے کو کہتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے انسان کا واسطہ اپنے نفس سے پڑتا ہے۔ جو اس سے جہاد میں کامیاب ہو گیا یعنی اس نے اپنے آپ کو دل نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ کی فرمانبرداری پر مجبور کر لیا۔ یہ شخص کامیاب ہے اور حقیقی مجاہد ہے۔

لغات: مُجَاهِدٌ: پوری طاقت صرف کرنا۔ جِهْد (ف) جہد، بہت کوشش کرنا، قَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا طَاعَةً. فرمانبردار ہونا، طَاعَ (ن) طوعاً، فرمانبردار ہونا۔ قَالَ تَعَالَى طَاعَةً وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ.

ترکیب: واؤ استنافیہ، اَلْمُجَاهِدُ مبتدا، مَنْ موصولہ، جَاهَدَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، نَفْسَ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فِی حرف جار، طَاعَةِ مضاف، لَفْظُ اَللّٰہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ متانفہ ہوا۔

۳۷۔ حقیقی ہجرت گناہوں سے بچنا ہے
وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ .

+++++

وَالْمُهَاجِرُ	وَالْمُهَاجِرُ
اور (حقیقی) مہاجر وہ ہے	مَنْ
هَجَرَ	جو
چھوڑ دے	الْخَطَايَا
وَالذُّنُوبَ	غلطیوں کو
اور گناہوں کو	

[مشکوٰۃ]

تشریح: اپنے دین کی حفاظت کے لیے کسی دوسری جگہ چلے جانے اور گھر بار چھوڑنے کا نام ہجرت ہے۔ اس حدیث پاک میں حقیقی ہجرت گناہوں کو چھوڑنا قرار دیا گیا ہے کیونکہ اللہ کے حکموں کی پیروی کے لیے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے جو ہجرت کی طرح نفس کو بہت شاق گزرتا ہے ترکِ گناہ والی ہجرت سے ہمیشہ واسطہ رہتا ہے۔

لغات: الْخَطَايَا: یہ جمع ہے، الخَطِيئَةُ کی بمعنی گناہ، خَطِيْئٌ (س) خَطَاٌ نَلْطِي کرنا، قَالَ تَعَالَى يَغْفِرُ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ۔

ترکیب: وَاو استینافیہ، الْمُهَاجِرُ مبتدا، مَنْ موصولہ، هَجَرَ فعل ہُو ضمیر مستتر فاعل، الْخَطَايَا معطوف علیہ، وَاو عاطفہ، الذُّنُوبُ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ مستانفہ ہوا۔

۳۸۔ ایک قانونی ضابطہ

اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ .

+++++

اَلْبَيِّنَةُ	عَلَى الْمُدَّعِي
گواہ (پیش کرنا)	دعوی کرنے والے پر ہے
وَالْيَمِينُ	عَلَى الْمُدَّعَى
اور قسم کھانا	دعوی کیے جانے
عَلَيْهِ	
والے پر ہے	

[ترمذی]

تشریح: یعنی مدعی اپنے دعوی کے ثبوت کے لیے دو گواہ پیش کرے اور مدعی علیہ اگر انکار کرے تو قسم کھائے۔ یہ حدیث قانونی ضابطہ ہے۔ جس سے معاملات کے فیصلے ہوتے ہیں۔

لغات: اَلْبَيِّنَةُ: دلیل، حجت، جمع بَيِّنَات، بَانَ (ض) بَيَانًا وَبَيِّنَانًا ظاہر ہونا۔

ترکیب: اَلْبَيِّنَةُ مبتدا، عَلٰی حرف جار، الْمُدَّعِي مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِت کے، ثَابِت اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاوْ عاطفہ، اَلْيَمِينُ مبتدا، عَلٰی حرف جار، الْمُدَّعَى صیغہ اسم مفعول، ضمیر مستتر هُوَ نائب فاعل، عَلٰی حرف جار، هِ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِت کے، ثَابِت اسم فاعل ہی ضمیر مستتر فاعل، اسم اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۳۹۔ مومن آئینہ بن جائے!

اَلْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَنْهُ ضِعَّتُهُ
وَيَحُوطُ مِنْ وَّرَائِهِ.

+++++

اَلْمُؤْمِنُ	مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ
مومن	مومن کا آئینہ ہے
وَالْمُؤْمِنُ	اَخُو الْمُؤْمِنِ
اور مومن	مومن کا بھائی ہے
يَكْفُ	عَنْهُ
روکتا ہے	اس سے
ضِعَّتُهُ	وَيَحُوطُ
اس کے نقصان کو	اور حفاظت کرتا ہے
مِنْ وَّرَائِهِ	

[ابوداؤد]

(اس کی) اس کے پیچھے سے

تشریح: اس حدیث میں مومن کی مثال آئینہ سے اس لیے دی گئی کہ آئینہ دیکھ کر انسان اپنے چہرے کے عیوب کو سمجھتا ہے اور دور کرتا ہے۔ اس لیے مومن کو چاہیے اپنے مسلمان بھائی کے عیوب ظاہر نہ کرے اور اسے آئینہ کی طرح علیمدگی میں بتائے۔
دوسرا مطلب:

- ① انسان عمل کا آئینہ بن جائے کہ اسے دیکھ کر لوگ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں۔
- ② دوسری صفت یہ ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے اور بعد میں بھی اس کے جان، مال اور اس کی عزت کی حفاظت کا ذریعہ بنے۔

لغات: مِرَاةً: آئینہ، جمع مرآء و مریا ہے۔ رای (ف) رویہ، دیکھنا۔ أَخُو: جمع اخ، بھائی، ساتھی، دوست۔ قَالَ تَعَالَى: فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا. یکف: کف (ن) کفا، کفایہ بمعنی روکنا۔ قَالَ تَعَالَى عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفَ صَيْعَتَهُ بِجَايِدَادِ ضَاع (ض) ضَيْعًا، ضائع ہونا۔ تلف ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ. يَحُوطُ بِحَاطٍ (ن) حوطا، حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، گھیر لینا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ.

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، مِرَاةً مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، أَخُو مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ دونوں مل کر خبر اول، يَكْفُ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، عَنْ جَار، ۛ ضمیر مجرور یہ دونوں مل کر متعلق ہوئے فعل کے صَيْعَتَهُ مضاف ۛ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، يَحُوطُ فعل ھو ضمیر فاعل مِنْ جَار وَرَاء مضاف ۛ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف جملہ معطوف علیہا اور معطوف مل کر خبر ثانی، اَلْمُؤْمِنُ مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ خبریہ معطوفہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف عالیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۴۰۔ مومنین ایک جسم کی طرح ہیں

الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ .

+++++

کَرَجُلٍ وَاحِدٍ	الْمُؤْمِنُونَ
ایک آدمی کی طرح ہیں	سب مومن
عَيْنُهُ	إِنْ اشْتَكَى
اس کی آنکھ	اگر بیمار ہو
كُلُّهُ	اشْتَكَى
اس کا پورا (جسم)	تو بیمار ہو
اشْتَكَى	وَإِنْ
بیمار ہو	اور اگر
اشْتَكَى	رَأْسُهُ
تو بیمار ہو	اس کا سر
	كُلُّهُ

[مسلم]

اس کا پورا (جسم)

تشریح: اس حدیث شریف میں فر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ایک برادری قرار دیا ہے آسان مثال دے کر سمجھا دیا کہ اعضائے جسم کی طرح سارے مومنوں کا ایک دوسرے کے ساتھ دلی تعلق ہونا چاہیے اور ہر خطے کا مومن پوری دنیا کے مومنوں کی خوشی کے ساتھ خوشی اور غمی کے ساتھ غمی محسوس کرے۔

لغات: اشْتَكَى: بیمار ہونا، اشْكَى باب افعال، اشْكَاء، شکایت قبول کرنا، شکوہ، الم پہنچانا۔ عَيْنُهُ: آنکھ جمع عیون ہے۔

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُونَ مبتدا، كَ حرف جار، رَجُلٌ موصوف، وَاَحَدٌ صفت موصوف صفت مل کر مجرور دونوں مل کر متعلق ہوئے گَائِنُونَ کے، گَائِنُونَ صیغہ اسم فاعل هُمْ ضمیر متستر فاعل۔ گَائِنُونَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مُبَيَّنٌ، اِنْ حرف شرط، اِشْتَكٰی فعل، عَیْنُ مضاف و ضمیر مضاف الیہ۔ دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اِشْتَكٰی فعل، کُلُّ مضاف و ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہا ہوا، وَاَوْ عاطفہ، اِنْ حرف شرط، اِشْتَكٰی فعل، رَأْسُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اِشْتَكٰی فعل کُلُّ مضاف و ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر فاعل فعل مل کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوف ہو کر بیان، مبین اپنے بیان سے مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۴۱۔ سفر کامیابی اور تکلیف کا سبب

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ اِلٰى اَهْلِهِ .

+++++

قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

اَحَدُكُمْ

تم میں سے ہر ایک کو

وَطَعَامَهُ

اور کھانے سے

فَاِذَا

پس جب

اَلسَّفَرُ

سفر

يَمْنَعُ

روکتا ہے وہ

نَوْمَهُ

اس کے سونے سے

وَشَرَابَهُ

اور پینے سے

قَضَى	أَحَدُكُمْ
پوری کرے	تم میں سے کوئی ایک
نَهْمَتَهُ	مِنْ وَجْهِهِ
اپنی ضرورت کو	اس (سفر کی) طرف سے
فَلْيُعَجِّلْ	إِلَى أَهْلِهِ
پس چاہیے کہ (آنے میں) جلدی کرے وہ	اپنے گھروالوں کی طرف

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایک انسانی ضرورت یعنی (سفر) کے متعلق ضروری ہدایات ہیں۔

مقصود یہ ہے کہ اشد ضرورت پر سفر کیا جائے، بے ضرورت نہ کہیں ٹھہرا جائے کیونکہ اس سے عبادات اور جانی، مالی نقصانات ہوتے ہیں۔ مہربان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد شفقت پر مبنی ہے۔

لغات: السَّفَرُ: مسافت طے کرنا، جمع اسفار، سفر (ن) سفور اسفر کرنا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ قِطْعَةً: جمع قطع، قطع، قطع (ف) قطعاً، کاٹنا جدا کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَجَاوِزَاتٌ. يَمْنَعُ: منع (ف) منعا، روکنا، مجرور کرنا، قَالَ تَعَالَى وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ - نَوْمَةٌ: نام، نومًا، ونِيَامًا، سونا، قَالَ تَعَالَى لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ. قَضَى: (ض) پورا کرنا، فارغ ہونا، قَالَ تَعَالَى فَإِذَا قَضَى أَمْرًا. نَهْمَتَهُ: حاجت ضرورت، نہم (س) نہما، ونهامة مریض ہونا۔ وجہ: جمع اوجہ، ووجوہ، اجوہ وجہ، (ض) وجہا منہ پر مارنا۔ قَالَ تَعَالَى فَاعْسِلُوا وُجُوهَكُمْ. فَلْيُعَجِّلْ: عجل (باب تفعلیل) جلدی کرنا، عجل (س) عجلا وعجلة، جلدی کرنا، قَالَ تَعَالَى فَعَجِّلْ لَكُمْ هَذِهِ .

ترکیب: السَّفَرُ مبتدا، قِطْعَةً موصوف، مِنْ حَرْفِ جَارٍ، الْعَذَابِ مجرور، دونوں مل کر متعلق کائنۃ کے کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق

سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی موصوف صفت مل کر خبر اول، یَمْنَعُ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، أَحَدَ مضاف، کُم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، نَوْمَ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ طَعَامَ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف اول، وَاَوْ عاطفہ شَرَابَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول ثانی، یَمْنَعُ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، مبتدا السَّفَرُ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاء تفریعیہ، اِذَا کلمہ شرط، قَضٰی فعل، أَحَدُ مضاف، کُم مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، نَهَمَّتْ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول، مِنْ حرف جار، وَجْهَی مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے قَضٰی کے، قَضٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَاء جزائیہ لِیَعَجَلَ فعل امر، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی حرف جار، اَهْلٍ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نَوْعٌ آخَرٌ مِنْهَا.

اسی (جملہ اسمیہ کی) دوسری قسم

ملاحظہ: اس فصل میں وہ احادیث طیبہ ہیں جن کی ابتداء میں معرف بالام نہیں ہے بلکہ معرف کی دوسری اقسام ہیں تاہم وہ جملہ اسمیہ ہیں۔

فائدہ نمبر ①: معرف کی سات اقسام ہیں۔ ① مضمرات جیسے هُوَ، هِيَ وغیرہ۔ ② اسماء اشارات جیسے هَذَا، ذَلِكَ۔ ③ اسماء موصولات جیسے الَّذِي وغیرہ۔ ④ اَعلام جیسے اِبْرَاهِيمَ معرف بالام جیسے اَلرَّجُلُ۔ ⑥ کوئی اسم جو گزشتہ اقسام میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرف بن جاتا ہے جیسے مَطْلُ الْغَنِيِّ میں مَطْلُ، الْغَنِيِّ معرف بالام کی طرف مضاف ہے، اس لیے مَطْل بھی معرف بن جائے گا۔ ⑦ معرف بالنداء جیسے يَا رَجُلُ۔

فائدہ نمبر ②: شارح جامی فرماتے ہیں۔ بعض محققین نے یہ کیا ہے کہ نکرہ کے ساتھ مبتداء کی خبر رہنے کے صحیح ہونے کا دار و مدار فائدہ پر رکھا ہے۔ پس افادہ نکرہ سے حاصل ہوگا تو حق یہ ہے کہ وہ بھی مبتدا ہوگا پس اس بناء پر جائز ہے۔

كُوْكَبٌ اِنْقَضَ السَّاعَةُ (ستارہ ابھی ٹوٹا ہے) کہا جائے گا اس مثال میں كُوْكَبٌ نکرہ ہے اور مبتدا ہے اس لیے کہ اس سے فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی مخاطب کو پہلے سے ستارہ ٹوٹنے کا علم نہیں تھا، متکلم کے کہنے سے اسے علم ہوا۔ رَجُلٌ قَانِمٌ کہا جائے تو یہ جائز نہیں کہ رَجُلٌ نکرہ مبتداء ہو اس لیے کہ اس سے مخاطب کو فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مخاطب کو قیامِ رَجُلٌ کا پہلے سے علم حاصل ہے۔

۴۲۔ گھر لوٹنے تک اللہ کی راہ کا مسافر قَفْلَةُ كَغَزْوَةٍ .

+++++

كَغَزْوَةٍ

قَفْلَةٍ

مثلاً جہاد کرنے کے ہے۔ | ابو داؤد |

(جہاد سے) واپس لوٹنا

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد سے بغیر لڑائی کے مزید تیاری کے لیے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ مذکورہ الفاظ بیان فرمائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی نیک کام (مثلاً تعلیم، جہاد، تبلیغ وغیرہ) سے واپسی ہو اور اسی کام کے لیے واپس جانے کا ارادہ ہو تو یہ واپسی بھی ثواب کا باعث ہے۔

لغات: شان وُروِد قَفْلٌ: (ن۔ض) قَفْلًا، وَقَفُولًا بمعنی سفر سے لوٹنا۔ غَزْوَةٌ غَزَا (ن) غَزَا، غَزَا بمعنی جہاد کے لیے نکلنا، اس کی جمع غَزَاوَاتُ آتی ہے۔

ترکیب: نَوْعٌ موصوف، آخِرُ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ حرف جار، هَا مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے آخِرُ اسم تفضیل کے، آخِرُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف هَذَا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: قَفْلَةٌ مکرمہ مخصوصہ مبتدا، كَ حرف جار، غَزْوَةٌ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے كَانَتْ کے، كَانَتْ اپنے فاعل ضمیر مستتر ہی اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۴۳۔ ادائیگی قرض کی فکر کیجیے!

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

+++++

ظُلْمٌ
ظلم ہے

مَطْلُ الْغَنِيِّ
مال دار کا مال

[رواہ الشیخان]

تشریح: اس بات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے ہمیں مال دے رکھا ہو تو قرض ادا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جان بوجھ کر قرض خواہ کو پریشان کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے۔ شریعت میں ایسے آدمی کی گواہی بھی معتبر نہیں۔

لغات: مَطْلُ: (ن) مطلقاً مال منول کرنا۔ الْغَنِيُّ: مال دار

ترکیب: مَطْلُ مضاف، الْغَنِيُّ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، ظُلْمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۴۴۔ قوم کی سرداری چاہیے تو خدمت کیجیے

سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ

+++++

فِي السَّفَرِ
سفر میں

سَيِّدُ الْقَوْمِ
قوم کا سردار
خَادِمُهُمْ

[بیہقی]

ان کا خادم ہوتا ہے

تشریح: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوتیں۔

① جب کئی آدمی سفر کریں تو ان میں سے ایک کو سردار یعنی امیر بنالیں۔

② لوگوں کے کام آنا (سفر میں یا حضر میں) یہ حقیقی سرداری ہے۔

③ جذبہ خدمت انسان کو مخلوق میں بلند کر دیتا ہے۔

لغات: سَيِّدٌ: بمعنی سردار، جمع سادات ہے۔ خَادِمُهُمْ: (ض۔ن) خدمت کرنا، جمع خدام آتی ہے۔

ترکیب: سَيِّدٌ مضاف، الْقَوْمُ مضاف الیہ، دونوں مل کر ذوالحال، فِیْ حرف جار، السَّفَرُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کُنَّا مَحْذُوف کے، کُنَّا صیغہ اسم فاعل ہو ضمیر مستتر فاعل، کُنَّا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتدا، خَادِمٌ مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۴۵۔ محبت کی خاصیت

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعِمُّ وَيُصَمُّ .

+++++

الشَّيْءَ

کسی چیز سے

وَيُصَمُّ

اور بہرا کر دے گا (ابوداؤد)

حُبُّكَ

تیرا محبت کرنا

يُعِمُّ

تجھے اندھا

تعریف محبت: اپنی پسندیدہ چیز کی طرف طبیعت کا مائل ہونا۔

تشریح: اس حدیث میں انسان کی فطرت بتائی گئی ہے کہ حقیقی محبت یعنی محبوب چیز کی کوئی برائی بتائے تو یہ اسے نہ تو دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ اور اس کی برائی کا سنا اسے اچھا نہیں لگتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگی تو ہر محبت میں نفع ہی نفع ہے اور ہر نقصان سے بچاؤ ہے۔ ورنہ نقصان ہی نقصان ہے۔

لغات: یُعْمَى (افعال) بمعنی اندھا کرنا، عَمَى (س) عَمَىٰ اندھا ہونا۔ قَالَ تَعَالَىٰ وَاعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔ یُصَمِّم (افعال) بمعنی بہرا ہونا، صَمَّ (س) صَمًّا بہرا ہونا۔

ترکیب: حُبُّ مصدر مضاف، لُضمیر فاعل مضاف الیہ، الشَّیْءُ مفعول بہ، مصدر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتدا، یُعْمَىٰ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، وَآؤ عاطفہ، یُصَمِّم فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۴۶۔ علم کی تلاش فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ .

+++++

فَرِيضَةٌ
ضروری ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ
علم (دین) کا حاصل کرنا
عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ
ہر مسلمان پر

[بیہقی وابن ماجہ]

تشریح: اس حدیث پاک میں ضروری بات یہ ہے کہ ہر مسلمان اتنا علم ضرور حاصل کرے کہ اس کا ہر عقیدہ اور ہر عمل شکوک و شبہات سے پاک ہو۔ اور اس کا نفس بُری عادتوں (حسد اور تکبر وغیرہ) سے بچا رہے۔ نیز فرائض کا علم حاصل کرنا فرض اور واجبات کا علم حاصل کرنا۔ واجب اور مستحبات کا علم حاصل کرنا مستحب ہے۔

لغات: طَلَبُ (ن) تلاش کرنا۔ فَرِيضَةٌ: (ض) فرض یعنی لازم ہے۔

ترکیب: طَلَبُ مصدر مضاف، الْعِلْمُ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، فَرِيضَةٌ بمعنی مَفْرُوضَةٌ اسم مفعول، هِیَ ضمیر مستتر نائب فاعل، عَلَىٰ حرف جار، كُلِّ مضاف،

مُسْلِم مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَفْرُوضَةٌ کے، مَفْرُوضَةٌ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۴۔ تھوڑا مال بھی نفع بخش ہے اگر یا دِالہی میں ہو
مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاللّٰہی .

+++++

قَلَّ	مَا
کم ہو	(دنیا کا سامان) جو
خَيْرٌ	وَكَفَى
(وہ) بہتر ہے	اور کافی ہو
كَثُرَ	مِمَّا
زیادہ ہو	اس سے جو
	وَاللّٰہی

[رواہ ونعیم] اور (اللہ کے ذکر سے) غافل نہ کر دے

تشریح: اس حدیث پاک میں مال کی حرص سے بچنے اور تھوڑے مال پر صبر کی تلقین ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ دنیا اور جو اس میں ہے اس وقت تک انسان کے لیے مفید ہے جب تک کہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔

لغات: قَلَّ: (ض) کم ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ. اللّٰہی: بمعنی غافل کرنا، قَالَ تَعَالٰی اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ.

ترکیب: مَا موصولہ، قَلَّ مفعول، هُوَ ضمیر فاعل، فَعْل فاعل مل کر معطوف عالیہ، وَ اَوْ عاطفہ، كَفَى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف عالیہ مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر

فاعل، مِنْ حرف جار، مَا موصولہ کثُر فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، وَ اَوْ عاطفہ، اَلْهٰی فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خیر کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۴۸۔ سچے خواب کون سے؟

اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ .

+++++

الرُّؤْيَا

خواب

اَصْدَقُ

سب سے سچے

بِالْاَسْحَارِ

سحری کے وقت کے ہیں

خواب کی تین قسمیں ہیں۔

[ترمذی]

① خیالی ② بشاراتِ الٰہی ③ شیطانی اثرات

تشریح: اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سحری کے وقت خواب دیکھنے کو سچا خواب قرار دیا گیا ہے کیونکہ:

① اس وقت دل و دماغ سکون میں ہوتا ہے۔

② اس وقت فرشتے اترتے ہیں۔

③ اللہ کے ہاں قبولیت کا وقت ہے۔

لغات: الرُّؤْيَا: یہ جمع روئی کی ہے بمعنی خواب، قَالَ تَعَالٰی اَفْتُونِيْ فِيْ رُؤْيَايَ. اسحار: جمع سحر، صبح صادق سے پہلے کا وقت ہے، اگر باب تفعیل سے ہو بمعنی سحری کھانا، حدیث میں ہے۔ سَحَرُوْا فَاِنَّ السُّحُوْرَ بَرَكَةٌ.

ترکیب: اَصْدَقُ مضاف، الرُّؤْيَا مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، باحرف

جار، اَلْاَسْحَارِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے گَائِن کے، گَائِن صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، گَائِن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۴۹۔ رزقِ حلال کا حصول فرض ہے

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ .

+++++

كَسْبِ الْحَلَالِ

حلال (روزی) کا

بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

(دوسرے) فرائض کے بعد [بیہفی]

طَلَبُ

حاصل کرنا

فَرِيضَةٌ

لازم ہے

تشریح: اس حدیث پاک میں ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اقرارِ توحید کے ساتھ ساتھ رزقِ حلال کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جو دوسرے فرائض کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔

لغات: كَسْبُ: بمعنی کمانا، کسب (ض) کَسْبًا قَالَ تَعَالَى وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ. الحلال: اس کی ضد حرام آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا.

ترکیب: طَلَبُ مضاف، كَسْبِ مضاف الیہ مضاف، الْحَلَالِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، فَرِيضَةٌ موصوف، بعد مضاف، الْفَرِيضَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا گَائِنَةُ محذوف کا، گَائِنَةُ صیغہ اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر فاعل، گَائِنَةُ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، فَرِيضَةُ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۵۰۔ تعلیم قرآن بہترین عمل ہے

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .

+++++

مَنْ

وہ ہے جو

وَعَلَّمَهُ

اور اسے (دوسروں) کو سکھائے

خَيْرُكُمْ

تم میں سب سے بہتر

تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

قرآن سیکھے

[بخاری]

تشریح: اس حدیث میں معلم اور متعلم کی اتنی بڑی فضیلت اس لیے آئی ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن سے خاص تعلق ہے۔

لغات: خَيْرٌ: اصل میں اخیو ہے، ہمزہ کو تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا۔ تَعَلَّمَ: باب تفعل سے بمعنی سیکھنا، اور باب تفعلیل سے علم بمعنی سیکھنا، قَالَ تَعَالَى وَعَلَّمَ اَدَمَ الْاَسْمَاءَ۔

ترکیب: خَيْرٌ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا مَنْ موصولہ، تَعَلَّمَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، الْقُرْآنَ مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، وَآؤ عَاطَفَ، عَلَّمَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، ؕ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف، معطوف معطوف علیہا مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۵۱۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے
حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ .

+++++

حُبُّ الدُّنْيَا	رَأْسُ
دنیا کی محبت	جڑ ہے
كُلِّ	خَطِيئَةٍ
ہر	گناہ کی

[بیہفی]

تشریح: جتنا انسان دنیا کی محبت کو اختیار کرتا ہے۔ انسان اتنا ہی اللہ اور اس کے دین سے دور ہوتا ہے، اور جتنی آخرت کی محبت بڑھتی جائے گی انسان اتنا ہی نیکی کی طرف بڑھتا جائے گا۔

لغات: اَلدُّنْيَا: عالم، موجودہ زندگی کو کہتے ہیں۔ دُنَا (ن) دنوا بمعنی قریب ہونا دنیا بھی آخرت سے قریب ہے۔ قَالَ تَعَالَى بَلْ تُؤَثِّرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا .

ترکیب: حُبُّ مضاف، اَلدُّنْيَا مضاف الیہ، دُونوں مل کر مبتدا، رَأْسُ مضاف کُلِّ مضاف الیہ مضاف، خَطِيئَةٍ مضاف الیہ، سب مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۵۲۔ ہمیشگی کی برکات

أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ .

+++++

أَحَبُّ الْأَعْمَالِ	إِلَى اللَّهِ
کاموں میں سب سے پسندیدہ	اللہ کے نزدیک

أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ

ہمیشگی والا ہے اگرچہ کم ہو

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں اللہ کے نزدیک چھوٹے بڑے اعمال کی پسندیدگی کا طریقہ بتایا گیا ہے، وہ یہ کہ جو عمل شروع کیا جائے وہ ہمیشہ رہے اور کبھی ناغہ نہ ہو۔

لغات: أَعْمَالٍ: عمل کی جمع ہے بمعنی کام، قَالَ تَعَالَى: اَشْتَاتًا لِّیُرُوْا اَعْمَالَهُمْ. اَدْوَمُهَا: دام (ن) دو ما. دو اما ہمیشہ رہنا۔ قَالَ تَعَالَى مَا دَامَتِ السَّمَوَاتِ.

ترکیب: أَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، الْأَعْمَالِ مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے، صیغہ اسم تفضیل أَحَبُّ کے، أَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، اَدْوَمُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، ہا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ مبالغہ اِنْ وصلیہ شرطیہ، قُلْ یَنْفَعُ ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جزا محذوف ہے (ف) واؤ مبالغہ اور ان وصلیہ کی صورت میں دو ترکیبیں مستعمل ہیں نمبر ۱۔ اس جملہ شرطیہ کی جزا محذوف ہو اور پہلی کلام قرینہ ہو، تقدیر عبارت یوں ہوگی، وَإِنْ قُلَّ الْعَمَلُ فَهُوَ أَحَبُّ مَا دِیمَ علیہ (مرقاۃ ص ۱۰۰)۔ نمبر ۲۔

جزا الحذف کی ترکیب: فا جزائیہ ہو ضمیر مبتدا، أَحَبُّ مضاف ما موصولہ دِیمَ فعل مجہول ہو ضمیر نائب فاعل علی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا دِیمَ فعل کے ساتھ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جزا شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

وَإِنْ قُلَّ اپنے معطوف علیہ سے مل کر شرط ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ احب الاعمال الی اللہ اذومها ان لم یقل وان قل (البنایۃ شرح ہدایۃ بحث تسمیہ ص ۹۴ طبع جدید مکتبہ (امدادیہ ملتان)۔

۵۳۔ بھوکے کو کھلانا

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كِبْدًا جَائِعًا

+++++

الصَّدَقَةُ

صدقہ

تُشْبِعُ

سیر کرائے تو

أَفْضَلُ

بہترین

أَنْ

یہ ہے کہ

كِبْدًا جَائِعًا

کسی بھوکے جگر کو

[بیہفی]

تشریح: اس حدیث پاک میں کسی بھی جائدار کو کھلانے کی ترغیب اس انداز سے دی گئی ہے کہ تمام صدقات میں یہ بہترین صدقہ ہے۔

لغات: صَدَقَةُ: اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو مال دیا جائے، جمع صدقات، قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ. تُشْبِعُ شَبِعَ (س) شَبَعًا وَشَبَعًا، شَكَمَ سِيرًا (باب افعال) کسی کا پیٹ بھرنا۔ كِبْدًا: بمعنی جگر و کلیجہ، جمع اکباد، کبود آتی ہے، یہاں مراد پیٹ ہے، جَائِعًا: جَاعَ (ن) جوعاً بمعنی بھوکا ہونا، جمع جیعان آتی ہے۔

ترکیب: أَفْضَلُ اسم تفضیل مضاف، الصَّدَقَةُ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا، اِنْ مصدر یہ، تُشْبِعُ فعل مضارع، اَنْتَ ضمیر متستر فاعل، كِبْدًا موصوف، جَائِعًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۴۔ دو بڑے لاپچی

مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا .

+++++

مَنْهُوْمَانِ	دو حریص
مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ	(ایک) علم کا حریص
مِنْهُ	اس (علم) سے
لَا يَشْبَعُ	نہیں سیر ہوتا ہے
لَا يَشْبَعَانِ	نہیں سیر نہیں ہوتے
مَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا	(اور دوسرا) دنیا کا حریص
مِنْهَا	اس (دنیا) سے

تشریح: علم دین ایک نور ہے، اسے حاصل کرنے کے بعد مزید کی مبارک حرص بڑھتی رہتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی طلب ایک ظلمت ہے، اور ظلمت کی کوئی انتہا نہیں اس لیے یہ منحوس حرص بھی بڑھتی ہے۔ دنیا میں علم کے حریصوں کی مثالیں بھی بے شمار ہیں۔ اور دنیا کے حریصوں کی مثالوں سے بھی تاریخ بھری پڑی ہے۔

لغات: مَنْهُوْمَانِ نہم (س) نہا۔ بمعنی حریص ہونا۔

ترکیب: مَنْهُوْمَانِ (مکرہ مخصوصہ) مبتدا، لَا يَشْبَعَانِ فعل مضارع، ضمیر بارز اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر مَنْهُوْمٌ صیغہ اسم مفعول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فِي حرف جار، الْعِلْمُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا مَنْهُوْمٌ کے، مَنْهُوْمٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، لَا يَشْبَعُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، مِنْ حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے لَا يَشْبَعُ کے، لَا يَشْبَعُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو

کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوا، اَحَدُهَا مبتدا، محذوف کی،
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ (وہکذا الجملة الشانية)
معطوف، اپنے معطوف علیہ سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر مل کر جملہ تفسیر یہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗⊗.....))

۵۵۔ سچی بات حکام کے سامنے

أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ .

+++++

الْجِهَادُ

أَفْضَلُ

جہاد (اس کا ہے)

سب سے بہتر

قَالَ

مَنْ

کہے

جو

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

كَلِمَةً حَقٍّ

[ترمذی] ظالم بادشاہ کے سامنے

سچی بات

تشریح: ظالم بادشاہ کو سب سے بُرا وہ محسوس ہوتا ہے جو اسے ظلم سے روکے،
اس لیے حق بات کرنے میں اپنی جان کو قربان کر دینے کا خطرہ مول لینا پڑتا ہے۔ اس
ارشاد میں کلمہ حق ظالم کے سامنے کہنے کو سب سے بہترین جہاد قرار دیا گیا ہے۔

لغات: جَائِرٍ بجا (ن) جوراً بمعنی ظلم کرنا۔ مَنْ بِمعنی الَّذِي

ترکیب: أَفْضَلُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، الْجِهَادُ مضاف الیہ، مضاف
مضاف الیہ مل کر مبتدا، مَنْ موصولہ، قَالَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر متستر فاعل، كَلِمَةً مضاف
حَقٍّ مضاف الیہ، دونوں مل کر مقولہ، عِنْدَ مضاف، سُلْطَانٍ موصوف، جَائِرٍ صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل اپنے
فاعل اور مقولہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر

خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۵۶۔ ایک صبح یا ایک شام خدا کے نام

لَعْدُوۃٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا .

+++++

فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں

خَیْرٌ

بہتر ہے

وَمَا فِیْهَا

اور اس کی تمام چیزوں سے

لَعْدُوۃٌ

البتہ صبح کے وقت جانا

اَوْ رَوْحَةٌ

یا شام کے وقت جانا (اللہ کی راہ میں)

مِّنَ الدُّنْیَا

دنیا سے

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں غَدُوۃٌ اَوْ رَوْحَةٌ پر تنوین یہ بتاتی ہے کہ صبح اور

شام کا تھوڑا سا وقت بھی تعلیم، تبلیغ اور جہاد وغیرہ میں صرف کر دینا دنیا اور اس کی تمام

چیزوں سے بہتر ہے۔

لغات: غَدُوۃٌ بخدا (ن) غدوا۔ بمعنی صبح کو جانا رَوْحَةٌ: یہ غدوۃ کا مقابل ہے راح (ن) رواحا۔ بمعنی شام کے وقت جانا۔

ترکیب: لَ ابتداء، غَدُوۃٌ موصوف، فِی حرف جار، سَبِیْلِ مضاف، لفظ اللہ

مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَاۤیْنَةُ مقرر کے، کَاۤیْنَةُ

اپنے فاعل ہی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ

رَوْحَةٌ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مبتدا، خَیْرٌ صیغہ اسم تفضیل ہو ضمیر مستتر

فاعل، مِّنَ حرف جار، الدُّنْیَا معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، مَا موصولہ، فِی حرف جار، مَا

مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَبَّتَ مقدر کے، ثَبَّتَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اِسْم تَفْضِيلِ خَيْرٍ کے، اِسْم تَفْضِيلِ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مَبْدَا الْغَدْوَةِ کی، مَبْدَا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۵۷۔ فقیہہ کا مقام و مرتبہ

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ .

+++++

اَشَدُّ	فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ
زیادہ سخت ہے	ایک فقیہ
مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ	عَلَى الشَّيْطَانِ
ہزار (بے علم) عبادت گزاروں سے	شیطان پر

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں فقیہ سے وہ عالم مراد ہے جس کا دل اور دماغ علم سے منور ہو۔ وہ خود بھی گناہ سے بچتا ہے اور دوسروں کو بھی شیطان کے وار سے بچاتا ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایک ہزار عبادت گزار جو شیطان کے داؤ پیچ کو نہیں جانتے ان کا بہکانہ شیطان کے لیے آسان ہوتا ہے۔ لیکن ایک عالم کو راہ حق سے دور کرنا مشکل ہوتا ہے۔

لغات: فَقِيْهٌ: فقہ (س. ک) فہما و فقاہتہ بمعنی سمجھ دار ہونا۔ علم فقہ کا جاننے والا جمع فقہاء آتا ہے۔

ترکیب: فَقِيْهٌ موصوف، وَّاحِدٌ صفت، دونوں مل کر مَبْدَا، اَشَدُّ اِسْم تَفْضِيلِ ہو ضمیر مستتر فاعل، عَلَى حرف جار، الشَّيْطَانِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا،

أَشَدُّ كَا، مِنْ حَرْفٍ جَارٍ، أَلْفٌ مُتِمِّزٌ مضاف، عَابِدٌ مُتِمِّزٌ مضاف إِلَيْهِ، مضاف مضاف إِلَيْهِ مَلْ كَرَجُورٍ، جَارٍ مَجْرُورٍ لَمْ كَرَأَشَدُّ كَا مُتَعَلِّقٌ ثَانِي، أَشَدُّ اسْمُ تَفْصِيلٍ اِسْمُ فَاعِلٍ اَوْرَدُوْنَ مَعْلُقُوْنَ سَلْ كَرَجُورٍ، مُبْتَدَأُ خَبْرٍ لَمْ كَرَجُورٍ اِسْمِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ هُوَا۔

((..... ❁❁❁))

۵۸۔ استغفار سے نامہ اعمال وزنی

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا.

+++++

طُوبَى	لِمَنْ
خوش خبری ہے	اس (فخص) کے لیے کہ
وَجَدَ	فِيْ صَحِيْفَتِهِ
پائی جائے	اس کے نامہ اعمال میں
اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا	

[ابن ماجہ]

معافی کی طلب بہت زیادہ
تشریح: اس حدیث میں استغفار (گناہوں سے معافی مانگنے) والے کے لیے
خوش خبری دی گئی ہے۔

قبولیت استغفار کے شرائط:

① اس گناہ سے دور ہو جائے۔

② گناہوں پر دلی ندامت ہو۔

③ آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ ہو۔

اس طرح استغفار کرنے والے کو دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں مل جاتی ہیں۔

لغات: طُوبَى: طاب (ض) طیباً بمعنی اچھا ہونا۔ یہ طوبی طیب کا مؤنث ہے۔
صَحِیفَةٌ: لکھا ہوا کاغذ یہاں مراد نامہ اعمال ہے، جمع صحائف صحف آتی ہے۔
قَالَ تَعَالَى صُحُفِ اِبْرٰهیمَ وَمُوسٰی۔

ترکیب: طُوبَى مبتداء، ل حرف جار، مَن موصولہ، وَجَدَ فعل مجہول ہُوَ
مستتر نائب فاعل، فِی حرف جار صَحِیفَةٍ مضاف ہ ضمیر مضاف، الیہ مضاف مضاف
الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اِسْتِغْفَارًا موصوف، کَثِیرًا
صفت، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ
موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانَتْ مقرر
کے، کَانَتْ اپنے فاعل ہی اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر مل کر جملہ
اسم خبر یہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۵۹۔ باپ کی خوشی میں رب کی خوشی

رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ وَسُخِطُ الرَّبِّ فِي سُخِطِ الْوَالِدِ

+++++

فِي رَضَى الْوَالِدِ

والد کی خوشی میں ہے

فِي سُخِطِ الْوَالِدِ

والد کی ناراضگی میں ہے

رَضِيَ الرَّبُّ

رب کی خوشی

وَسُخِطُ الرَّبِّ

اور رب کی ناراضگی

[ترمذی]

تشریح: یہ حدیث ہمیں بتا رہی ہے کہ وہ اعمال جن سے اللہ راضی اور خوش
ہوتے ہیں، وہ ہمارے لیے مفید اور موثر نہیں ہوتے جب تک والد کی ناراضگی دور نہ
ہو۔ کیونکہ اللہ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق کا تذکرہ کیا ہے اور والدہ کا
حق تو والد سے بھی زیادہ ہے اس لیے والدین کو خوش رکھنا چاہیے تاکہ رب کی رضا

حاصل ہو جائے۔

لغات: رِضَى رِضَى (س) رِضَى . و رِضَى . یعنی خوش ہونا۔ سُخْطُ: (س) سُخْطُ . ناراض ہونا۔ اکثر بڑوں کی ناراضگی کے وقت بولا جاتا ہے۔

ترکیب: رِضَى مضاف، اَلْكَرْبِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، اِفِیْ حرف جار، رِضَى مضاف، اَلْوَالِدِ مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے گائِنِ مقدر کے گائِنِ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاوْ عاطفہ، سُخْطُ مضاف، اَلْكَرْبِ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا، اِفِیْ حرف جار، سُخْطُ مضاف، اَلْوَالِدِ مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے گائِنِ مقدر کے گائِنِ اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۶۰۔ بڑے بھائی کا ادب

حَقُّ كَبِيرِ الْاُخُوَّةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ .

+++++

عَلَى صَغِيرِهِمْ

چھوٹوں پر (ایسا ہے جیسا کہ)

عَلَى وَلَدِهِ

اس کے بیٹے پر ہے [بہنی]

حَقُّ كَبِيرِ الْاُخُوَّةِ

بڑے بھائی کا حق

حَقُّ الْوَالِدِ

باپ کا حق

تشریح: اس حدیث پاک میں بڑے بھائی کو تلقین ہے کہ وہ چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت اولاد کی طرح کرے اور چھوٹوں کو یہ تلقین ہے کہ وہ بڑے بھائی کا ادب اپنے باپ کی طرح کرے۔

لغات: الْأُخُوَّةُ: جمع ہے اِخ کی بمعنی بھائی۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ۔

ترکیب: حَقُّ مضاف، کَبِیر مضاف الیہ مضاف، الْأُخُوَّةُ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا، دونوں مل کر ذوالحال، عَلٰی حرف جار، صَغِير مضاف ہم ضمیر مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانِنًا مقدر کے، کَانِنًا اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتدا، حَقُّ مضاف الْوَالِد مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال عَلٰی حرف جار، وَلَد مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانِنًا مقدر کے، کَانِنًا اسم فاعل اپنے فاعل ہو اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۶۱۔ بہترین گناہ گار

كُلُّ نَبِيٍّ اَدَمَ خَطَاًا وَخَيْرُ الْخَطَاِيْنِ التَّوَابُّونَ .

+++++

خَطَاًا

نظمی کرنے والا ہے

التَّوَابُّونَ

توبہ کرنے والے ہیں

تشریح: اس حدیث میں گناہ گاروں کے لیے بشارت ہے کہ وہ پکی اور سچی توبہ

کر کے بہترین انسان بن سکتے ہیں۔

لغات: خَطَاًا: مبالغہ کا صیغہ ہے، معنی نظمی کرنے والا۔ خطی (س) خطا و اخطاء معنی نظمی کرنا۔ التَّوَابُّونَ: یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ قاب (ن) توباً و توبۃ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔

ترکیب: کُلُّ مضاف، بِنِیْ مضاف الیہ مضاف، آدَمَ مضاف الیہ، مضاف
الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اول کا، دونوں مل کر
مبتدا، خَطَاۃٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاَوْ عاطفہ، خَیْرٌ مضاف
اَلْخَطَاۃِیْنَ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، اَلتَّوَابُوْنَ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۶۲۔ گناہوں سے عملِ صالح کی برکت ختم ہو جاتی ہے
کُمْ مِّنْ صَّائِمٍ لَّیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ اِلَّا الظَّمَاۗءُ وَکُمْ مِّنْ قَائِمٍ لَّیْسَ
لَهُ مِنْ قِیَامِهِ اِلَّا السَّهْرُ .

+++++

لَیْسَ	کُمْ مِّنْ صَّائِمٍ
نہیں ہے	کتنے ہی روزے دار (ایسے ہیں کہ)
مِنْ صِیَامِهِ	لَهُ
ان کے روزے سے	ان کے لیے (کوئی فائدہ)
وَکُمْ مِّنْ قَائِمٍ	اِلَّا الظَّمَاۗءُ
اور کتنے ہی (راتوں کو) کھڑے ہونے والے	مگر پیاسا رہتا
لَهُ	لَیْسَ
ان کا (فائدہ)	نہیں ہے
اِلَّا السَّهْرُ	مِنْ قِیَامِهِ
مگر صرف جاگنا (داری)	ان کے کھڑے ہونے سے

تشریح: روزہ کا پورا فائدہ اس وقت ہے کہ جب اس میں ریا کاری اور دیگر
گناہوں سے بھی بچتا رہے۔ ورنہ روزے کی برکات سے محرومی کی وجہ سے بس پیاسا ہی
رہتا ہے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح کسی بھی رات میں عبادت کے لیے جاگنے کا فائدہ جب

ہی حاصل ہوگا جب کہ اس رات میں گناہوں سے بھی بچے۔ اور یا کاری سے بھی بچے۔

لغات: الظَّمَاءُ: ظمِی (س) ظمَاءٌ سخت پیاسا ہونا۔ اَلْسَهُرُ: سَهَرُ (س) سَهْرًا بمعنی ساری رات جاگنا۔

ترکیب: کَمٌ ممیز مضاف، مِنْ زائدہ، صَائِمٌ تمیز مضاف الیہ، ممیز تمیز مل کر مبتدا، لَیْسَ فعل از افعال ناقصہ، لَ جارہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا کائناتاً مقدر کا، مِنْ حرف جار، صِیَامٌ مضاف، وَ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کائناتاً صیغہ اسم فاعل، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی لَیْسَ کی، اِلَّا حرف استثناء لغو، اَلظَّمَاءُ لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ حرف عطف، کَمٌ ممیز مضاف، مِنْ زائدہ قائم تمیز مضاف الیہ الج معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((.....))

۶۳۔ اسلامی اعمال کا حسن

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ .

+++++

تَرْكُهُ

چھوڑ دینا اس کا

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے

مَا لَا يَغْنِيهِ

بے فائدہ چیزوں کو

تشریح: لایعنی کی تعریف

[ترمذی - احمد وغیرہما]

جس چیز کی طرف دینی یا دنیاوی ضرورت نہ ہو۔ اس کام میں لگ جانا اسے لایعنی

کہتے ہیں۔ اس فرمان نبی علیہ السلام کا خاص مقصود یہ ہے کہ انسان کو اپنی صلاحیتیں ان

فضول چیزوں میں ضائع نہ کرنی چاہئیں، اس حدیث پاک کے ذریعہ یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ اسلام کی ہر عبادت میں حسن جب پیدا ہوگا۔ جب مسلمان لایعنی (فضول) گفتگو۔ فضول خرچی۔ وقت کا ضیاع اور) دیگر بے ضرورت چیزوں سے دور رہے۔

لغات: تَرَكْ تَرَكَ (ن) تَرَكَا معنی چھوڑنا۔ قَالَ تَعَالَى وَتَرَكُوْكَ قَانِمًا۔ یعنی جو فائدہ نہ دے اور غیر مفید ہو۔ يَعْنِيْهِ عَنَى يَعْنِي عَنَى مفید ہونا عَنَى عَنَاءً تھکنا۔

ترکیب: مِنْ حَرْفِ جَارٍ، حُسْنِ مضاف، اِسْلَامِ مضاف الیہ مضاف، اَلْمَرْءِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، حُسْنِ مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثَابِت کے، ثَابِت صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، تَرَكَ مصدر مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، مَا موصولہ، لَا يَعْنِيْ مضارع منفی، ہو ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ ہوا مصدر کا، مصدر مضاف اپنے فاعل ضمیر اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۶۳۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے

أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ .

+++++

رَاعٍ	كُلُّكُمْ	أَلَا
نگران ہو	تم سب	آگاہ رہو
عَنْ رَعِيَّتِهِ	مَسْنُوْلٌ	وَكُلُّكُمْ
اپنی نگرانی کے متعلق	پوچھے جاؤ گے	اور تم سب

تشریح: اس حدیث میں مسلمانوں کو ایک خاص ذمہ داری دی گئی ہے وہ یہ کہ خود بھی اپنے اعمال کی حفاظت کریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے متعلقین کے اعمال کی نگرانی کرتے رہیں۔ ہر انسان اپنے درجات کے لحاظ سے نگہبان ہے کوئی ملک کا کوئی گھر کا یا ادارے کا کوئی صرف اپنی جان کا۔

لغات: رَاع: صیغہ اسم فاعل معنی چرواہا، اس کی جمع رعاة، رعیان آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى لَا تَقُولُوا رَاعِنَا۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ، کُلُّ مضاف، کُمُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، رَاع خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، معطوف علیہا، وَاو عاطفہ، کُلُّ مضاف کُمُ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، مَسْنُوْلُ صیغہ اسم مفعول، هُوَ ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، عَنْ جَار، رَاعِيَتْ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا مَسْنُوْلُ کے، مَسْنُوْلُ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۶۵۔ سب سے پسندیدہ جگہ مساجد

أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا .

+++++

أَحَبُّ الْبِلَادِ
شہروں میں سب سے پسندیدہ (جگہیں)
إِلَى اللَّهِ
اللہ کے نزدیک
مَسَاجِدُهَا

[مسلم]

ان کی مسجدیں ہیں

تشریح: مسجدیں دین کے قلعے ہیں۔ مسجد والوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے، جو مسجد میں آئے وہ اللہ کا مہمان ہے، مسجدوں کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے، ان ہی وجوہ سے

مساجد بہترین جگہ ہیں۔ اس لیے مساجد میں حاضری زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔

لغات: اَلْبِلَادُ: یہ جمع ہے بلد کی معنی شہر۔ مَسَاجِدُہا: مسجد اسم ظرف کا صیغہ ہے (ن) بمعنی سجدہ کرنے کی جگہ۔

ترکیب: أَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْبِلَادِ مضاف الیہ، الی حرف جار، لفظ اَللّٰہِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے أَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل کے، أَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، مَسَاجِدُ مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۶۶۔ بازار سب سے نہ پسندیدہ مقامات ہیں

وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا .

+++++

وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ
شہروں کی سب سے بدترین (جگہ)
إِلَى اللَّهِ
اللہ کے نزدیک
أَسْوَاقُهَا

[مسلم]

اس کے بازار ہیں

تشریح: بازاروں میں شیطان کا تسلط ہوتا ہے۔ حرص، طمع، جھوٹ اور خدا کی یاد سے دور کرنے والی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ بدترین جگہ ہے۔ صرف بامر مجبوری بازار جانا اور جلد واپس آ جانا چاہیے۔ اس بُری جگہ کے شر سے بچنے کے لیے عورتوں کے لیے پردہ اور مردوں کے لیے نظر کی حفاظت ضروری ہے۔

لغات: أَبْغَضُ: بغض (ن. ک. س) بغاضۃ بمعنی نفرت کرنا، دشمنی کرنا۔ أَسْوَاقُهَا: یہ جمع ہے سوق کی بازار۔

ترکیب: وَاوْ عاطفہ، أَبْغَضُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْبِلَادِ مضاف الیہ، الی

حرف جار، لفظ اللہ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے ابغض کے، ابغض صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، اسواق مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف عالیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۶۷۔ بُرے ہم نشین سے، اکیلا اچھا

الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ .

+++++

خَيْرٌ
بہتر ہے

الْوَحْدَةُ
اکیلا رہنا
مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ
بُرے ہم نشین سے

[بیہقی]

تشریح: اس حدیث میں بُرے آدمی کی صحبت سے بچنے کی تلقین ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اکیلا رہے۔ تاکہ کسی کے بُرے اعمال اور رذیل اخلاق کا اثر اس پر نہ پڑے۔ کسی نیک آدمی کی صحبت میسر آ جائے تو بڑی نعمت ہے۔

لغات: السُّوءُ بمعنی شُر و فساد۔ رجل سوء بدکار آدمی۔

ترکیب: الْوَحْدَةُ مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِنْ حرف جار، جَلِيسِ مضاف، السُّوءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَيْرٌ اسم تفضیل کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

((..... ❁❁❁))

۶۸۔ اچھے ہم نشین، اکیلے رہنے سے بہتر

وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ .

خَيْرٌ

وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ

بہتر ہے

اور اچھا ہم نشین

مِنَ الْوَحْدَةِ

اکیلے رہنے سے

[بیہفی]

تشریح: اکیلے رہنے میں شیطانی خیالات گناہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ہم کسی اچھے انسان کی صحبت حاصل کریں۔ تاکہ اس کی اچھی عادات کے اثرات ہمارے دل و دماغ پر پڑیں۔ اور ہم اچھے انسان بن جائیں۔

لغات: الصَّالِحُ: صلح، نیک ہونا۔ صَلَاحًا وَصُلُوحًا وَصَلَاحِيَّةً. قَالَ تَعَالَى وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔

ترکیب: واو عاطفہ، الْجَلِيسُ موصوف، الصَّالِحُ صفت، دونوں مل کر مبتدا خیر اسم تفضیل ہو ضمیر متثر فاعل، مِنْ حَرْف جار، الْوَحْدَةُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خیر کے، خیر اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر ماقبل کے لیے معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۶۹۔ بات اچھی کریں ورنہ خاموش رہیں!

وَأَمَلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ أَمَلَاءِ الشَّرِّ.

+++++

خَيْرٌ

وَأَمَلَاءُ الْخَيْرِ

بہتر ہے

اور اچھی بات بولنا (لکھوانا)

وَالسُّكُوتُ

مِنَ السُّكُوتِ

خاموش رہنے سے اور خاموش رہنا
خَيْرٌ مِنْ اَمَلَاءِ الشَّرِّ
بہتر ہے بُری بات بولنے (لکھوانے) سے

[بیہفی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دو نصیحتیں ہیں۔

۱۔ ہمارے لیے چپ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم اچھی بات کریں، جس میں علم و عمل کا فائدہ ہو۔

۲۔ بری بات کرنے سے بہتر ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ جس سے ہمارے اور دوسروں کے علم و عمل میں نقصان نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ زبان کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

لغات: اَمَلَاءُ: مصدر بمعنی بول کر لکھوانا۔ اس کی جمع اَمَال اور اَمَالِی۔ اَلْشَّرُّ: شر (س.ن) شرًا بمعنی شرارت کرنا، برائی، جمع اشوار اور اشرا آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَءْ۔

ترکیب: واو استینافیہ، اَمَلَاءُ مضاف، اَلْخَيْرُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَنْ جَار، اَلشُّكُوتُ مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَيْرٌ کے، خَيْرٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

واو عاطفہ، اَلشُّكُوتُ مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَنْ جَار، اَمَلَاءُ مضاف، اَلْشَّرُّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَيْرٌ کے، خَيْرٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۷۰۔ موتِ مومن کے لیے تحفہ ہے

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ.

+++++

الْمَوْتُ

موت ہے

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کا تحفہ

[بیہقی]

تشریح: مومن کی موت، جنت میں جانے اور اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اس لیے یہ مومن کے لیے تحفہ ثابت ہوتی ہے۔ بخلاف کفار و فجار کے، ان کے لیے موت عذاب الہی میں جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے اس لیے۔ ان کے لیے موت مصائب اور مشکلات کا پیغام ہے۔

لغات: تُحْفَةُ: ہر وہ چیز جو کسی کے سامنے عاجزانہ اور مہربانی کے طور پر پیش کی جائے۔ اس کی جمع تُحُفٌ آتی ہے۔

ترکیب: تُحْفَةُ مضاف، الْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، الْمَوْتُ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۷۱۔ اجتماعیت پر اللہ کی مدد آتی ہے

يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ.

+++++

عَلَى الْجَمَاعَةِ

جماعت پر ہے

يَدُ اللَّهِ

اللہ کا ہاتھ

[ترمذی]

تشریح: اللہ کے ہاتھ سے مراد اللہ کی مدد ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو

کام کئی مسلمان مشورے سے مل کر سنت طریقے کے مطابق کرتے ہیں تو اس میں اللہ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔

لغات: یَدُ: بمعنی ہاتھ، ہتھیلی، نعمت، مرتبہ، قدرت، مراد، مدد اور رحمت ہے۔ اس کی جمع ایادی اور اییدی آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ. تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ۔

ترکیب: یَدُ مضاف، لفظُ اللَّهِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، عَلٰی جارِ الْجَمَاعَةِ مجرور، جارِ مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانِنَةً کے، کَانِنَةً صیغہ اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر فاعل کَانِنَةً اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۷۲۔ نیکی کا حکم برائی سے روکنا یا ذکرِ الہی

كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ
أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ

+++++

عَلَيْهِ	كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ
اس پر (و بال ہے)	آدم کے بیٹے کی ہر بات
لَهُ	لَا
اس کے (فائدہ) کے لیے (نفع دینے والی)	نہیں ہے
أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ	إِلَّا
بھلائی کا حکم کرنا	مگر
أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ	أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ
یا اللہ کو یاد کرنا	یا کسی برائی سے روکنا

تشریح: اس حدیث پاک میں زبان کی حفاظت کی ترغیب ہے، ہماری کوشش ہونی چاہیے، کہ ہمارے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات، نیکی کا حکم ہو اور برائی سے روکنا ہو یا اللہ کی یاد ہو اس کے علاوہ جائز کلام بھی بقدر ضرورت ہو۔

لغات: معروف: ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کی اچھائی عقل یا شریعت سے معلوم ہو اس کا مقابل منکر آتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

ترکیب: کُلُّ مضاف، کَلَامِ مضاف الیہ مضاف، ابْنِ مضاف الیہ مضاف، آدَمَ مضاف الیہ، مضاف اپنے تینوں مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، عَلٰی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا وَاَقْعُ کے، وَاَقْعُ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ہُوَ ضمیر مستتر اور اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، لَا عَاطِفہ، لَ جار ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا، ثَابِتُ کے، ثَابِتُ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ہُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء، اَمْرٌ مصدر، بِمَعْرُوفٍ جار مجرور مل کر متعلق مصدر، اَمْرٌ مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عَاطِفہ، نَهَى مصدر، عَنْ مُنْكَر، جار مجرور مل کر متعلق مصدر، نَهَى مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف اول، اَوْ عَاطِفہ ذکر مضاف لفظ، اَللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۷۳۔ ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

+++++

مَثَلُ	الَّذِي	يَذْكُرُ
مثال اس کی	جو	یاد کرتا ہے

رَبِّهِ	وَالَّذِي	لَا
اللہ کو	اور (مثال) اس کی جو	نہیں
يَذْكُرُ	مَثَلُ	الْحَيِّ
یاد کرتا ہے	مثال ہے	زندہ

وَالْمَيِّتِ

اور مردہ کی

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دل کی کیفیت کا بیان ہے کہ ذکر کرنے والے کا دل زندہ اور ذکر سے غفلت دل کی موت ہے۔ ذکر کرنے والا اپنی زندگی کی وجہ سے دنیا اور آخرت کے منافع حاصل کرتا ہے۔ اور ذکر نہ کرنے والا محروم ہوتا ہے۔

لغات: الْحَيِّ: باب افعال سے بمعنی زندہ کرنا، یہ اسم ہے تو معنی ہوا زندہ۔ قَالَ تَعَالَى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْمَيِّتُ مَمَاتٌ (ن) مَوْتًا وَمَوَاتًا، یہ الْحَيِّ کی ضد ہے معنی موت۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ۔

ترکیب: مَثَلُ مضاف، الَّذِي موصول، يَذْكُرُ فعل ضمیر مستتر فاعل، رَبِّ مضاف، ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، وَآؤ عاطفہ، الَّذِي موصول، لَا يَذْكُرُ فعل مضارع منفی، ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ ہوا، مَثَلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ، مَثَلُ مضاف الْحَيِّ معطوف علیہ، وَآؤ عاطفہ، الْمَيِّتِ معطوف، دونوں مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۷۴۔ غیر نافع علم کی مثال

مَثَلُ الْعِلْمِ لَا يُنْفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

+++++

مَثَلُ الْعِلْمِ	لا يُنْفَعُ بِهِ
ایسے علم کی مثال	جس سے نفع نہ اٹھایا جائے
كَمَثَلِ كَنْزٍ	لا يُنْفَقُ
اس خزانے کی طرح ہے	کہ نہ خرچ کیا جائے
مِنْهُ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اس سے	اللہ کی راہ میں

[احمد و دارمی]

تشریح: جب اللہ اپنے بندے کو علم دین نصیب فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ طالبینِ علم میں اس علم کو عام کرے اور ایسے بخیل مالدار کی طرح نہ ہو جائے جو اپنا مال اس فانی دنیا میں ہی لگا دے اور صدقہ کر کے آخرت کے لیے ذخیرہ نہ کرے۔ اس حدیث پاک کا خاص سبق یہ ہے کہ عالم اپنے علم پر عمل کر کے خود بھی نفع حاصل کرے اور دوسروں کو بھی علم سکھائے۔

لغات: كَنْزٌ: بمعنی خزانہ، ذخیرہ کی ہوئی چیز، جمع كَنْزٌ وَكُنُوزٌ آتی ہے، كَنْزٌ (ض)
كَنْزًا۔ قَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ۔

ترکیب: مَثَلُ مضاف، اَلْعِلْمِ موصوف، لَا يُنْفَعُ فعل مضارع مجہول، هُوَ ضمیر نائب فاعل، ہا جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، لَہ جار، مثل مضاف، كَنْزٌ موصوف، لَا يُنْفَقُ فعل مضارع منفی مجہول هُوَ ضمیر نائب فاعل، مِنْ جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل

کر متعلق اول ہو فعل کا فاعل جار، سَبَّیل مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کسائن مقدّر کا کسائن صیغہ اسم فاعل اپنے (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۵۔ سب سے اچھا ذکر اور بہترین دعاء؟

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

+++++

الذِّكْرُ

یاد (الہی)

وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ

اور سب سے بہترین دعا

أَفْضَلُ

سب سے بہتر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لا الہ الا اللہ ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ

الحمد للہ ہے۔

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں کلمہ توحید کو تمام ذکر و سب سے بہتر ذکر اور الْحَمْدُ لِلَّهِ (حمد) کو تمام دعاؤں سے بہتر دعا قرار دیا گیا ہے۔ حمد بہترین دعاء اس لیے ہے کہ کسی کریم کی ثناء کا مقصد حقیقت میں سوال ہی ہوتا ہے۔ حدیث کا خاص پیغام یہ ہے کہ ہماری زبان ہمیشہ کلمہ توحید کے ذریعے اللہ کو یاد کرتی رہے اور الْحَمْدُ لِلَّهِ کے ذریعے شکر کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا رہے۔

ترکیب: أَفْضَلُ مضاف، الذِّكْرُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، لَا

نفی جنس، اِلہ سکرہ مفرد مبنی بر فتح موصوف، اِلَّا بمعنی غَیْر مضاف اَللّٰہ مضاف الیہ محلا، مجرور، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر اسم ہوا لائے نفی جنس کا اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاِذْ عَاطَفَ اَفْضَلُ مضاف اَلدَّعَاءِ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا اَلْحَمْدُ مبتدا، ل حرف جار، لفظ اَللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِت کے ثَابِت صیغہ اسم فاعل هُوَ ضمیر منتر فاعل ثَابِت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوف ہوا۔ اِگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو کلمہ کی تاویل میں لیا جائے تو یہ مجموعہ جز بن جائے گا۔

((..... ❁❁❁))

۷۶۔ سب سے پہلے جنت میں بلائے جانے والے

أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

+++++

أَوَّلُ	مَنْ يُدْعَى
سب سے پہلے	جو بلائے جائیں گے
إِلَى الْجَنَّةِ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
جنت کی طرف	قیامت کے دن (وہ ہوں گے)
الَّذِينَ	يَحْمَدُونَ
جو	تعریف کرتے ہیں
اللّٰہ	فِي السَّرَّاءِ
اللہ کی	خوشی

وَالضَّرَّاءُ

اور غمی (ہر حال) میں

[بیہقی]

تشریح: یہ حدیث پاک ہمیں سبق دے رہی ہے کہ ہر خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کرنی چاہیے اور اللہ پر شکوہ نہ کرنا چاہیے۔ غمی میں تعریف اس لیے کہ اللہ نے بڑے غم سے بھاریا رکھا ہے اور خوشی میں تعریف اس لیے کہ اس ذاتِ عالی کا شکر یہ ادا ہو سکے۔

لغات: يَحْمَدُونَ: حَمْد (س) حَمْدًا معنی تعریف کرنا۔ السَّرَّاءِ: بمعنی خوشی، سَرَّ (ن) سُرُورًا بمعنی خوش کرنا۔ الصَّرَّاءِ: معنی سختی بظہر جانی و مالی نقصان، صَرَّ (ن) بمعنی نقصان دینا۔ قَالَ تَعَالَى وَالصَّابِرِينَ فِي السَّرَّاءِ وَالصَّرَّاءِ -

ترکیب: اَوَّلُ مضاف، مِّنْ مَّوْصُولِہ، یُدْعٰی فاعِل مضاف ع مجہول ہُو ضمیر مستتر، راجع بسوئے من نائب فاعل، اِلٰی جار، اَلْحَنَیَّہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، یَوْمَ مضاف اَلْقِیَمَہ مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا اَوَّل مضاف کا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اَلَّذِیْنَ موصول، یَحْمَدُوْنَ بفعل مضارع واؤ ضمیر بارز فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فی جار اَلسَّرَّاءِ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلضَّرَّاءِ معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا

اسی (جملہ اسمیہ کی) ایک اور قسم (وہ جملہ اسمیہ جس پر لائے نفی جنس داخل ہو۔) ملاحظہ: اس باب میں آپ وہ احادیث پڑھیں گے جو جملہ اسمیہ ہی ہیں۔ لیکن ان پر لائے نفی جنس داخل ہو کر مبتداء کو منصوب بنا رہا ہے۔ اب ہم مبتداء کو لائے نفی جنس کا اسم اور خبر کو لائے نفی جنس کی خبر کہیں گے۔ نتیجتاً یہ بھی جملہ اسمیہ ہوگا اس لاء کے معنی ہیں (کوئی نہیں ہے) یہ لامختلف قسموں پر مشتمل ہے یہاں کچھ احادیث میں نفی کمال کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اور کچھ میں نفی جنس کے لیے۔

فائدہ ①: اسم لاء کے منصوب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔ ① جب اسم لاء کے ساتھ متصل ہو ② نکرہ ہو ③ مضاف ہو یا مشابہہ بالمضاف ہو۔

نکرہ مضاف کی مثال: لَا غُلَامَ رَجُلٍ طَرِيفٍ فِيهَا
مشابہہ بالمضاف کی مثال: لَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا لَكَ

مشابہہ بالمضاف وہ ہے جو انضمام (ملانے) مابعد مضاف کی طرح ہو۔ یعنی جس طرح مضاف کا معنی بغیر مضاف الیہ کے پورا نہیں ہوتا اسی طرح مشابہہ بالمضاف میں جب تک بعد میں ایک کلمہ ذکر نہ کیا جائے تو اس جملے کا معنی مکمل نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر ②: اگر اسم لاء کے ساتھ متصل بھی ہو، نکرہ بھی ہو، لیکن مضاف یا مشابہہ بالمضاف نہ ہو بلکہ مفرد ہو تو لاء کا اسم مبنی برفتح ہوگا جیسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا رَبَّ فِيهِ۔ یہاں جو احادیث ذکر کی گئی ہیں ان تمام میں لاء کا اسم مبنی برفتح ہے۔

فائدہ نمبر ③: نصب ایک نوع ہے اس کے چار افراد ہیں۔ ① نصب فتح کے ساتھ جیسے رَأَيْتُ سَعِيدًا ② نصب کسرہ کے ساتھ جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ ③ نصب الف کے ساتھ جیسے رَأَيْتُ أَخَاكَ ④ نصب یاء کے ساتھ جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ وَ مُسْلِمِينَ۔

۷۔ امانت داری اور وفائے وعدہ
لَا اِيْمَانُ لِمَنْ لَا اَمَانَةٌ لَهُ وَلَا دِيْنٌ لِمَنْ لَا عَهْدٌ لَهُ۔

+++++

لَا	اِيْمَانُ	لِمَنْ	
کوئی نہیں ہے	(مکمل) ایمان	اس شخص کا	
لَا	اَمَانَةٌ	لَهُ	
کہ نہ ہو	امانت داری	جس میں	[بیہقی]
وَلَا	دِيْنٌ	لِمَنْ	
اور کوئی نہیں ہے	(مکمل) دین	اس شخص کا	
لَا	عَهْدٌ	لَهُ	
کہ نہ ہو	وعدہ (پورا کرنا)	اس میں	[بیہقی]

تشریح: اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے دو ضروری صفات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے بغیر ایمان کی مٹھاس نہیں ملتی۔

۱۔ امانت کو اس کے اہل تک پہنچانا۔ اس کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ تاجر، ملازم، کاشت کار، طالب علم، علماء سب کو اپنا اپنا کام بروقت صحیح طور پر ادا کرنا امانت داری ہے۔

۲۔ وعدہ پورا کرنا۔ خواہ وہ اللہ اور بندے کے درمیان ہو اور خواہ انسان کا وعدہ انسان سے ہو، بہر حال، وعدہ پورا کرنا چاہیے ورنہ ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

لغات: عَهْدٌ: بمعنی وعدہ، وصیت وغیرہ جمع عہود آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْنُوْلًا۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، اِيْمَانٌ مکرہ مفرودہنی برفتح، لَا کا اسم، لَ حرف جار، مَنْ موصولہ، لَا حرف نفی، اَمَانَةٌ لَا کا اسم، لَ جار، وَ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتَةٌ کے ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل ہی ضمیر مستتر فاعل، ثَابِتَةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل

کر لا کی خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبابت کے ثبابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لائے اول کی خبر، لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

ترکیب: وَلَا دین لمن لا عهد له۔ حدیث کا یہ جملہ پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب یکساں ہے۔

((..... ❀❀❀))

۷۸۔ تجربہ اور بردباری

لَا حَلِيمٌ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمٌ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ -

+++++

حَلِيمٌ	لا
کوئی (کامل) بردبار	نہیں ہے
ذُو عَثْرَةٍ	إِلَّا
پھسلنے والا [احمد و ترمذی]	مگر
حَكِيمٌ	وَلَا
کوئی (کامل) حکیم	اور نہیں ہے
ذُو تَجْرِبَةٍ	إِلَّا
تجربہ والا [احمد و ترمذی]	مگر

تشریح: مفہوم حدیث یہ ہے کہ بردباری کا پتہ جب چلتا ہے جب کہ کوئی انسان غلطی کرے، جس کی وجہ سے نقصان ہو یا لوگ اسے ستائیں تو یہ دونوں چیزوں کو برداشت کرے۔ اور حکیم وہ ہے جو علم طب جاننے کے ساتھ ساتھ تجربہ کار بھی ہو۔

لغات: حَلِيمٌ: معنی بردبار۔ قَالَ تَعَالَى لَا وَاهٌ حَلِيمٌ۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، حَلِیم لاکا اسم الاحرف استثناء لغو، ذو مضاف
عشرۃ مضاف، الیہ، دونوں مل کر لا کی خبر، لا حرف نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔
ترکیب: وَلَا حکیم الا ذو تجربۃ - یہ جملہ اپنے سے پہلے جملہ پر معطوف
ہے ترکیب ایک سی ہے۔

((..... ❁❁❁))

۷۹۔ گناہوں سے پرہیز

لَا عَقْلَ كَالْتَذِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ -

+++++

عَقْلَ
عقل (کامل)

وَلَا
اور نہیں ہے
كَالْكَفِّ

رُک جانے کی طرح [بیہقی]

لَا

نہیں ہے

كَالْتَذِيرِ
تذیر کی طرح
وَرَعَ

پرہیز گاری (گناہ سے)

تشریح: تذیر کی تعریف:

تذیر کہتے ہیں ہر کام کے انجام پر نظر رکھنا اور اس کے لیے سامان مہیا
کرنا۔ حدیث شریف سے مفہوم ہو رہا ہے کہ عقل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر
کام کو انجام کے لحاظ سے سوچے اور پرہیز گاری کا تقاضا ہے کہ سب سے پہلے گناہوں
کو چھوڑے تاکہ دوسری عبادات میں خُسن پیدا ہو۔

لغات: كَالْتَذِيرِ: غور کرنا، انتظام کرنا، وَرَعَ (س) ورعاً، پرہیز گار ہونا، الْكَفِّ:
باز رکھنا، مراد شہات سے باز رہنا۔

ترکیب: لا حرف نفی، عَقَلَ لا کا اسم، ك جَار، اَلتَّذَبُّرُ مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِت کے، ثَابِت صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

ترکیب: وَلَا وَرُعَ کَالْكَفِّ: پہلے جملے پر معطوف ہے ترکیب بھی وہی ہے۔

((..... ❁❁❁))

۸۰۔ اچھا اخلاق ہی عزت کا معیار ہے

وَلَا حَسْبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ -

+++++

وَلَا	حَسْبَ
اور کامل نہیں ہے	خاندانی شرافت
كَحُسْنِ الْخُلُقِ	
برا برابر اچھے اخلاق کے	

[بیہقی]

تشریح: بعض لوگ برادری پر فخر کرتے ہیں اور باپ دادا کے کارنامے گناتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی شرافت نہیں۔ عزت کی چیز یہ ہے کہ انسان خود اچھے اخلاق کا مالک ہو۔

لغات: حَسْبُ: مصدر۔ حَسْبُ (ك) حَسْبًا، بمعنی خاندانی شرافت، حُسْنُ: (ن. ك) اِحْسَانًا: بمعنی خوب صورت ہونا، صفت حسن اور جمع حَسَانِ آتی ہے۔ اَلْخُلُقِ: بمعنی عادت، طبیعت۔

ترکیب: وَلَا حَسْبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ - پہلے جملے پر معطوف ہے ترکیب

بھی وہی ہے۔

((..... ❁❁❁))

۸۱۔ جہاں خالق و مخلوق کی محبتوں میں تصادم ہو

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ -

+++++

طَاعَةُ لِمَخْلُوقٍ
مخلوق کی فرماں برداری

لَا
نہیں ہے (جائز)

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

خالق کی نافرمانی میں

[رواہ فی شرح السنۃ]

تشریح: زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آتے ہیں جہاں ایک طرف حکم الہی اور دوسری طرف انسانوں کے بنائے ہوئے رسوم و رواج اور ایک طرف دنیا اور ایک طرف آخرت، یہ امتحان ہوتا ہے جس میں کامیابی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر خالق کی نافرمانی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی حاکم فرمان الہی کے خلاف حکم کرے تو اس کی اطاعت بھی نہ کرنی چاہیے۔

لغات: طاعة: طوعاً بمعنی فرماں برداری صفت طائع جمع طوع اور طائعون آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى طَاعَةُ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، طَاعَةُ لاکا اسم، لَ حرف جار، مَخْلُوقٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا فائِبَتۃٌ محذوف کا، فِي حرف جار، مَعْصِيَةِ مضاف، الْخَالِقِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فائِبَتۃٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۲۔ رہبانیت اور اسلام

لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ -

+++++

صَرُورَةَ

رہبانیت

لَا

نہیں ہے

فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں

[ابوداؤد]

تشریح: رہبانیت کی تعریف:

رہبانیت کے معنی ہیں طاقت کے باوجود نکاح نہ کرنا۔ مذہب عیسائیت میں نکاح اور دیگر معاملات دنیوی کو چھوڑ کر جنگل میں پڑے رہنا اور عبادت کرنا ثواب سمجھا جاتا تھا۔ جس میں نہ حقوق العباد کی پرواہ ہوتی تھی اور نہ ہی انسانیت کے دوسرے تقاضوں کو پورا کیا جاتا تھا۔ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا۔

لغات: صَرُورَةَ: نکاح نہ کرنا، حج پر نہ جانا۔ رہبانیت اختیار کرنا۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، صَرُورَةَ، مکرہ مفرد مثنیٰ برفتحہ لا کا اسم، فی حرف جار، الْإِسْلَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَاَنَّیْنِیَّہ کے کَاَنَّیْنِیَّہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ہی) ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۸۳۔ تقویٰ ہو تو دولت نقصان نہیں دیتی

لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ -

+++++

بِالْغِنَى

دولت مند ہونے میں

لَا بَأْسَ

کوئی حرج نہیں ہے

اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

لِمَنْ

اس شخص کے لیے جو ڈرے اللہ زبردست بزرگ سے (احمد)

تشریح: معلوم ہوا نفس مال کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس کا غلط استعمال برا ہے۔ جو شخص اس کے استعمال کرنے میں اللہ سے ڈرے۔ یعنی غلط جگہ استعمال نہ کرے۔ اس شخص کے مال رکھنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں ہے۔

لغات: اَلْغِنَى: (س) غِنَاءُ اور اِغْنِيَانَا بمعنی مال دار ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَاللَّهُ غَنِيٌّ وَقَاتِهِ: معنی حفاظت کرنا۔ عَزَّ: (ض) عِزًّا وَعِزَّةً بمعنی عزیز ہونا۔ قَوِيَ ہونا۔ جَلَّ: (ض) جَلَالًا وَجَلَالَةً بمعنی بڑے مرتبے والا ہونا۔

ترکیب: لا حرف نفی جنس، بَاسَ بکرہ مفرد مثنیٰ برفتحہ، اسم ہا جار، اَلْغِنَى مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثَابِتٌ مقدّر کا، لَ جار، مَن موصول، اتَّقَى فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اَللّٰہ ذوالحال، عَزَّہ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْعَاطِفَ جَلَّ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کا متعلق ثانی، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ الَّتِي دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَرْفُ إِنَّ

ترجمہ: جملہ اسمیہ کی وہ قسم جس پر حرف اِن داخل ہو۔

ملاحظہ: اِن حروف مشبہ بفعل میں سے ہے۔ احادیث طیبہ کی ان مثالوں میں اِن مبتدا پر داخل ہو کر اسے منصوب بنا رہا ہے اور خبر بدستور مرفوع رہے گی۔ اب ہم مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہیں گے۔ نتیجتاً یہ بھی جملہ اسمیہ ہوگا۔ اِن کے معنی ہیں (بے شک، بلاشبہ، یقیناً)۔

فائدہ: جار مجرور کو نحو یوں کی اصطلاح میں ظرف بھی کہتے ہیں۔ اب اگر ان کی خبر ظرف ہو اور اسم نکرہ ہو تو ان کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے: اِن مِنَ الْبَيَانِ لَيْسَ حُرّاً اگر ان کا اسم معرفہ ہو اور خبر ظرف ہو تو خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے: اِنَّا اِيَّا بَهُمْ ثُمَّ اِنَّا عَلَيْنَا حَسَابُهُمْ۔

پہلی مثال میں مِنَ الْبَيَانِ خبر مقدم ہے دوسری مثال میں اِنَّا اِيَّا بَهُمْ اور تیسری میں اِنَّا عَلَيْنَا۔ حَسَابُهُمْ۔

۸۴۔ بعض جادو اثر بیان

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا .

+++++

مِنَ الْبَيَانِ
بعض بیانإِنَّ
بلاشبہ
لَسِحْرًا

[بخاری]

جادو (کا اثر) رکھتے ہیں

تشریح: بیان کے معنی ہیں کھولنا اور ظاہر کرنا۔ اسی وجہ سے یہ لفظ فصیح گفتگو اور تقریر پر بولا جاتا ہے۔ جس طرح جادو انسان کے حالات کو بدل دیتا ہے اسی طرح بعض بیان انسانی حالات کو بدلنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

لغات: الْبَيَانُ: وہ گفتگو جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے، بَيَانٌ (ض) بَيَانًا وَتَبْيَانًا، ظاہر کرنا۔ لَسِحْرًا: وہ چیز جس کا ماخذ لطیف اور دقیق ہو، جادو، دھوکہ، حیلہ، فساد مراد جادو ہے۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ۔

ترکیب: الْجُمْلَةُ موصوف، الْأُسْمِيَّةُ صفت اول، الَّتِي موصول، دَخَلْتُ فعل علی حرف جار، ہا مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل دَخَلْتُ کے، حرف مضاف، لفظان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف ہذہ کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ جار، الْبَيَانُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے گائین کے، گائین صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ل تاکید، سِحْرًا اِنَّ کا اسم مؤخر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۵۔ بعض شعر اچھے ہوتے ہیں

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً .

+++++

مِنَ الشَّعْرِ
بعض شعر

إِنَّ
بے شک
حِكْمَةً

[بخاری]

پر حکمت ہوتے ہیں

تشریح: قرآن مجید میں شعر گوئی کو مبالغہ آرائی قرار دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر شعر برا نہیں ہوتا۔ بعض شعر حکمت اور دانائی پر مبنی پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہ جیسے حضرت حسانؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نعتیہ اور کفار کی مذمت میں اشعار کہا کرتے تھے۔

لغات: حِكْمَةٌ: انصاف، بردباری علم اس کی جمع حِکْمٌ آتی ہے۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الشَّعْرِ جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم، حِكْمَةً اسم موخر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۸۶۔ بعض علم نادانی!

إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا .

+++++

مِنَ الْعِلْمِ
بعض علم

إِنَّ
یقیناً
جَهْلًا

[ابوداؤد]

جہالت ہیں

تشریح: اس حدیث پاک کے دو مطلب ہیں۔

- ① پہلا یہ کہ اس سے مراد ایسا علم ہے جو بذاتِ خود فائدہ مند نہ ہو جیسے نجوم کا علم۔
- ② دوسرا یہ کہ علم دین حاصل کرے جو فائدہ مند ہو سکتا ہے لیکن سیکھنے والا اس پر عمل نہ کرے اور علم کے مقصد کو نہ پہچانے، بلکہ فخر و نمائش کا ذریعہ بنائے ایسا علم جہالت کی طرح ہے۔

لغات: جَهْلًا: (س) ناواقف ہونا، جاہل ہونا۔ قَالَ تَعَالَى بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الْعِلْمِ جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر اِنَّ کی خبر مقدم، جَهْلًا اسم موخر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۸۷۔ وبال جان باتیں

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالًا

+++++

مِنَ الْقَوْلِ
بعض باتیں

اِنَّ
بے شک
عَيَالًا

[ابوداؤد]

وبال ہیں

تشریح: جھوٹ، چغلی، دھوکہ بازی کی بات کرنے کا وبال ہوتا ہے۔ اس لیے ہر لفظ سوچ، سمجھ کر بولنا چاہیے کہ وہ دنیا اور آخرت میں وبال کا ذریعہ نہ بن رہا ہو۔

لغات: عَيَالًا: وہ لوگ جن کا نان نفقہ واجب ہو، عَال، یعیل عیال محتاج ہوتا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الْقَوْلِ جار مجرور متعلق ہو کر خبر مقدم، عَيَالًا اسم موخر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۸۸۔ ریاکاری شرک ہے

إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شُرْكٌ.

+++++

يَسِيرٌ

تھوڑا سا

شُرْكٌ

شرک ہے

[ابن ماجہ]

إِنَّ

بے شک

الرِّيَاءِ

دکھاوا (بھی)

تشریح: جو کام اللہ کے لیے کرنا چاہیے وہ لوگوں کی رضا (ریاء) کے لیے کرنا شرک ہے۔ اس سے بچنے کے لیے یہ تدبیریں لکھی جاتی ہیں۔

① ہر عمل کرتے وقت اس کے فضائل پر نگاہ رکھیں تاکہ اخلاص پیدا ہو۔

② ہر عمل کو اللہ کی توفیق سمجھیں اور اپنا کمال ہرگز تصور نہ کریں۔

③ عمل کے مردود ہونے سے ڈرتے رہیں اور قبول ہونے کی دعاء کرتے رہیں۔

لغات: يَسِيرًا: تھوڑا، نرم، کم، يسر (ن. ك. ض) يسرا ويسرا کم ہونا۔ الرِّيَاءِ: دکھاوا کرنا۔ قَالَ تَعَالَى الَّذِينَ هُمْ يَرَوْنَ شُرْكًَا: بمعنی شریک، حصہ، اللہ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا، اس جگہ شرک خفی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل يَسِيرٌ مضاف الرِّيَاءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر ان کا اسم شُرْكٌ خبرِ إِنَّ حرف تاکید اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۸۹۔ اچھے نصیب والے

إِنَّ السَّعِيدَ لِمَنْ جُنِبَ الْفِتَنَ

+++++

السَّعِيدُ

إِنَّ

اچھے نصیب اس کے ہیں

بے شک

جُنِبَ الْفِتَنَ

لِمَنْ

[ابوداؤد] بچالیا گیا فتنوں سے جو

جو

تشریح: فتنوں سے مراد آفات اور وہ چیزیں جو دین سے دور کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ یہ فتنوں کا دور ہے، بے پردگی، گانا بجانا اور تصاویر اور تحریروں کے ذریعہ ایسے فتنے جنم لے رہے ہیں جن سے بچاؤ بظاہر بہت ہی مشکل ہے۔ علماء حقہ کی سرپرستی میں زندگی گزارنا، ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ فتنوں سے بچ کر ابدی سعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔

لغات: جُنِبَ: دور کیا۔ جُنِبَ دور کیا گیا، جُنِبَ الشَّيْءِ کسی سے کوئی چیز دور کرنا۔
الفتن: جمع۔ واحد فتنۃ۔ آزمائش، گمراہی و کفر، رسوائی، رنج، عذاب، مرض، مال و اولاد،
فتن (ضرب) فتنۃ و مَفْتُونًا فُلَانًا گمراہ کرنا، آزمائش کرنا۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل السَّعِيدُ اس کا اسم، لے برائے تاکید، مَنْ موصولہ جُنِبَ فعل مجہول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل الْفِتَنَ مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۹۰۔ مشورہ دیانت داری سے دیا جائے

إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ .

+++++

مُؤْتَمَنٌ

إِنَّ الْمُسْتَشَارَ

امانت دار ہے۔ [ترمذی]

بے شک مشورہ کیا جانے والا

تشریح: اگر کسی کو مشورہ دیا جائے تو پوری امانت داری سے دیا جائے۔

لغات: الْمُسْتَشَارُ: صیغہ اسم مفعول باب استفعال بمعنی جس سے مشورہ طلب کیا جائے۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ، الْمُسْتَشَارَ اس کا اسم، مُؤْتَمَنٌ اس کی خبر، إِنَّ اپنے

اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۹۱۔ بزدلی اور بخیلی کا ایک اہم سبب

إِنَّ الْوَلَدَ مُبْخَلٌّ مُجْبَنٌ

+++++

مُجْبَنٌ

مُبْخَلٌّ

إِنَّ الْوَلَدَ

اور بزدلی کا ذریعہ ہے۔

بخل کا ذریعہ ہے

بے شک اولاد

[ابن ماجہ]

تشریح: یعنی اولاد کی وجہ سے نہ انسان اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کر سکتا ہے اور نہ

بھی جہاد وغیرہ میں حصہ لے سکتا ہے۔

لغات: مُبْخَلٌّ: بخیل بنانے والی، بخل (س. ك) مُبْخَلٌّ وَبْخَلٌّ، بمعنی کنجوس ہونا، بخیل

ہونا۔ مُجْبَنٌ: بزدل بنانے والی، جُبْنٌ (ك) جُبْنًا، وَجَبَانَةٌ، بزدل ہونا، صفت جَبَانٌ

آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْوَلَدُ اس کا اسم، مَبْخُلَةٌ اس کی خبر، مَجْبُتٌ اس کی دوسری خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۹۲۔ سچ اطمینانِ قلب کا ذریعہ ہے

اِنَّ الصِّدْقَ طَمَآئِنَةٌ .

+++++

اِنَّ الصِّدْقَ طَمَآئِنَةٌ

بے شک سچائی اطمینان ہے

تشریح: سچ بولنے سے انسان کو حقیقی سکون ملتا ہے۔ [ترمذی]

لغات طَمَآئِنَةٌ اِطْمَآنٌ، اِطْمِئْنَا، وَطَمَآئِنَةٌ - مطمئن ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ، اَلصِّدْقُ اس کا اسم، طَمَآئِنَةٌ اس کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۹۳۔ جھوٹ بے سکونی کا ذریعہ

وَإِنَّ الْكُذْبَ رِيبَةٌ .

+++++

وَإِنَّ الْكُذْبَ رِيبَةٌ

اور بے شک جھوٹ بے اطمینانی ہے۔

[احمد و ترمذی]

تشریح: جھوٹ بول کر انسان کبھی حقیقی اطمینان سے نہیں رہ سکتا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۹۴۔ اللہ کو کیا پسند ہے؟

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

+++++

جَمِيلٌ	يُحِبُّ الْجَمَالَ	إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
خوبصورت ہے اور	خوبصورتی کو پسند کرتا ہے	بے شک اللہ

[مسلم]

تشریح: اللہ تعالیٰ اچھے کام اور ہر نیک عمل میں صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ نیک اعمال اور پاکیزگی رکھی جائے یہ سوچ کر کہ اللہ کو یہ پسند ہے۔

لغات: رِيْمَةٌ: شُک، بے قراری، جمع ريب آتی ہے، واب (ض) ريبا بمعنی شک میں ڈالنا۔ قَالَ تَعَالَى لَا رَيْبَ فِيهِ۔ جَمِيلٌ: جَمَل (ک) بمعنی خوب صورت ہونا يُحِبُّ: (س۔ک) محبوب ہونا (ض) پسند کرنا۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الْكَذِبَ اس کا اسم، رِيْمَةٌ اس کی خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللَّهُ ذُو الْحَال، تَعَالَى فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر حال، حال ذُو الْحَال مل کر إِنَّ کا اسم۔ جَمِيلٌ خبر اول، يُحِبُّ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، الْجَمَالَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، إِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۹۵۔ بردباری ہو، تیزی نہ ہو

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ۔

+++++

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً	وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ	إِنَّ
------------------------	----------------------------	-------

بے شک ہر چیز کے لیے تیزی اور ہر تیزی کے لیے کمزوری ہے

[ترمذی]

تشریح: ہر کام کو سکون اور اطمینان سے کرنا چاہیے۔ جلدی نہیں کرنی چاہئے۔
حدیث معروف گزر چکی ہے کہ: ”جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔“

لغات بشوۃ: بمعنی برائی، تیزی، ہنستی۔ شرة مکروه۔ فترۃ: بمعنی کمزوری، اس کی جمع فترات آتی ہے، فترۃ (ن) فترۃ ضعیف ہونا کمزور ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لَ جار کُل مضاف، شَیْء مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائِن مقرر کے، کائِن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، شِوۃ اِنَّ کا اسم، اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاو عاطفہ، لَ جار ہ، کُل مضاف، شِوۃ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائِنۃ مقرر کے، کائِنۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، فترۃ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۹۶۔ روزی موت کی طرح بندے کی تلاش میں

اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُهُ اَجَلُهُ .

+++++

اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُهُ اَجَلُهُ

بے شک رزق البتہ تلاش کرتا ہے بندے کو جیسا کہ تلاش کرتی ہے موت اس کو

[ابو نعیم]

تشریح: لکھا ہوا رزق انسان کو مل کر رہتا ہے، ایسے ہی موت بھی اسے مل کر رہتی ہے۔

لغات: لَيْطَلْبُ بَطْلَبَ (ن) طَلَبًا بمعنى تلاش کرنا، طلب کرنا، أَجَلُهُ: بمعنی وقت، موت۔ قَالَ تَعَالَى إِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۔ اس کی جمع اَجَالٌ آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الرِّزْقُ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، يَطْلُبُ فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، اَلْعَبْدُ مفعول بہ، ك جار، ما مصدریہ، يَطْلُبُ فعل مضارع ہ ضمیر مفعول بہ، اَجَلُ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل لِيُطْلَبُ ثانی کے لیے، يَطْلُبُ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لِيُطْلَبُ اول کے، لِيُطْلَبُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۹۷۔ شیطان کا انسان میں قبضہ

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ .

+++++

إِنَّ الشَّيْطَانَ	يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ	مَجْرَى الدَّمِ
بے شک شیطان	چلتا ہے انسان کے جسم میں	خون کے چلنے کی طرح

[بخاری و مسلم]

تشریح: جب انسان کو غصہ آتا ہے تو شیطان اس پر پوری طرح قابض ہو جاتا ہے اور اس سے اپنی مرضی سے کام لیتا ہے۔

لغات: يَجْرِي مَجْرَى (ض) جَرِيًّا وَجَرِيًّا، بمعنی چلنا، اسی سے مجری اسم ظرف بھی ہے بمعنی بہنے کی جگہ۔ قَالَ تَعَالَى وَالْفُلُكُ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلشَّيْطَانُ اسم، اِنَّ، يَجْرِي فعل مضارع، هُوَ

ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جَارِ، اَلْاُنْسَانِ مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، مَجْرُوۃ صیغہ ظرف مضاف، اَلَّذَکُم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۹۸۔ اس امت کا عظیم فتنہ مال ہے

اِنَّ لِّکُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَّفِتْنَةُ اُمّیِّ الْمَالِ .

+++++

اِنَّ لِّکُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَّفِتْنَةُ اُمّیِّ الْمَالِ
بے شک ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے

[ترمذی]

تشریح: کسی امت کی آزمائش اس کو حکومت دے کر کی جاتی ہے اور کسی سے چھین کر اور ہماری آزمائش مال سے ہے کہ ہم اسے صرف اپنے لیے ہی خرچ کرتے ہیں یا اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

لغات: فِتْنَةٌ: آزمائش، امتحان۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ل جَارِ، کُلِّ مضاف، اُمَّة مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جَارِ مجرور مل کر متعلق کَاِثْنَةُ مقرر کے، کَاِثْنَةُ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی) ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، فِتْنَةُ اَسْم، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاو عاطفہ، فِتْنَةُ مضاف، اُمَّة مضاف الیہ، مضاف ی ضمیر مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہو ا مضاف فِتْنَةُ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ، اَلْمَالُ خبر، مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۹۹۔ جلد قبول ہونے والی دعاء

إِنَّ أَسْرَعَ الدَّعَاءِ إِجَابَةٌ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ .

+++++

دَعْوَةُ غَائِبٍ

إِجَابَةٌ

إِنَّ أَسْرَعَ الدَّعَاءِ

بے شک سب سے تیز دعا قبولیت کے لحاظ سے غائب کی دعا ہے جو

لِغَائِبٍ

غائب کے لیے ہو

[ترمذی]

تشریح: اللہ تعالیٰ دعا تو ضرور قبول کرتے ہیں مگر وہ دعا جلدی قبول ہوتی ہے جو کسی دوسرے کے لیے کی گئی ہو۔ (اس کی عدم موجودگی میں) کیونکہ اس میں اخلاص اور ہمدردی ہے اور دوسروں کی خیر خواہی سے اللہ راضی ہوتے ہیں۔

لغات: إِجَابَةٌ: جواب دینا، کہا جاتا ہے، أَجَابَ الدَّعَاءُ دعاء قبول کی، جَابَ (ن) جَوَّبًا. قَالَ تَعَالَى أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، أَسْرَعَ مضاف، الدَّعَاءُ مضاف الیہ، دونوں مل کر متمیز، إِجَابَةٌ متمیز، متمیز متمیز مل کر اسم، دَعْوَةُ مضاف، غَائِبٍ موصوف، ل جار، غَائِبٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنِ محذوف کے، کائنِ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، دَعْوَةُ کا، مضاف، مضاف الیل کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۰۰۔ گناہوں کے سبب رزق کی تنگی

إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ .

+++++

بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ

لَيُحْرَمَ الرِّزْقَ

إِنَّ الرَّجُلَ

بے شک آدمی محروم کر دیا جاتا ہے روزی سے اس گناہ کی وجہ سے جس تک وہ پہنچتا ہے

[ابن ماجہ]

تشریح: کثرت گناہ کرنے سے ترک گناہ کی توفیق نہیں ملتی جس کی وجہ سے اسے حلال روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے استغفار کرنا روزی بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ [ریاض الصالحین]

لغات: الْكَوْزُقُ: بمعنی روزی، اس کی جمع اَرْزَاقُ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَمَا مِنْ ذَاتَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا۔

ترکیب: اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، الْكَوْزُلُ اَنَّ کا اسم، تَاكِيْد، يُحْرَمُ فعل مضارع مجہول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، الْكَوْزُقُ مفعول بہ، بِنَا جَار، اَلْذَنْبُ ذوالحال، يُصِيبُ فعل مضارع معروف، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال مل کر مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق ہوئے يُحْرَمُ کے، يُحْرَمُ اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۱۰۱۔ لکھا ہوا رزق ہر حال میں ملے گا

اِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

+++++

اِنَّ نَفْسًا	لَّنْ تَمُوْتَ	حَتَّى تَسْتَكْمِلَ
بے شک کوئی جاندار	ہرگز نہیں مرے گا	حتیٰ کے پورا کر لے
رِزْقَهَا		

[رواہ فی شرح السنۃ]

اپنی روزی کو

تشریح: یعنی جس کی قسمت میں جتنا رزق لکھا ہے جب تک اسے وہ مل نہیں جاتا

وہ نہیں سکتا۔ اس لیے روزی کی طلب میں آخرت کو نہ بھولنا چاہیے۔

لغات: تَمَوْتُ: مردار، مَاتَ، يَمُوتُ، مَوْتًا۔ بِمَعْنَى مَرِنَا۔ قَالَ تَعَالَى كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ تَسْتَكْمِلُ: پورا کرنا، تَكْمِلُ (ن. ك. س) كَمَالًا وَكُمُولًا، پورا ہونا اور کامل ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، نَفْسًا اِنَّ کا اسم، لَنْ تَمُوتَ فعل مضارع منفی مؤکد بلن، ہمی ضمیر مستتر فاعل، حَتَّى جار، تَسْتَكْمِلُ فعل مضارع معروف، ہمی ضمیر مستتر فاعل، رِزْقِ مضاف، ہا مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بواسطہ اَنْ مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل لَنْ تَمُوتَ کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۱۰۲۔ صدقے کے دو عظیم فائدے

اِنَّ الصَّدَقَةَ لِتُطْفِئَ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِثَّةَ السُّوءِ۔

+++++

اِنَّ الصَّدَقَةَ	لُتُطْفِئُ	غَضَبَ الرَّبِّ
بے شک صدقہ	البتہ ٹھنڈا کرتا ہے	پروردگار کے غصے کو
وَتَدْفَعُ مِثَّةَ السُّوءِ		

اور دور کرتا ہے بُری موت کو [ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں صدقہ کے دو فائدے بتائے، جب انسان اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرتا ہے تو اللہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور جب کوئی انسان توبہ کے ساتھ صدقہ بھی کرتا ہے تو اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اسے اچھی موت عطا فرماتے ہیں اور یہ بہت بڑا انعام ہے کہ مرتے وقت ایمانی حالت اچھی ہو جائے۔

لغات: تَطْفِئُ إِطْفَاءَ النَّارِ آگ بجھانا، طفا (س) طَفُوْءُ النَّارِ آگ کا بجھنا۔
تَدْفَعُ (واحد مذکر حاضر) دُور کرنا

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الصَّدَقَةُ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، تَطْفِئُ فعل مضارع ہی ضمیر مستتر فاعل، غَضَبَ مضاف، اَلرَّبِّ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ تَرْفَعُ فعل، ہی ضمیر مستتر فاعل، مِیْنَتَہ مضاف، اَلْکُوءُ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۰۳۔ معیارِ فضیلت

اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرٍ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی

+++++

اِنَّكَ لَسْتَ بے شک نہیں ہے تو
بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرٍ وَلَا اَسْوَدَ بہتر سرخ ہونے کی وجہ سے اور سیاہ ہونے کی وجہ سے
بِتَقْوٰی

مگر یہ کہ بڑھ جائے تو پرہیزگاری میں [رواہ احمد]

تشریح: اللہ تعالیٰ کے ہاں حسب و نسب کی وجہ سے کسی بھی انسان کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ سب سے بڑی فضیلت کا معیار تقویٰ کو حاصل ہے، اسی کی وجہ سے اللہ کے ہاں بلند مقام ملتا ہے۔ یہ تقویٰ ہی سارے دین کی اساس ہے۔

اس حدیث پاک میں

احمر اور اسود سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو،

وہ اعمال ہی سے اللہ کا محبوب بنتا ہے۔

لغات: أَحْمَرُ: جس کا رنگ سرخ ہو، جَمْعُ أَحْمَرٍ آتی ہے، مَوْنُ أَحْمَرٍ آتی ہے۔
أَسْوَدُ: (س) کالا ہونا، مَوْنُ أَسْوَدٍ آتی ہے۔ تَفْضُلُهُ فَضْلُ (س.ن) فَضْلًا، باقی
رہنا، بہتر ہونا۔ قَالَ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ بِتَقْوَى: اللہ کا خوف اور اس
کے فرمان کے مطابق عمل، پرہیز گاری۔ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ك ضمیر منصوب اسم، لَسْتُ فعل، اذا فعال
ناقصہ ضمیر بارز اس کا اسم، ب جار، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، مِنْ جار، أَحْمَرُ معطوف
الیہ، وَآوِ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، أَسْوَدُ معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر
مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خَيْرٌ اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر
مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَانِنًا محذوف کے، کَانِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے
فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَسْتُ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثناء، ان تفضیل فعل مضارع معروف، أَنْتَ
ضمیر مستتر اس کا فاعل، ہنمیر مفعول بہ بَا جار، تَقْوَى مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل
کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے
مستثنیٰ سے مل کر خبر ہوئی اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۱۰۴۔ اللہ دل کی کیفیت اور عمل دیکھتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ
وَأَعْمَالِكُمْ.

+++++

إِنَّ اللَّهَ	لَا يَنْظُرُ	إِلَى صَوْرِكُمْ
بے شک اللہ	نہیں دیکھتا	تہماری شکلوں کو
وَأَمْوَالِكُمْ	وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ	وَأَعْمَالِكُمْ

اور نہ تمہارے مالوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور تمہارے کاموں کو

[مسلم]

تشریح: مقام و مرتبہ اور بخشش کے لیے اللہ ہماری شکل و صورت اور مال نہیں دیکھتے بلکہ وہ ہمارے دلوں کے خلوص اور نیک و صالح اعمال کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

لغات: صُورٌ جمع صُورَةٍ بمعنی شکلیں۔ قُلُوبُكُمْ: الٹ پلٹ کرنا، یہاں مراد دل ہے اس کی مفرد قلب آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اَللّٰہُ اِنَّ کا اسم، لَا يَنْظُرُ فعل مضارع منفی، اِلٰی جار، صُورٍ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ، اَمْوَالٍ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، وَاَوْ زائدہ، لٰکِنْ استدراکیہ، يَنْظُرُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی جار، قُلُوبٍ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ، اَعْمَالٍ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ استدراکیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۰۵۔ خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے۔

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ۔

+++++

اِنَّ	مِنَ الْمَعْرُوفِ	اَنْ تَلْقَى
بے شک	نیکی سے ہے	یہ کہ ملے تو
اَخَاكَ	بِوَجْهِ طَلْقٍ	

اپنے بھائی سے کھلے چہرے کے ساتھ [احمد و ترمذی]
 تشریح: اپنے بھائی سے خوش اخلاقی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے۔ اس لیے خندہ
 پیشانی اور دل کی صفائی کے ساتھ ملنا چاہیے۔

لغات: طَلَّقَ وَ طَلَّقَ طَلَق، بثلیث الطاء، بمعنی کشادہ، خوش خرم، طَلَّقَ (ک) نہس
 مکھ ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، اَلْمَعْرُوفِ مجرور، جار مجرور مل کر
 متعلق کائِنْ کے، کائِنْ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر
 خبر، اَنْ ناصبہ مصدر یہ، تَلَقَّى فعل مضارع، انت ضمیر فاعل، اخامضاف، ك مضاف الیہ،
 مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، با جار، وجہ موصوف، طلق صفت، موصوف
 صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر
 جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر اسم، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۰۶۔ اللہ کا پسندیدہ انسان

اِنَّ اَوَّلٰى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

+++++

اَوَّلٰى	اِنَّ
سب سے پسندیدہ	بے شک
بِاللّٰهِ	النَّاسِ
اللہ کو وہ ہے	لوگوں میں
بَدَأَ	مَنْ
پہل کرے	جو
	بِالسَّلَامِ

سلام کرنے میں (ترمذی)
تشریح: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو سلام کرنا یہ اللہ کا پسندیدہ عمل ہے۔
پہلے سلام کرنے سے تکبر ختم ہوتا ہے۔ اور عاجزی کی دولت ملتی ہے۔

لغات: اَوَّلٰی: زیادہ حق دار، زیادہ قریب۔ قَالَ تَعَالٰی النَّبِیُّ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَوَّلٰی صیغہ اسم تفضیل مضاف، النَّاس مضاف الیہ، بَا جَار، لفظ اللہ مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اِنَّ کا اسم، مَنْ موصولہ بَدَاً فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، بَا جَار، اسلام مجرور، جَار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۱۰۷۔ سود سے مال کم ہوتا ہے

اِنَّ الرَّبَّوْا وَاِنْ كَثُرُ فَاِنَّ عَاقِبَتَهُ تُصِیْرُ اِلٰی قَلٍ

+++++

اِنَّ	الرَّبَّوْا	وَاِنْ
بے شک	سود	اگرچہ
کَثُرُ	فَاِنَّ	عَاقِبَتَهُ
زیادہ ہو	پس بے شک	اس کا انجام
تُصِیْرُ	اِلٰی قَلٍ	
ہوگا	کمی کی طرف	

[رواہ ابن ماجہ]

تشریح: بے شک سود کا گناہ اس کے ظاہری اور فانی فائدے سے زیادہ ہے،
اللہ صدقات کی وجہ سے مال کو بڑھاتا ہے اور سود کی وجہ سے مال کم کر دیتا ہے۔

دیکھنے میں زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن انجام کے لحاظ سے وہ مال کم ہو جاتا ہے۔ اس کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔

① مصائب کا آنا ② مال سے برکت کا اٹھنا

③ چند اشخاص کے پاس مال کا جمع ہونا اور پورے معاشرے کا پریشان ہونا۔

لغات: اَلرَّبُّوْ: زیادتی، سود، ربا، يَرْبُوْ، ربا، واربوا، مال زیادہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی لَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰو. قُلْ: (ض) قلا، قلا، قلة، کم ہونا۔ عَاقِبَتُهُ: ہر چیز کا آخر، جَعَّ عَوَاقِبُ، عَقَبَ (ن۔ض) ایڑی مارنا، پیچھے آنا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلرَّبُّوْ اِنَّ کا اسم، قَلِيْلٌ محذوف اس کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، وَاَوْ مبالغہ اِنَّ وصلیہ شرطیہ، کَثُرَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اس کی جزا فہو قَلِيْلٌ محذوف ہے، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا، فَا، تعلیلیہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، عَاقِبَتِ مضاف، اِلَیْہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ان کا اسم، تُصِیْرُ فعل مضارع، ہمی ضمیر مستتر فاعل، اِلَیْ جار، قُلْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۰۸۔ غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے

اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعُسْلَ .

+++++

اِنَّ	الْغَضَبَ	لَيُفْسِدُ
بے شک	غصہ	البتہ خراب کرتا ہے
الْاِيْمَانَ	كَمَا	يُفْسِدُ

خراب کرتا ہے

جیسا کہ

ایمان کو

الْعُسْلُ

الصَّبْرُ

شہد کو

ایلو

[بیہقی]

تشریح: غصہ شیطان کی طرف سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصے پر قابو پانا درگزر ہے اور اس سے ہمارے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ جب انسان کو غصہ آتا ہے تو وہ گالی دیتا ہے۔ حد سے بڑھ جاتا ہے۔ رشتہ داری کی پرواہ نہیں کرتا ہے جس سے اس کا ایمان اسی طرح خراب ہو جاتا ہے جیسے ایلو اشہد کو کڑوا کر دیتا ہے۔

لغات: الصَّبْرُ: بمعنی ایلو جمع صبور آتی ہے۔ الْعُسْلُ: بمعنی شہد جمع اَعْسَالُ، عَسْلُ عُسُولٍ، عَسْلَانِ آتی ہے، عَسَلَ (ن. ض) عَسَلًا. قَالَ تَعَالَى وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْفَضْبَ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، یُفْسِدُ فعل، ہو ضمیر فاعل، اَلْاِیْمَانَ مفعول بہ، ک جار، ما مصدریہ، یُفْسِدُ فعل مضارع، اَلْکَصْبُ اس کا فاعل، اَلْعُسْلُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے یُفْسِدُ کے، یُفْسِدُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اِن کی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۰۹۔ سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے

اِنَّ الصِّدْقَ بُرٌّ وَّ اِنَّ الْبُرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ .

+++++

بُرٌّ
نیکی ہے
يَهْدِيْ

الصِّدْقُ
سچ بولنا
الْبُرَّ

اِنَّ
بے شک
وَّ اِنَّ

لے جاتی ہے

نیکی

اور بے شک

إِلَى الْجَنَّةِ

جنت کی طرف

[مسلم]

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ”جب آدمی سچا ہوتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو اس کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہوتی ہے، جب اسے ایمان نصیب ہوتا ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرماتے ہیں۔“

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلصَّدَقَ اِنَّ کا اسم، بِرْخَبْر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاَوْ عاطفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْبِرَّ اِنَّ کا اسم، یَهْدِی فعل مضارع معروف، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلَی حرف جار، اَلْجَنَّةَ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوف ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۱۔ جھوٹ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے

وَاِنَّ الْكُذْبَ فُجُورٌ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ

+++++

وَاِنَّ	اَلْكَذْبَ	فُجُورٌ
اور بے شک	جھوٹ بولنا	گناہ ہے
وَاِنَّ	اَلْفُجُورَ	یَهْدِیْ
اور بے شک	گناہ	لے جاتا ہے
إِلَى النَّارِ		
جہنم کی طرف		

[مسلم]

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی جھوٹ

بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جس سے اس کے ایمان میں کمی آتی ہے اور جہنم اس کا مقدر ہوتی ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی جھوٹ بولنے کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔

لغات: فُجُورُ: بمعنی جھوٹ بولنا، فُجَزَ (ن) فُجْرًا جھوٹ بولنا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْكَذِبِ اِنَّ کا اسم، فُجُورُ خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاُو عاطفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْفُجُورُ اِنَّ کا اسم، یَهْدِي فعل مضارع معروف، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی حرف جار، اَلنَّارِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ معطوفہ ہوا۔ (ا ج)

((..... ❁❁❁))

۱۱۱۔ سات بڑے گناہ

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَمٰتِ وَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتٍ وَكُرْهَ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّوَالِ وَاصَاعَةُ الْمَالِ .

+++++

اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ
بے شک	اللہ نے	حرام کیا ہے
عَلَيْكُمْ	عُقُوْقَ الْاُمَمٰتِ	وَادَ الْبَنَاتِ
تم پر	ماؤں کی نافرمانی کرنا	اور لڑکیوں کو زندہ قبر میں ڈالنا
وَمَنْعَ	وَهَاتٍ	وَكُرْهَ
اور روک کے رکھنا	اور مانگنا	اور نا پسند کیا ہے
لَكُمْ	قَيْلٌ وَقَالَ	وَكَثْرَةُ السُّوَالِ
تمہارے لیے	نال منول کرنا	اور زیادہ سوال کرنا
وَاصَاعَةُ الْمَالِ		

اور مال کو ضائع کرنا
[بخاری و مسلم]
تشریح: اس حدیث مبارکہ میں چند کبیرہ گناہ گنوائے گئے ہیں۔

① ماں کی نافرمانی کرنا گناہ ہے ماں کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں کیونکہ ماں نرم دل ہوتی ہے اور اولاد نافرمان ہو تو غم بھی زیادہ کرتی ہے۔ قرآن کریم میں والدہ کے احسانات خاص طور پر مذکور ہیں۔

② اسلام سے پہلے عرب والے بیٹیوں کو زندہ قبر میں ڈالتے تھے اس کے وجود کو وہ اپنی توہین کا ذریعہ سمجھتے تھے کہ داماد ہمارے گھر آئے اور ہماری بیٹی اس کے گھر جائے، لیکن ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے اسلام نے عورت کو معاشرے میں بلند مقام عطا کیا ہے۔

③ یہ گناہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اپنے آپ کو روک کے رکھے بلکہ جتنا خرچ کر سکتا ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

④ اور مانگنے سے بھی منع کیا ہے۔ معروف حدیث ہے کہ: ”اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔“ یعنی ہماری اتنی آمدنی ضرور ہونی چاہیے کہ کسی سے مانگنا نہ پڑے، نہ ہو سکے تو صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔

⑤ اللہ نے ٹال مٹول کرنے والے کو ناپسند فرمایا ہے یعنی اگر ہم کوئی کام کرنے کا وعدہ کریں یا مقروض ہوں اور قرض کا وقت آجائے، جلد ہی بروقت ادا کر دیں اس میں ٹال مٹول نہیں کرنا چاہیے۔

⑥ زیادہ سوالات کرنے سے بھی روکا گیا ہے کیونکہ جب کوئی کسی کو لا جواب کرنے کے لیے سوال کرتا ہے تو وہ اللہ کے احکامات سے دور ہو جاتا ہے۔

⑦ مال کو فضول خرچی کے ذریعہ ضائع نہیں کرنا چاہیے دنیا کی عیش و عشرت کے لیے مال ضائع کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ اللہ کی نعمت ہے اسے ضائع ہونے سے بچا کر دنیا اور آخرت کے فوائد حاصل کرنے چاہئیں۔

لغات: عُقُوقُ بِعَق (ن) عُقُوقًا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ الْأَمَّهَاتُ: جمع الَامْ ہے بمعنی مائیں۔ قَالَ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ. وَأَدَاؤُا (ض) وَأَدَا، زندہ درگور کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَآذَ الْمَوءُ دَةً سُنِلْتُ. مَنَعَ (س) مَنَعًا محروم کرنا، روکنا۔ وَهَاتُ: اسم فعل بمعنی اَعْطِ بمعنی لاؤُ۔ قَالَ تَعَالَى قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ۔ اِضَاعَةٌ: ضائع کرنا، ضَاعَ (ض) ضَيْعًا بمعنی تلف ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اَللّٰہ اسم، حَرَّمَ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی جار، کُمْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عُقُوقُ مضاف، الامہات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، وَاَد مضاف، البنات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، وَاوْ عاطفہ، مَنَعَ مصدر مضاف، اس کا مضاف الیہ محذوف ما علیکم اعطاء ہ، ما موصولہ، عَلٰی جار، کُمْ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے واجب محذوف کے، واجب صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اعطاء مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ مؤخر، خبر مقدم مبتدأ مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا منع کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، وَاوْ عاطفہ، هَاتَ مضاف الیہ، قول محذوف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ ہوا حَرَّمَ کا، حَرَّمَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، کَرَّ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لَکُمْ جار مجرور، متعلق فعل قیل، بتاویل لفظ مضاف الیہ ہوا، قول محذوف کا، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ قال ترکیب سابق معطوف اول وَاوْ عاطفہ کَثْرَةً السُّؤَالِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، وَاوْ عاطفہ اِضَاعَةُ الْمَالِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ ہوا کَرَّ فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ

معطوف مل کر اِن کی خبر، اِن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۱۲۔ اللہ کے ہاں ایک پسندیدہ عمل

إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

+++++

إِنَّ	أَحَبَّ الْأَعْمَالِ	إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
بے شک	اعمال میں سب سے زیادہ پسندیدہ	اللہ کو
الْحُبُّ	فِي اللَّهِ	وَالْبُغْضُ
محبت کرنا	اللہ کے لیے	اور دشمنی رکھنا
فِي اللَّهِ		
اللہ کے لیے		

[احمد و ابو داؤد:]

تشریح: اللہ کو تمام اعمال میں زیادہ پسند یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی محبت کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے تو وہ بھی اللہ کے لیے کافروں سے دشمنی صرف اللہ کے لئے ہے۔

لغات: الْأَعْمَالُ: عمل کی جمع ہے۔ بِمَعْنَى كَامٍ۔ قَالَ تَعَالَى لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، أَحَبَّ اسم تفضیل مضاف، الاعمال مضاف الیه، الی جار، لفظ اللہ ذو الحال، تعالیٰ فعل ماضی مثبت بتقدیر قد ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذو الحال حال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق أَحَبَّ کے، أَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیه اور متعلق سے مل کر ان کا اسم، الْحُبُّ مصدر ذو الحال، فی جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كَايُنَا محذوف کے، كَايُنَا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق

سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ
بترکیب سابق معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۱۳۔ عالم، طالب علم اور ذکرِ الہی
أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ
وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ .

+++++

الدُّنْيَا	إِنَّ	أَلَا
دنیا	بے شک	آگاہ رہو
مَا فِيهَا	مَلْعُونٌ	مَلْعُونَةٌ
جو اس میں ہے	رحمت سے دور ہے	رحمت سے دور ہے
وَمَا	ذِكْرُ اللَّهِ	إِلَّا
اور جو	اللہ کی یاد	مگر
أَوْ	وَعَالِمٌ	وَالَاهُ
یا	اور علم والا	اس سے قریب ہو
		مُتَعَلِّمٌ

علم حاصل کرنے والا [ترمذی]

تشریح: جب کوئی شخص دنیا ہی میں مصروف رہے تو وہ اللہ کی رحمت سے دور
رہتا ہے اور جو اللہ کو یاد رکھے ان پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔ عالم اور طالب علم
ان اشخاص میں سے ہیں کہ تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے ان پر رحمت خداوندی کا نزول
ہوتا رہتا ہے۔

لغات: مَلْعُونَةٌ: اسم مفعول، لعن (ف) لعنا، لعنت کرنا، رسوا کرنا، گالی دینا، خیر سے دور کرنا۔ قَالَ تَعَالَى مَلْعُونَيْنِ۔ وَالْآلَةُ وَالِی، ولاء و مولاء، بمعنی آپس میں دوستی کرنا، مدد کرنا۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ، اِنْ حرف مشبہ بالفعل، اَلْذُّنُیَا اِنَّ کا اسم، مَلْعُونَةٌ صیغہ اسم مفعول، ہی ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اول، ملعون صیغہ اسم مفعول، ما موصولہ، فی جار، ہا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر نائب فاعل ہوا مَلْعُونٌ کا، مَلْعُونٌ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر متشقی منہ، الا حرف استثناء، ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ما موصولہ والی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہو ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ عَالِمٌ معطوف ثانی، او عاطفہ، متعلم معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر متشقی مفرع، متشقی منہ متشقی مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۱۴۔ سات قسم کے صدقات جاریہ

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ
وَنَشْرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ اَوْ مُصْحَفًا وَرَثَتُهُ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ
اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا
مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ .

+++++

يَلْحَقُ	مِمَّا	إِنَّ
ملے گا	جو	بے شک
وَحَسَنَاتِهِ	مِنْ عَمَلِهِ	الْمُؤْمِنِ
اور اس کی نیکیوں میں سے	اس کے کاموں سے	مومن کو
عَلَّمَهُ	عِلْمًا	بَعْدَ مَوْتِهِ
جو اس نے سیکھا	وہ علم (دین) ہے	اس کے مرنے کے بعد
تَرَكَّهُ	وَوَلَدًا صَالِحًا	وَنَشْرَهُ
جس کو اس نے چھوڑا	اور نیک اولاد ہے	اور اس نے آگے پھیلا یا
وَرَثَهُ	مُصْحَفًا	أَوْ
جو وارثوں کے لیے چھوڑا	قرآن ہے	یا
بَنَاهُ	مَسْجِدًا	أَوْ
جو اس نے بنائی	مسجد ہے	یا
بَنَاهُ	لِلْإِبْنِ السَّبِيلِ	أَوْ بَيْتًا
بنایا	جو اس نے مسافروں کے لیے	یا گھر ہے
أَوْ	أَجْرَاهُ	أَوْ نَهْرًا
یا	جو جاری کی	یا کوئی نہر ہے
مِنْ مَالِهِ	أَخْرَجَهَا	صَدَقَةً
اپنے مال میں سے	جو اس نے نکالا	صدقہ ہے
تَلَحُّقُهُ	وَحَيَاتِهِ	فِي صِحَّتِهِ
ملے گا اسے	اور زندگی کی حالت میں	اپنی تندرستی
		مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ
		اس کے مرنے کے بعد

[ابن ماجہ]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایسی سات چیزوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جو

مرنے کے بعد درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس حدیث کا ہر ہر لفظ دعوت دے رہا ہے یہ مذکورہ صدقات جاریہ کے کام ہمیں زیادہ سے زیادہ کرنے چاہیے۔ تاکہ مرنے کے بعد محرومی نہ رہے۔ اور ہمیں کسی کے ثواب کے پہنچانے کا انتظار کرنا پڑے۔

لغات: یَلْحَقُ لِمَحَق (س) لِحَقًا وَلِحَاقًا، ملنا، لاحق ہونا، حَسَنَاتِهِ: واحد حسنة ضد سیئة، نَشْرُهُ: نشر (ض.ن) نشرًا، کھولنا، پھیلانا، مُصْحَفًا: بمعنی قرآن مجید، جمع مصاحف ہے، وَرَثَتُهُ، تورثا، وارث بنانا، تورث (ح) ورثا، وارث ہونا۔ بَنَاهُ، بناءً وبنیانا، تعمیر کرنا، مکان بنانا۔ قَالَ تَعَالَى وَالسَّمَاءَ وَمَا بَيْنَهُمَا: بمعنی ندی نہر جمع انہار، انہر، نہر، نہر آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، مَا موصولہ، یَلْحَقُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، الْمُؤْمِنُ مفعول بہ، مِنْ جار، عمل مضاف، هُ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حسنات مضاف، هُ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے یَلْحَقُ کے، بعد مضاف، موت مضاف الیہ مضاف، هُ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بَعْدَ کا، بَعْدَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل یَلْحَقُ اپنے فاعل (ہو) مفعول بہ (المؤمن) متعلق (من عملہ و حسناتہ) اور مفعول فیہ (بعد موتہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول (ما) صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا گائین محذوف کے، گائین صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو) ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، علمًا موصوف، علم فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عاطفہ نَشْرُ فعل، هُو ضمیر مستتر فاعل، هُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، دونوں جملے مل کر صفت ہوئی علمًا موصوف کی، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ولذا موصوف، صالحًا صفت اول، تَرَكَ فعل ہو ضمیر مستتر راجع بسوئے مو من اس کا فاعل، ہضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف اول، او عاطفہ، مصحفاً موصوف، وَرَتْ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثانی، او عاطفہ، مسجد موصوف، بنا فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثالث، او عاطفہ، بیتا موصوف، ل جار، ابن مضاف، السبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم بنا فعل، ہو ضمیر فاعل ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف رابع، او عاطفہ، نَهْرًا موصوف، أَجْرًا فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف خامس، او عاطفہ، صدقہ موصوف، اخرج فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہا مفعول بہ، مِن جار، مال مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول فعل، فی جار، صحت مضاف، ہ مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف علیہ، او عاطفہ، حیوۃ مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر اخرج کا متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف سادس، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر ان کا اسم موخر، اِنَّ اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تلحق فعل مضارع معروف، ہی ضمیر مستتر راجع بسوئے اعمال مذکورہ فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، من جار، بعد مضاف، مَوْتُ مضاف الیہ مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ متانفہ ہوا۔

۱۱۵۔ اللہ جس سے چاہیں اپنے دین کا کام لے لیں
إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

+++++

إِنَّ	اللَّهُ	لَيُؤَيِّدُ
بے شک	اللہ	ضرورت دے گا
هَذَا الدِّينَ	بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ	
اس دین کو	گنہگار آدمی کے ذریعے سے	

[بخاری]

تشریح: اپنے دین اور شعائر اسلام کی حفاظت اللہ جس سے مرضی کروا سکتے ہیں۔ (وہ جو چاہیں تو پرندوں کے ذریعے اپنے گھر کی حفاظت کروائیں) اسی طرح بعض اوقات بے دین لوگوں سے بھی اللہ اپنے دین کی سر بلندی کے لیے کام کرواتے ہیں۔ اس لیے مبلغین اور معلمین کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ

① میرا شمار بے دین لوگوں میں تو نہیں۔

② اللہ کے دین کی حفاظت میری تعلیم و تبلیغ کی محتاج نہیں ہے۔

لغات: لَيُؤَيِّدُ: ایدہ، تائید، قوی کرنا، ثابت کرنا۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ إِنَّ کا اسم، ل تاکید یُؤَيِّدُ فعل مضارع معروف، ہو ضمیر مستتر فاعل، هذا اسم اشارہ، الدِّین مشارٌ الیہ، اسم اشارہ مشارٌ الیہ مل کر مفعول بہ، با جار، الرَّجُلِ موصوف، الْفَاجِرَ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۶۔ مساجد پر فخر قیامت کی نشانی ہے

إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ .

+++++

إِنَّ	مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ	أَنْ
بے شک	قیامت کے دن کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ	
يَتَبَاهَى	النَّاسُ	فِي الْمَسَاجِدِ
فخر کریں گے	لوگ	مسجدوں کے بارے میں

[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں مساجد پر فخر کو قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے۔ یعنی لوگ اپنی نماز و دیگر عبادات کی درستگی کی طرف نظر نہیں کریں گے۔ بلکہ مساجد کی زیب و زینت کی طرف توجہ ہوگی اور دوسری مسجدوں کو گھٹیا سمجھیں گے۔ مسجد نبویؐ حضرت عمرؓ کے دور تک بالکل سادہ رہی اور سادگی ہی مسجدوں میں مقصود ہے۔

لغات: أَشْرَاطُ: جمع شرط کی، علامت، ہر چیز کا اول، السَّاعَةُ: کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً وقت، گھڑی، گھنٹہ مراد یہاں قیامت ہے۔ قَالَ تَعَالَى اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ جمع ساعات آتی ہے۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، أَشْرَاطُ مضاف، السَّاعَةُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے گائین محذوف کے، گائین صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ان ناصبہ مصدریہ، يَتَبَاهَى فعل مضارع معروف، النَّاسُ فاعل، فی جار، الْمَسَاجِدُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر ان کا اسم موخر، إِنَّ اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّمَا. (صرف)

یہاں سے وہ احادیث طیبہ شروع ہیں جن کے شروع میں اِنَّ کے بعد ما (کافہ) ہے اس کے معنی ہیں، صرف یا سوائے اس کے نہیں۔

اس صورت میں اِنَّ مبتدا اور خبر میں کوئی عمل نہ کر سکے گا۔ اس وقت اِنَّمَا جملہ پر بھی داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے اِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوهُ۔ یعنی فضیلت والے ہی پہچانتے ہیں جیسا کہ فارسی میں کہتے ہیں۔

قد رز زرگر بدان قدر گوهر گوہری

فائدہ: اِنَّمَا. اِنَّ کے آخر میں ما کافہ لاحق ہے۔ کَافَهُ، كَفَّ سے مشتق ہے اور كَفَّ کا معنی روکنا ہے اور جس وقت یہ ماعرائے کے آخر میں ہوتا ہے، اس کو عمل سے روک دیتا ہے۔ (دوسرے الفاظ سے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ اس وقت یہ مُلغی عَنِ الْعَمَل ہوتا ہے)

۱۱۷۔ جہالت کا علاج

إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ .

+++++

السُّؤَالُ

شِفَاءُ الْعِيِّ

إِنَّمَا

[رواہ ابو داؤد]

پوچھنا ہے

نادان کی تسلی

سوائے اس کے نہیں کہ

تشریح: جو دین کی بات آدمی کو سمجھ نہ آئے یا کسی مسئلہ کی تحقیق مقصود ہو تو اسے اپنی تسلی کے لیے اہل علم سے پوچھ لینا چاہیے گویا نادانی بیماری ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے سوال کر لینا اس کی دوا ہے۔

لغات: شِفَاءُ: صحت یا بے شَفَا (ض) شِفَاءُ صحت دینا۔ قَالَ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ . الْعِيِّ: گفتگو میں عاجز تھکنے والا، اس کی جمع اَعْيَاءُ آتی ہے، عَيْيَا (س) عِيَا۔

ترکیب: إِنَّمَا إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما كافه عن العمل شفاء مضاف، العی مضاف الیه، مضاف مضاف الیه مل کر مبتداء، السؤال خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۱۸۔ اعمال کا انجام بخیر ہونا چاہیے!

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ .

+++++

بِالْخَوَاتِيمِ

الْأَعْمَالُ

إِنَّمَا

[بخاری و مسلم]

اعمال کا دار و مدار انجاموں کے ساتھ ہے

بے ترک

تشریح: اس ارشاد مبارک کے دو مفہوم ہیں۔

① ہم دنیا میں جیسے کام کریں گے ہمیں آخرت میں اس کا ویسا ہی صلہ ملے گا۔ اس لیے خاتمہ زندگی تک نیک اعمال کرنے چاہئیں۔

② کوئی فرض عمل یعنی نماز، روزہ، حج، وغیرہ شروع کر دیا جائے تو آخر تک اس کی حدود و قیود کا خیال کر کے اس عمل کو پورا کرنا چاہیے۔ درمیان میں چھوڑ دینے سے تھوڑے عمل کا ثواب بھی نہ ملے گا۔ کیونکہ اعمال خاتمہ تک ٹھیک ہونے چاہئیں۔ آخری لمحات تک نیک کام کی خواہش رکھنی چاہیے۔

لغات: خَوَاتِيمُ: جمع، خاتمہ کی بمعنی انجام، نتیجہ، خَتَمَ (ض) خَتَمًا، ختم کرنا، مہر لگانا۔ قَالَ تَعَالَى خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ۔

ترکیب: زَانَ حرف مشبہ بالفعل، مَا كَافَهُ عَنِ الْعَمَلِ، الاعمال مبتدا، با جارہ، الْخَوَاتِيمُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق معبوءۃ محذوف کے، معبوءۃ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۱۹۔ قبر جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا

إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ .

+++++

إِنَّمَا الْقَبْرُ	رَوْضَةٌ	مِنْ رِيَاضِ
قبر صرف	ایک باغچہ ہے	باغوں میں سے
الْجَنَّةِ	أَوْ حُفْرَةٌ	مِنْ حُفَرِ
جنت کے	یا ایک گڑھا ہے	گڑھوں میں سے
النَّارِ		
جہنم کے		

[ترمذی]

تشریح: اگر انسان دنیا میں نیک کام کرے گا تو اسے مرنے کے بعد قبر میں آرام رہے گا یعنی اس کے لیے قبر کشادہ ہو جائے گی اور وہاں اتنی راحت ملے گی، گویا وہ

جنت کا باغ ہے۔ جو انسان دنیا میں بُرے کام اور گناہ کرے گا تو مرنے کے بعد اس پر قبر تنگ ہو جائے گی اور وہاں اتنی تکلیفیں آئیں گی کہ، گویا قبر جہنم کا گڑھا ہے۔

لغات: الْقَبْرُ: جمع قُبُورٌ آتی ہے، جس جگہ آدمی کو دفن کیا جائے، قَبْرٌ (ن.ض) قَبْرًا. قَالَ تَعَالَى حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ. رَوْضَةٌ: بمعنی باغ جمع رَوْضٌ، رِیَاضٌ، رَوْضَاتٌ آتی ہے۔ حُفْرَةٌ: بمعنی گڑھا جمع حُفَرٌ۔

ترکیب: زان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، القبر مبتدا، روضتہ موصوف، مِنْ جار، رِیاض مضاف، الْجَنَّةُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃً محذوف کے، کائنۃً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او حرف عاطفہ، حُفْرَةٌ موصوف، مِنْ جار، حُفَرٌ مضاف، النَّارُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنۃً کے، کائنۃً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

الْجُمْلَةُ الْفَعْلِيَّةُ جملہ فعلیہ

ملاحظہ: یہاں سے وہ احادیث طیبہ شروع ہیں جن کے شروع میں فعل ہے۔
ترکیب مکمل ہو کر یہ احادیث جملہ فعلیہ ہوں گی۔
اسی سلسلہ میں آگے فعل مجہول سے شروع ہونے والی احادیث بھی آئیں گی۔ ان جملوں میں فاعل مرفوع اور مفعول منصوب ہوگا۔
فائدہ: فعل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ فعل معروف اور فعل مجہول، فعل معروف کے بعد جو اسم مرفوع ہوتا ہے اس کو فاعل کہتے ہیں جیسے: كَتَبَ سَعِيدٌ اور فعل مجہول کے بعد جو اسم مرفوع ہوتا ہو تو اس کو مفعول مالم يُسَمَّى فاعله یا نائب فاعل کہتے ہیں جیسے: ضَرَبَ سَعِيدٌ۔

۱۱۹۔ فقر وفاقہ کفر تک لے جاسکتا ہے

كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا .

+++++

كَادَ	الْفَقْرُ	أَنْ
قریب ہے	تنگدستی	یہ کہ
يَكُونَ	كُفْرًا	
ہو جائے	کفر	

[بیہقی]

تشریح: اس ارشاد گرامی سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں رزق حلال کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے یہ دعا بھی مانگنی چاہیے کہ اے اللہ! ”ہمیں تنگدستی یعنی مفلسی سے محفوظ رکھنا“ کیونکہ مفلسی کی وجہ سے ایمانی کمزوری کے سبب انسان کفر اور بہت سے برے کام کرتا ہے۔ اسی لیے مال کا ہونا بھی ایمان کے لیے تقویت کا ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ دل میں اس کی محبت نہ آئے۔

لغات: کَادَ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے یہ مثل کان فعل ناقص کے عمل کرتے ہیں مگر اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. الْفَقْرُ: محتاجی، مفلسی، فَقْرٌ (ك) فَقَارَةٌ، محتاج ہونا، اس کی جمع فَقَرَاءٌ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ۔

ترکیب: کَادَ فعل از افعال مقاربہ، الْفَقْرُ کَادَ کا اسم، أَنْ ناصبہ مصدریہ، يَكُونَ فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، كُفْرًا خبر، يَكُونَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر کَادَ کی، کَادَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۰۔ ہر انسان کا آخری اعمال کے مطابق معاملہ ہوگا
يُعْتَكُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ .

+++++

يُعْتَكُ	كُلُّ	عَبْدٍ
(قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا	ہر	آدمی (اسی دین)
عَلَى	مَا مَاتَ	عَلَيْهِ
پر	کہ وہ مرا ہے	جس پر [مسلم]

تشریح: اگر آدمی مسلمان ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہے تو اسے ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر وہ کافر ہے اور اسے کفر کی حالت میں موت آئی ہے تو حالت کفر پر اٹھایا جائے گا۔ اس لیے ہر وقت اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ جب موت کا وقت آئے تو ہم ایمان پر ہوں اور آخرت ٹھیک ہو جائے۔

لغات: يُعْتَكُ، بَعَثَ (ف) بَعَثًا، دوبارہ زندہ کرنا، اسی سے قیامت کو يَوْمَ الْبُعْثِ کہتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَى يَوْمَ يُعْتَكُ حَيًّا۔

ترکیب: يُعْتَكُ فعل مضارع مجہول، كُلُّ مضاف، عَبْدٍ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، عَلٰی جار، ما موصولہ، مات فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَاتَ کے، مَاتَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصولہ مل کر متعلق ہوئے يُعْتَكُ کے يُعْتَكُ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الْجُمْلَةُ الْفَعْلِيَّةُ

جملہ فعلیہ

ملاحظہ: احادیث کے مطالعہ سے آپ محسوس کریں گے کہ ان جملوں کے شروع میں فعل مجہول ہے اس لیے یہ جملہ فعلیہ ہیں۔ ان میں فعل کے ساتھ نائب فاعل ظاہر ہوگا یا ضمیر جو نائب فاعل کا کام دے گی۔

۱۲۱۔ سنی سنائی بات نہ کی جائے

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

+++++

كَفَى	بِالْمَرْءِ	كَذِبًا
کافی ہے	آدمی کے	جھوٹا ہونے کے لیے
أَنْ	يُحَدِّثَ	بِكُلِّ
یہ کہ	بات کرے	ہر وہ
مَا	سَمِعَ	
جو	سنے	

[مسلم]

تشریح: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے (بغیر تحقیق) ہر بات کو دوسروں کے سامنے بیان کر دے، یہ بری بات ہے۔ دوسروں سے بات کرنے میں احتیاط لازم ہے کسی نے بے تحقیق بات کی اور جھوٹی ثابت ہوئی تو بات کرنے والے کو اچھا نہیں سمجھا جائے گا۔

لغات: بِالْمَرْءِ: بمعنی آدمی ضد امراۃ آتی ہے بمعنی عورت۔

صیغہ: كَفَى: (واحد مذکر، ماضی) يُحَدِّثُ (واحد مذکر، مضارع)

ترکیب: كَفَى فعل ماضی معروف، ہا زائدہ جار، الْمَرْءُ تمیز، كَذِبًا تمیز، میتر تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، أَنْ ناصبہ مصدر یہ، يُحَدِّثُ فعل مضارع معروف، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہا جار، کُلِّ مضاف، ما موصولہ، سَمِعَ فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، کُلِّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل يُحَدِّثُ کے، يُحَدِّثُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا، كَفَى اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۲۲۔ حقوق العباد کی اہمیت

يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ .

+++++

يُغْفَرُ	لِلشَّهِيدِ	كُلُّ شَيْءٍ
بخش دیے جائیں گے	شہید کے	سب کچھ (گناہ)
إِلَّا	الدِّينَ	
مگر	قرض	

[مسلم]

تشریح: جب آدمی شہید ہوتا ہے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ سوائے قرض کے (کیونکہ قرض حقوق العباد میں سے ہے) اور یہ اس وقت تک معاف نہیں ہو سکتا جب تک اسے ادا نہ کیا جائے یا قرض خواہ اسے معاف نہ کر دے یا مرنے والے کے رشتے دار قرض خواہ کا قرض ادا نہ کر دیں۔

لغات: الدِّينُ: بمعنی قرض جمع دُيُونٌ، اَدَيْنَ آتی ہے، دَانَ (ض) دَبْنًا قرض دینا، قرض دینے والے کو دَائِنٌ اور جس کو دیا جائے اس کو مَدْيُونٌ کہتے ہیں۔ قَالَ تَعَالَى يُوَصِّينَ بَهَا اَوْ دَيْنٌ۔

ترکیب: يُغْفَرُ فعل مضارع مجہول، ل جار، الشَّهِيدِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، كُلُّ مضاف، شَيْءٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء، الدِّينِ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۳۔ مال کا غلام، اللہ کی رحمت سے دُور

لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدَّرْهِمِ .

+++++

عَبْدُ الدِّينَارِ

لُعِنَ

دینار کا بندہ

رحمت سے دور ہے

عَبْدُ الدَّرْهِمِ

وَلُعِنَ

درہم کا بندہ

اور رحمت سے دور ہے

[ترمذی]

تشریح: مال کی غلامی کا یہ مطلب ہے کہ اسے حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں احکامِ الہی کی پرواہ نہ کی جائے، اسی لیے صاحب مال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے دور ہیں حالانکہ اللہ ہی مال کی کشادگی اور تنگی کے مختار ہیں۔ عبد کے معنی ہی غلام کے ہیں مال کمانے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانے گا اور اس کی پیروی کرے گا وہ اللہ کا بندہ اور غلام ہے اور جو اپنے مال و دولت کے پیچھے اللہ کے حکم توڑے گا وہ اس مال کا غلام بن جائے گا۔ اس طرح مال و دولت اسے لعنت کا مستحق بنا دے گا۔

لغات: لُعِنَ یعنی (ف) لَعْنًا، لعنت کرنا، خیر سے دور کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا. اَلدِّينَارِ: سونے کا سکہ، جمع دنانیر آتی ہے۔ اَلدَّرْهِمِ: چاندی کا سکہ جمع درہم آتی ہے۔

ترکیب: لُعِنَ فعل ماضی مجہول، عَبْدُ مضاف، الدِّينَارِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، واو عاطفہ، لُعِنَ فعل ماضی مجہول، عَبْدُ مضاف، اَلدَّرْهِمِ مضاف الیہ، دونوں مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۲۳۔ جنت اور دوزخ کے پردے کیا ہیں

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُكَارِهِ .

+++++

حُجِبَتِ	النَّارُ	بِالشَّهَوَاتِ
چھپائی گئی ہے	جہنم	خواہشات کے ساتھ
وَحُجِبَتِ	الْجَنَّةُ	بِالْمُكَارِهِ
اور چھپائی گئی ہے	جنت	مشقتوں کے ساتھ

[رواہ البخاری و مسلم]

تشریح: احکام الہی کے خلاف دل کی بات ماننے میں جہنم پوشیدہ ہے یعنی انسان کا دل جو کہے دہی کام کرے تو اس سے جہنم کے پردے اٹھ جائیں گے اور اگر ہم صرف دل کی ہی بات نہ مانیں بلکہ اللہ کے حکم کو مانیں اور اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں جو مشقت برداشت کریں گے تو ان مشقتوں کے پردے میں جنت چھپی ہوئی ہے۔

لغات: حُجِبَتِ بحجبہ (ن) حُجِبًا، وَحُجِبَابًا، چھپانا، حائل ہونا، اسی سے حَاجِبٌ ہے بمعنی دربان، اس کی جمع حَوَاجِبٌ اور حَوَاجِبٌ آتی ہے، الشَّهَوَاتِ شَهْوَةٌ کی جمع ہے بمعنی خواہش شہا (ن) س) شَهْوَةٌ خواہش کرنا، رَغْبَتٌ شدید کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ. الْمُكَارِهِ: یہ جمع ہے الْمُكْرَه کی، مُكْرَهٌ ناپسندیدہ، كَرِهَةٌ (س) كُرْهًا، كَرَاهَةٌ ناپسند کرنا۔ قَالَ تَعَالَى طَوْعًا أَوْ كَرْهًا۔

ترکیب: حُجِبَتِ فعل ماضی مجہول، النَّارُ نائب فاعل، بِالشَّهَوَاتِ مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبر یہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، حُجِبَتْ فعل مجہول، الْجَنَّةُ نائب فاعل، با جار، الْمَمَّكَارِہِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل مجہول، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ (الخ)

((..... ❁❁❁))

۱۲۵۔ دو چیزیں دن بدن جوان ہوتی ہیں

يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشُبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ .

+++++

يَهْرُمُ	ابْنُ آدَمَ	وَيَشُبُّ
بوڑھا ہوتا ہے	آدم کا بیٹا	اور جوان ہوتی ہیں
مِنْهُ	اِثْنَانِ	الْحِرْصُ
اس کی	دو چیزیں	حرص
عَلَى الْمَالِ	وَالْحِرْصُ	عَلَى الْعُمْرِ
مال پر	اور حرص	عمر پر

[رواہ البخاری ومسلم]

تشریح: جیسے آدمی کی عمر بڑھتی ہے اس کی حرص اور آرزو بھی بڑھتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”ابن آدم کو اگر دولت سے بھرا ہوا جنگل بھی مل جائے تو یہ چاہے گا اور ہو۔“ اسی طرح انسان چاہتا ہے لمبی عمر ہو تاکہ اپنی نفسانی خواہشات پوری کر لے یہ خلاصہ قبر کی مٹی سے ہی پر ہوگا۔ حرص ناشکری اور بے صبری کا نتیجہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

لغات: يَهْرُمُ يَهْرُمُ (س) هَرَمًا، هَرَمًا، كُنُوزًا، هَوْنًا، يَشُبُّ يَشُبُّ (ض) شَبَابًا، جوان ہونا، شَابَ جوان اس کی جمع شَبَابَانِ آتی ہے۔

ترکیب: يَهْرَمُ فعل مضارع معروف، ابن مضاف، آدم مضاف الیه، مضاف
مضاف الیه مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، واؤ
عاطفہ، یَشْبُ فعل مضارع معروف، مِنْ جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، اثنان
مبدل منہ، اَلْحِرْصُ مصدر ذو الحال، عَلٰی جار، اَلْمَالُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق
کائناتاً محذوف، کائناتاً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر
شبہ جملہ ہو کر حال، ذو الحال حال مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلْحِرْصُ عَلٰی
العمر بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل
سے مل کر فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ (ا ج)

((..... ❀❀❀))

۱۲۶۔ فقہاء طلب کے بغیر علم نہ سکھائیں!

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ اِنْ اُحْتِجَّ اِلَيْهِ نَفَعَ وَ اِنْ اسْتُغْنِيَ
عَنْهُ اَغْنَى نَفْسَهُ .

+++++

نِعْمَ	الرَّجُلُ	الْفَقِيهُ
بہت اچھا ہے	وہ آدمی	جو سمجھ رکھنے والا ہو
فِي الدِّينِ	اِنْ	اُحْتِجَّ
دین میں	اگر کوئی	(سائل) ضرورت لے جائے
اِلَيْهِ	نَفَعَ	وَ
اس کی طرف	تو وہ فائدہ دے	اور
اِنْ اسْتُغْنِيَ	عَنْهُ	اَغْنَى
اگر لاپرواہی کی جائے	اس کی طرف	تو بے پرواہ رکھے
نَفْسَهُ		

[رواہ ردین]

اپنے آپ کو

تشریح: اس حدیث میں مسئلہ پوچھنے کے دو آداب بتائے گئے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص اہل علم سے کسی مسئلے کا حل دریافت کرے تو اسے واضح طور پر

بیان کرنا چاہیے۔

۲۔ اگر کوئی مسئلہ کا حل نہ چاہے تو اہل علم کو بھی خاموش رہنا چاہیے۔ بلا طلب کسی

کو کچھ نہ بتائے۔ (البتہ طلب پیدا کرنے کے لیے تبلیغ کر سکتا ہے کیونکہ تعلیم اور تبلیغ کے

آداب مختلف ہیں۔)

لغات: اَلْفَقِيْهَةُ: بہت سمجھ دار اس کی جمع فُقَهَاءُ اُتی ہے۔ اُحْتِیْجُ مَحْتَاج ہونا، حَاج (ن) حَوجًا، محتاج ہونا۔ اِسْتَعْنٰی: بے نیاز ہونا، اِکْتَفَاء کرنا، غِنٰی (س) غِنٰی۔ اَعْنٰی: اَعْنَاءُ (مالدار کر دینا)

صرنی تحقیق

اُحْتِیْجُ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اِسْتَعْنٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب استفعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اَعْنٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل
اَلْمُحْتَكِرُ: اسم فاعل واحد مذکر	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اَرْحَضَ: فعل ماضی واحد مذکر	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل
اَلْاَسْعَارُ: اسم مصدر واحد مذکر	باب فتح مفتوح	ثلاثی مجرد
اَغْلَاهَا: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل

ترکیب: نِعَمَ فعل مدح، الرَّجُلُ فاعل، اَلْفَقِيْهَةُ صفت مشبہ، ہو ضمیر مستتر

فاعل، فی جار، الدِّیْنِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صفت مشبہ کے، صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اِنْ حرف شرط، احتیج فعل ماضی مجہول، ہو ضمیر مستتر فاعل الی جارہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نفع فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہا و او عاطفہ ان شرطیہ، استغنی فعل ماضی مجہول ہو ضمیر غائب فاعل عن جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اغنی فعل ماضی معروف ہو ضمیر مستتر فاعل، نفس مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ، جملہ معطوفہ علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر بیان ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۲۷۔ صرف نیک عمل قبر میں ساتھ جائے گا

يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ اَهْلُهُ
وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ .

+++++

يَتَّبِعُ	الْمَيِّتَ	ثَلَاثَةٌ
پیچھے جاتی ہیں	مرنے والے کے	تین (چیزیں)
فَيَرْجِعُ	اِثْنَانِ	وَيَبْقَى
پس لوٹ آتی ہیں	دو (چیزیں)	اور رہتا ہے
مَعَهُ	وَاحِدٌ	يَتَّبِعُهُ
اس کے ساتھ	ایک	پیچھے جاتے ہیں
اَهْلُهُ	وَمَالُهُ	وَعَمَلُهُ

اس کے گھروالے اور اس کا مال اور اس کے کام
 فِرْجَعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
 پس لوٹ آتے ہیں اس کے گھروالے اور اس کا مال
 وَيَبْقَى عَمَلُهُ
 اور باقی رہتے ہیں اس کے کام

[بخاری و مسلم]

تشریح: مرنے والے کے رشتے دار اور مال یہیں رہ جاتے ہیں صرف اس کے اچھے اور برے اعمال ساتھ جاتے ہیں یا جو مال ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ وہ اجر کی شکل میں آگے جائے گا۔

لغات: يَتَّبِعُ (س) تَبَعًا، ساتھ چلنا دوسرے معنی پیچھے چلنا، صفت تَبَعٌ جمع اتباع ہے۔ قَالَ تَعَالَى صَدَقَ تَبِعُهَا أَذَى۔

ترکیب: يَتَّبِعُ فعل مضارع، الْمَتَّبِعُ مفعول بہ، ثَلَاثَةُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، ف عاطفہ، يَرْجِعُ فعل، اِثْنَانِ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف، واو عاطفہ، يَبْقَى فعل مضارع، مَعَ مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوئے، جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر مبین، يَتَّبِعُ فعل مضارع، هُضمیر مفعول بہ، أَهْلُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ مَالُهُ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، عملہ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر فاعل يَتَّبِعُ کا، يَتَّبِعُ اپنے مفعول اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، ف عاطفہ يَرْجِعُ فعل مضارع أَهْلُهُ مضاف، مضاف علیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مَالُهُ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، واو عاطفہ يَبْقَى فعل مضارع، عَمَلُهُ مضاف،

مضاف الیہ ء ضمیر، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر پہلے جملے کا بیان ہوا۔ مبین بیان مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۲۸۔ سب سے بڑی خیانت

كَبِّرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ
وَاَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ .

+++++

كَبِّرَتْ	خِيَانَةً	اَنْ
بہت بڑی ہے	خیانت کے لحاظ سے	یہ بات کہ
تُحَدِّثُ	اَخَاكَ	حَدِيثًا
بات کرے تو	اپنے بھائی سے	ایسی بات کہ
هُوَ	لَكَ	مُصَدِّقٌ
وہ	تجھے	سچا جاننے والا ہو
وَاَنْتَ	بِهِ	كَاْذِبٌ
اور تو	اس سے	جھوٹ بولنے والا ہو

[رواہ ابوداؤد]

تشریح: خیانت کی بہت سی قسمیں ہیں مگر سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی سے جھوٹی بات کرتا ہے حالانکہ وہ مسلمان اسے سچا سمجھتا ہے اور اس کی باتوں کو بے خطر قبول کر لیتا ہے۔

لغات: كَبِّرَتْ: كَبَّرَ (ك) كَبْرًا وَكَبْرًا، مرتبہ میں بڑا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى كَبَّرَ عِنْدَ اللَّهِ اَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ. خِيَانَةً بَخَانٍ (ن) خَوْنًا وَخِيَانَةً، امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: کَبَرْتُ فعل ماضی معروف، ضمیر ہی مستتر مبہم ممیز، خِیَانَةٌ تمیز، ممیز اور تمیز مل کر مفسر، اَنْ ناصبہ مصدریہ، تَحَدَّثْتُ فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر فاعل، اَخَا مضاف، ک مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، ہو مبتدا، لک جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا مُصَدِّقُ کا، مُصَدِّقُ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، اَنْتَ ضمیر منفصل مبتدا، بہ جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا کَاذِبٌ کا، کَاذِبٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، جملہ معطوفہ اور معطوف علیہا مل کر حال، ذوالحال (اخاک) اور حال مل کر مفعول اول، حَدِّثْنَا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر فاعل، کَبَرْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۹۔ ذخیرہ اندوز بُرا ہے

بُنْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزَنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ.

+++++

بُنْسَ	الْعَبْدُ	الْمُحْتَكِرُ
برا ہے	ایسا بندہ جو	ذخیرہ جمع کرنے والا ہو
اِنْ	اَرْخَصَ	اللَّهُ
اگر	کم کر دے	اللہ
الْأَسْعَارَ	حَزَنَ	وَاِنْ
بھاؤ کو	تو وہ غمگین ہو	اور اگر

أَغْلَاهَا

فَرَحَ

بڑھادے

تو وہ خوش ہو

[بیہقی]

تشریح: جو لوگ چند دن کے لیے مال جمع کرتے ہیں اس نیت سے کہ ہمیں اس سے نفع ہوگا یہ تجارت ہے جو جائز ہے لیکن ذخیرہ اندوزی کر لے اور اس مال کا بھاؤ بہت زیادہ ہونے کا انتظار کرے، پھر اگر بھاؤ کم ہو جائے اور نفع کم لگے وہ افسردہ ہو جائے اور اگر بھاؤ زیادہ ہو جائے تو وہ خوش ہو، یہ درست نہیں ہے۔

لغات: بُنَسَ: افعال ذم میں سے ہے۔ قَالَ تَعَالَى بُنَسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا. الْمُحْتَكِرُ باب افعال سے ہے، مہنگا بیچنے کے لیے روکنے والا۔ ارخص: بھاؤ سستا، رخص (ک) رخصاً ست ہونا، الْأَسْعَارُ: جمع ہے سَعْر کی بمعنی بھاؤ نرخی۔ أَغْلَاهَا. غَلَا غَلَاءً. السَّعْرُ بھاؤ بڑھ جانا۔ (صفت غال)

ملاحظہ: اس حدیث کی صرفی تحقیق حدیث نمبر ۱۲۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترکیب: بُنَسَ فعل ذم، الْعَبْدُ فاعل، الْمُحْتَكِرُ مخصوص بالذم، فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالذم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، اِنْ حرف شرط، ارخص فعل ماضی، لفظ اَللّٰہ فاعل، الْأَسْعَارُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حَزَنَ فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہا، وان اغلاها فرح بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوفہ اور معطوف علیہا مل کر جملہ اولی کا بیان ہوا۔

نَوْعٌ آخَرٌ مِّنَ الْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ
وَهُوَ مَا فِي أَوَّلِهِ لَا النَّافِيَةُ.

جملہ فعلیہ کی ایک اور قسم جس کے شروع میں لائے نافیہ ہے۔
ملاحظہ: آئندہ باب میں مذکورہ احادیث کے ابتداء میں لائے نافیہ ہے جو
مضارع معروف پر اور کبھی مجہول پر داخل ہے۔ معنی میں نفی کا فائدہ دے
گا، لفظوں میں کوئی عمل نہ کرے گا۔
فائدہ: لاکہ چھ قسمیں ہیں: ① لا نافیہ ② لانہیہ ③ لا عاطفہ ④ لانی
جنس ⑤ لامشبیہ یلیس ⑥ لازائدہ

۱۳۰۔ چغل خور جنت میں نہ جائے گا

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ .

+++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	قَتَاتٌ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	چغل خور

[بخاری و مسلم]

تشریح: وہ آدمی جنت میں نہیں جاسکتا جو کسی کی چغلیاں کرے یا ایک دوسرے کے درمیان بدگمانی ڈال کر انہیں لڑائے۔ اس لیے ہمیں ایسی بات سے بچنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس سے فساد ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ اللہ ناراض ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جنت سے محرومی ہو سکتی ہے۔

لغات: قَتَاتٌ: چغل خور، قَتَّ (ن) قَتَا، جھوٹ بولنا۔

ترکیب: نَوُّعُ موصوف، آخر صیغہ اسم تفضیل، مِنْ جَارِ، الْجُمْلَةُ موصوف، الفعلیہ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے آخرُ اسم تفضیل کے، آخرُ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر ہوئی، مبتدا محذوف ہذا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: واو متانفہ ہو مبتدا، ما موصولہ، فی جار، اوّل مضاف، ضمیر ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یَكُونُ فعل ناقص محذوف کے اس میں ہو ضمیر اس کا اسم، لا موصوف، ما انافیہ صفت، موصوف صفت مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: لَا يَدْخُلُ فعل مضارع منفی معروف، الْجَنَّةُ مفعول فیہ، قَتَاتٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۱۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .

+++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	قَاطِعٌ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	رشتوں کو توڑنے والا

[بخاری و مسلم]

تشریح: ارشاد نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا آدمی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جو اپنے رشتے داروں سے قطع تعلق کرے۔ صلہ رحمی سے دینی و دنیاوی فوائد وابستہ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بڑے احکامات سے ہیں لہذا قطع تعلقی ہرگز اچھی عادت نہیں ہے۔

لغات: قَاطِعٌ قطع (ف) قطعاً، جدا کرنا، کاٹنا۔ قَالَ تَعَالَى فَاقْطِعُوا أَيْدِيَهُمَا۔

ترکیب: پہلے جملہ کی طرح ہے۔

((..... ❀❀❀))

۱۳۲۔ مومن بار بار دھوکہ نہیں کھاتا
لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ .

+++++

لَا	يُلْدَغُ	الْمُؤْمِنُ	مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ
نہیں	دُسا جاتا	مومن	ایک سوراخ سے
مَرَّتَيْنِ			

[بخاری و مسلم]

تشریح: جب مومن آدمی کو کسی دوسرے آدمی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو صاحب ایمان اس سے محتاط ہو جاتا ہے اور وہ آدمی اسے دوبارہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو گویا مومن دھوکا نہیں دیتا اور نہ ہی دھوکے باز کے چکروں میں پھنستا ہے۔

لغات: یُلْدَغُ لَدَغَ (ف) لَدَغًا، وُدَسَا۔ جُحْرٌ: سوراخ، بل جمع أَجْحَارٌ، جُحْرَةٌ، جَحْرَ (ف) جُحْرًا بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔

ترکیب: لَا یُلْدَغُ فعل مضارع مجہول، الْمُؤْمِنُ نائب فاعل، مِنْ حرف جار، جُحْرٌ موصوف، وَاحِدٌ صفت، موصوف صفت مل کر میز مَوْتِینِ تیز، میز تیز مل کر مجرور ہوا، مَنْ جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۳۳۔ پڑوسی کو مطمئن رکھیے

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ .

+++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں
مَنْ	لَا يَأْمَنُ	جَارَهُ
وہ جو کہ	نا محفوظ ہو	اس کا پڑوسی
بَوَائِقَهُ		

[رواہ مسلم]

اس کی شرارتوں سے

تشریح: ایسا شخص جس سے اس کے پڑوسی اس بات سے ڈرتے ہوں کہ وہ کسی بھی وقت ان کو نقصان پہنچا سکتا ہے یعنی اسے ہر وقت اس شخص سے پریشانی لگتی ہو تو ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا۔

لغات: جَارٌ: پڑوسی، پناہ دینے والا، جمع جِيرَانٌ آتی ہے۔ بَوَائِقُهُ: مصیبت، شرفساد کا۔

ترکیب: لَا يَدْخُلُ فعل مضارع معروف، الْجَنَّةَ مفعول فیہ، مَنْ موصولہ لَا

يَأْمَنُ فعل مضارع معروف، جار مضاف، ه مضاف الیه، دونوں مل کر فاعل، بَوَاقٍ مضاف، ه مضاف الیه، مضاف مضاف الیه مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر فاعل ہو اَلَا يَدْخُلُ کا، لَا يَدْخُلُ مفعول اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۳۴۔ جنت میں جانا ہے تو حرام سے بچئے

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدُ غُذَيِّ بِالْحَرَامِ .

+++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	جَسَدُ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	ایسا جسم
غُذَيِّ	بِالْحَرَامِ		

جو پرورش پایا گیا ہو حرام (مال) سے [بیہقی]

تشریح: اس حدیث میں ہمارے لیے رزقِ حلال کی اہمیت پائی گئی ہے کہ ہمیں رزقِ حلال ہی کے لیے محنت کرنی چاہیے اور حرام روزی سے بچنا چاہیے کیونکہ حرام روزی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

لغات: غُذَيِّ: غُذَيِّ (ن) غُذُوْا، خوراک دینا، جَسَدُ: بدن انسانی، جَمْعُ أَجْسَادٍ۔

ترکیب: لَا يَدْخُلُ فعل مضارع، الْجَنَّةَ مفعول فیہ، جَسَدُ موصوف، غُذَيِّ فعل مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، بِالْحَرَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۳۵۔ ہر خواہش سنتِ رسول ﷺ کے تابع ہو

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهِ .

+++++

لَا	يُؤْمِنُ	أَحَدُكُمْ
نہیں	مومن ہو سکتا	تم میں سے کوئی ایک بھی
حَتَّىٰ	يَكُونَ	هَوَاهُ
یہاں تک کہ	ہو جائے	اس کی خواہش
تَبَعًا	لِّمَا	جِئْتُ بِهِ
پیچھے اس کے	جو	میں لے کر آیا ہوں میں

[النووی فی اربعینہ]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایمان کے مکمل ہونے کی نشانی ہے کہ انسان کو آپ ﷺ کی سنت اتنی محبوب ہو جائے اس کی ہر خواہش سنتِ نبوی ﷺ کے تابع ہو اور جس چیز کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، دل چاہے، نہ چاہے، اس پر عمل کرنے کو ضروری سمجھے، اگر خلاف سنت اعمال کی خواہش ہی دل سے نکل جائے تو یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔

لغات: هَوَا: یہ مصدر ہے بمعنی خواہش اور عشق، خیر کا ہوا یا شر کا۔

ترکیب: لَا يُؤْمِنُ فعل مضارع، أَحَدُكُمْ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حَتَّىٰ جار، يَكُونَ فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر اَنْ، هَوَاهُ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ تَبَعًا صیغہ صفت، ل جار، ما موصولہ جِئْتُ فعل با فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا تَبَعًا کے، تَبَعًا صیغہ اسم صفت اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، کیون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر (بوجہ ان مقدر) ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے لَا

یَوْمِنْ کے، لَا یَوْمِنْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۳۶۔ کسی کو خوفزدہ نہ کیجیے!

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا .

+++++

لَا	یَحِلُّ	لِمُسْلِمٍ	أَنْ
نہیں ہے	حلال	کسی مسلمان کے لیے	یہ کہ
یُرَوِّعَ	مُسْلِمًا	کسی مسلمان کو	ڈرائے

[ابوداؤد]

تشریح: محسن کائنات ﷺ کی اس حدیث پاک میں اپنے قول اور اپنے فعل یا ہتھیار وغیرہ سے کسی مسلمان کو خوف زدہ کرنے کی ممانعت ہے۔ ایک مسلمان کو جب صرف ڈرانا منع ہے تو حقیقت میں تکلیف پہنچانا کس طرح جائز ہو گا؟ بعض لوگ جھوٹ بول کر (اپریل فول کی طرح) لوگوں کو خوف زدہ کرتے ہیں یہ حرام ہے۔

لغات: یُرَوِّعَ: ڈرانا، گھبرادینا، رَاع (ن) رَوَّعًا۔

ترکیب: لَا یَحِلُّ فعل مضارع منفی، ل جار، مُسْلِمٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، ان ناصبہ مصدریہ، یُرَوِّعَ فعل مضارع معروف، ہو ضمیر مستتر فاعل، مُسْلِمًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا لَا یَحِلُّ کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۳۷۔ کتا اور تصویریں گھر میں نہ رکھیے!

لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ .

+++++

لَا	تَدْخُلُ	الْمَلِكَةُ
نہیں	جاتے ہیں	(رحمت کے) فرشتے
بَيْتًا	فِيهِ	كَلْبٌ
ایسے گھر میں	کہ جس میں	کتا ہو
وَلَا	تَصَاوِيرٌ	

اور نہ (اس گھر میں کہ جس میں) تصویریں ہوں [بخاری و مسلم]

تشریح: نبی مکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق گھر میں ہمیں کتا اور تصویر رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کتا، مال کی حفاظت کے لیے گھر سے باہر رکھنا جائز ہے اور تصاویر اشد ضروریات (شناختی کارڈ، پاسپورٹ) وغیرہ کے لئے جائز ہیں، بے ضرورت تصاویر بنانا اور بنوانا اور شوقیہ کتا رکھنا حرام ہیں۔

لغات: الْمَلِكَةُ: جمع ہے مَلَكٌ بمعنی فرشتہ اس کی جمع اَمَلَاكٌ، مَلَاكِيكٌ بھی آتی ہے۔ كَلْبٌ: کتا جمع كِلَابٌ، اَكْلَبٌ آتی ہے۔ تَصَاوِيرٌ: جمع تصویر، بت، مجسمہ صَوْرَةٌ تصویر بنانا، مَصُورٌ تصویر بنانے والا۔

ترکیب: لَا تَدْخُلُ فعل مضارع معروف، الْمَلِكَةُ فاعل، بَيْتًا موصوف، فی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، كَلْبٌ معطوف علیہ، و او عاطفہ، لَازِمٌ برائے تاکید نفی، تَصَاوِيرٌ معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر فاعل ثَبَتَ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۳۸۔ محبت رسول ﷺ کا معیار

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

+++++

لَا	يُؤْمِنُ	أَحَدُكُمْ
نہیں	(کامل) مومن ہو سکتا	تم میں سے کوئی ایک
حَتَّىٰ	أَكُونَ	أَحَبَّ
یہاں تک کہ	ہو جاؤں میں	زیادہ پسندیدہ
إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ	وَوَلَدِهِ	وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
اس کو اس کے باپ سے	اور اس کی اولاد سے	اور تمام لوگوں سے

[رواہ البخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث مکرمہ میں حضور اکرم ﷺ نے ایمان کامل کا معیار بتایا ہے کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کا طریقہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائے تب ایمان مکمل ہوتا ہے اور محبوبیت کا معیار یہ ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت سنت رسول ﷺ نہ چھڑا سکے۔

لغات: لَا يُؤْمِنُ: یہاں پر مراد کامل ایمان ہے۔

ترکیب: لَا يُؤْمِنُ فعل مضارع معروف، أَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حَتَّىٰ جار، أَكُونَ فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر اَنْ، اَنَا ضمیر مستتر اس کا اسم، أَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الیہ جار مجرور مل کر متعلق أَحَبَّ، مِنْ جار، وَالِدِهِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ، وَلَدِهِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، وَاَوْ عاطفہ، النَّاسِ مَوْکَد، أَجْمَعِينَ تاکید، مَوْکَد تاکید مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہوئے أَحَبَّ کے، أَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں

سے مل کر خبر فعل ناقص اُکھون کی، اُکھون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتقدیر اُن مصدر کی تاویل ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَا یُؤْمِنُ کے، لَا یُؤْمِنُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۳۹۔ کسی مسلمان سے تعلقات نہ توڑیے

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ .

+++++

لَا	يَحِلُّ	لِمُسْلِمٍ	أَنْ
نہیں ہے	حلال	کسی مسلمان کے لیے	یہ کہ
يَهْجُرُ	أَخَاهُ	فَوْقَ ثَلَاثٍ	فَمَنْ
چھوڑے (بولنا)	اپنے (مسلمان) بھائی سے	تین دن سے اوپر	پس جو شخص
هَجَرَ	فَوْقَ ثَلَاثٍ	فَمَاتَ	دَخَلَ النَّارَ
چھوڑے	تین دن سے اوپر	پس جب وہ مر جائے	تو داخل ہوگا جہنم میں

(کسی مسلمان سے)

[رواہ احمد و ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں صرف اپنی خواہش نفس اور دنیاوی ضرورت سے ترک تعلقات سے منع کیا گیا ہے۔ کسی بھی مسلمان سے گفتگو چھوڑنا بغیر شرعی ضرورت کے جائز نہیں ہے۔ البتہ کہیں دین اسلام کی محبت کے معاملے میں کوئی ٹکرائے تو اہل علم سے دریافت کرنا چاہیے۔ بعض صورتوں میں تعلقات برقرار رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لغات: يَهْجُرُ يَهْجُرُونَ (ہجروانا قطع تعلق کرنا، چھوڑنا۔ أَخ: بھائی)۔

ترکیب: لَا يَحِلُّ فعل مضارع معروف، مل جار، مُسْلِمٍ مجرور، جار مجرور مل کر

متعلق فعل اَنْ ناصبہ مصدریہ، یَهْجُرُ فعل مضارع ہو ضمیر مستتر فاعل، اخاء مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فَوْق مضاف، ثَلَاث مضاف الیہ۔ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل ہوا لَا یَحِلُّ کا، لَا یَحِلُّ اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۴۰۔ بغیر اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کی جائے

أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِبِّ نَفْسٍ مِّنْهُ .

+++++

أَلَا	لَا	يَحِلُّ	مَالُ امْرِئٍ
آگاہ ہو	نہیں ہے	حلال	کسی انسان کا مال
إِلَّا	بِطِبِّ نَفْسٍ مِّنْهُ		
مگر	اس کے دل کی خوشی کے ساتھ		

[بیہقی]

تشریح: یہ شرعی ضابطہ ہے کہ ہر انسان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم کسی کی چیز بغیر پوچھے استعمال تو نہیں کر رہے؟ جب صرف استعمال بغیر اجازت نہیں کر سکتے تو کسی کا مال یا استعمال کی چیز بغیر اجازت لینا کب جائز ہوگا۔

لغات: امْرِئٍ: بغیر تاء تانیث کے بمعنی مرد اور تاء تانیث کے ساتھ بمعنی عورت۔ طِبِّ: طاب (ن) طیباً بمعنی خوش گوار ہونا۔ طیب اس مال کو بھی کہتے ہیں جو بہترین ہو۔

ترکیب: أَلَا حرف تنبیہ، لَا یَحِلُّ فعل مضارع، مَالُ مضاف، امْرِئٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، إِلَّا حرف استثناء، ب جار، طِبِّ مصدر مضاف، نَفْسٍ مضاف الیہ، مِّنْ جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مصدر، مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۴۱۔ بد بخت سے نرمی چھن جاتی ہے

لَا تُنَزَّعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ .

+++++

لَا	تُنَزَّعُ	الرَّحْمَةُ
نہیں	چھینی جاتی	رحمت
إِلَّا	مِنْ شَقِيٍّ	
مگر	بد بخت کے (دل) سے	(احمد ترمذی)

تشریح: اس ارشاد مبارک سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے اور ہمیں چاہیے کہ ہر ایک سے درگزر کا معاملہ کریں کیونکہ جو اللہ کی مخلوق پر رحم کرے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔

لغات: تُنَزَّعُ، نَزَعَ (ض) نَزَعًا۔ نکالنا، اکھڑنا۔ شَقِيٍّ شَقِيٍّ (س) شقا و شقاء و شقاوۃ، بد بخت ہونا۔

ترکیب: لَا تُنَزَّعُ فعل مضارع مجہول، الرَّحْمَةُ نائب فاعل، إِلَّا حرف استثناء لغو، مِنْ جار، شَقِيٍّ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۴۲۔ جہاں کتا اور گھٹی ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ .

+++++

لَا	تَصْحَبُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	رُفْقَةً
نہیں	ساتھ رہتے	فرشتے	ایسی جماعت کے

فِيهَا جَسْمٌ وَلَا جَوْسٌ
جس میں کتا ہو اور نہ (اس میں جس میں) گھنٹی ہو

[رواہ مسلم]

تشریح: اس حدیث میں گھنٹی اور کتے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ گھنٹی سے مراد گانے کے آلات بھی ہیں۔ ہمیں ان سے بچنا چاہیے کیونکہ ایسے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ کسی محفل میں یہ چیزیں ہوں اور ہم روک نہ سکیں تو وہاں سے چلے جانا چاہیے۔ تاکہ شمولیت کے گناہ سے بچت ہو جائے۔

لغات: تَصْحَبُ صحب (س) صحبتہ ساتھی ہونا، ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔ رُفَقَةٌ: جمع رفاق، ارفاق، رفق آتی ہے، معنی ساتھیوں کی جماعت، قافلہ۔

ترکیب: لَا تَصْحَبُ فعل مضارع، الْمَلَنِكَهُ فاعل، رُفَقَةٌ موصوف، فی جار ہا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل محذوف ثبت کے، كَلْبٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ لازمہ برائے تاکید، جَوْسٌ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

صَيَغُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ (امر اور نہی کے صیغے)

ملاحظہ: ان احادیث کا بیان شروع ہے جن کا پہلا صیغہ امر کا ہے یا نہی کا۔ ان صیغوں میں فاعل کی ضمیر ساتھ لگی ہوگی یا اس صیغے میں پوشیدہ ہوگی اس ترکیب میں انہیں فعل با فاعل کہیں گے اور مفعول کو ساتھ ملا کر جملہ فعلیہ انشائیہ مکمل ہو جائے گا۔

فائدہ ①: فعل امر اور نہی مجزوم ہوتے ہیں اور جزم کا آنا تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ ① جزم بالسکون جیسے: لَا تَضْرِبْ ② جزم محذوف حرف علت جیسے لَا تَرْمِ یہ اصل میں تَرْمِیٰ ہے لانہیہ کے داخل ہونے سے یا حرف علت کو حذف کر دیا۔ ③ جزم باسقاط نون اعرابی جیسے لَا تَضْرِبَا۔

فائدہ ②: دو صیغوں (ماضی اور مضارع اور ملحقات مضارع میں) ضمیر مستتر جائز الاستتار ہوتی ہے۔ ① واحد مذکر غائب۔ ② واحد مؤنث غائبہ یعنی کبھی ان دو صیغوں کا فاعل یا نائب فاعل ضمیر مستتر ہوگی جیسے زَيْدٌ يَضْرِبُ۔ کبھی ان کا فاعل اسم ظاہر ہوگا اس وقت ان میں ضمیر مستتر نہیں مانی جائے گی جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ. ضَرَبَتْ هِنْدٌ۔

۱۴۳۔ میرا پیغام پہنچا دو جہاں تک ہو سکے

يَلْغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً .

+++++

يَلْغُوا	عَنِّي	وَلَوْ
پہنچاؤ	میری طرف سے	اگرچہ
آیۃ		

ایک آیت ہی ہو [بخاری]

تشریح: اس پیغام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود خاص نصیحت کے مطابق ہمیں چاہیے کہ ہم جو دین کی بات سنیں اسے فوراً آگے پہنچانے کی فکر کریں یہ نہ سوچیں کہ ہم ایک ہی بات جانتے ہیں ہو سکتا ہے سننے والوں میں سے کوئی کسی ایک بات پر عمل کرے اور ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

لغات: يَلْغُوا بملغۃ، تبليغا، بمعنى تبلغ کرنا، بَلَّغَ (ن) بلوغا بمعنی پہنچنا۔ قَالَ تَعَالَى بِأَيُّهَا الرُّسُلُ يَلْغُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. آيَةً : بمعنی علامت، من الكتاب آیت۔

ترکیب: يَلْغُوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، عَنْ جَارِنِ وَقَايَةِ ضمیر واحد متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واو مبالغہ، لَوْ شرطیہ وصلیہ، آيَةُ خبر، فعل محذوف کانت کی، کانت فعل ناقص ہی ضمیر مستتر اس کا اسم، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، اس کی جزا ماقبل کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے یعنی ولو کانت آيَةُ فَيَلْغُوا عَنِّي شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۴۴۔ ہر شخص کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھا جائے
 أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ .

+++++

انزالو	الناس	منازلہم
اتارو	لوگوں کو	ان کے مرتبے پر [البوداؤد]

تشریح: ہدایت دی جا رہی ہے کہ ہر ایک سے ویسا ہی سلوک کرو جیسا اس کا مرتبہ ہو۔ جو شخص اپنی قوم میں بڑا اور عہدہ دار ہوا سے اسی طرح عزت دینی چاہیے۔

لغات: أَنْزِلُوا (أَفْعَالٌ) اَنْزَلْنَا، اَنْزَلَ الصَّيْفَ، مہمان کا اتارنا، نَزَلَ (ض) نَزُولًا، اترنا، مَنَازِلَهُمْ: جمع منزل اترنے کی جگہ، مکان۔

ترکیب: أَنْزِلُوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، النَّاسُ مفعول بہ، مَنَازِلَ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۴۵۔ جائز سفارش پر اجر ملتا ہے

اِسْفَعُوا فَلَتَوْجَرُوا .

+++++

اِسْفَعُوا	فَلَتَوْجَرُوا
سفارش کرو	تاکہ تم بدلہ دیے جاؤ

تشریح: سفارش کرنا اگر جائز ہو تو اس پر ثواب کی امید بھی کرنی چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اللہ سے بہت ثواب ملے گا۔ برے اور ناجائز کام میں سفارش اس کام کے گناہ میں شریک ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

لغات: اَشْفَعُوا شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً لِفُعْلَانٍ فِيهِ إِلَى زَيْدٍ - سفارش کرنا،
فَلْتَوْجَرُوا تَجَرَّ (ن.ض) عَلَى كَذَا، بدلہ دینا، مزدوری دینا۔

ترکیب: اَشْفَعُوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر امر
ف جوابیہ، تَتَّوَجَرُّوا امر مجہول ضمیر بارز نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ⊕ ⊕ ⊕))

۱۴۶۔ استقامت ایمان کے لیے ضروری ہے

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ

+++++

قُلْ	اٰمَنْتُ	بِاللّٰهِ
کہہ دے	میں ایمان لایا	اللہ پر
ثُمَّ	اسْتَقِمَّ	

پھر اس پر جمارہ! [مسلم]
تشریح: ہمارے نبی ﷺ کی نصیحت ہے کہ جب اللہ پر ایمان لے آؤ تو اللہ کے
احکامات کو بھی پورا کرو، اور ان کا انکار مت کرو۔ کوئی مشکل آجائے تو ثابت قدم رہو۔
رسوم و رواج تمہیں ڈگمگانہ دیں۔

لغات: اسْتَقِمَّ: بختمی سیدھا ہونا، درست ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ -

ترکیب: قُلْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اٰمَنْتُ فعل، ضمیر بارز فاعل، با
جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف
علیہا، ثُمَّ عاطفہ، اسْتَقِمَّ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۴۷۔ شفاف زندگی سیکھو!

دَعُ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ .

+++++

دَعُ	مَا	يُرِيكَ
چھوڑ دے	جو	تجھے شک میں ڈالے
إِلَى	مَا	لَا يُرِيكَ
اس کی طرف	جو	تجھے شک میں نہ ڈالے

[احمد و ترمذی]

تشریح: جس میں ذرہ برابر ناجائز ہونے کا شک بھی ہو وہ کام نہ کرو اور وہ کام کرو جس کے جواز میں کوئی شک نہ ہو۔ مثلاً حقوق العباد کو لیجئے اور جس چیز کے متعلق دل میں کھٹکا ہو کہ یہ ہماری ہے یا کسی اور کی، اسے چھوڑ بیٹے، لہذا ہمیں مشکوک چیز کو چھوڑ کر مضبوط چیز (جس سے دل میں کھٹکا نہ لگے) اپنانا چاہیے۔ اسی طرح حقوق اللہ (عبادات) میں جس کام کے شرعی الثبوت ہونے میں شک ہو چھوڑ دیجئے اور جو یقینی ہو اسے اختیار کر لیجئے۔

لغات: دَعُ وَ دَعَا (ف) وَ دَعَا، چھوڑنا۔ يُرِيكَ: شک میں ڈالنا، تہمت لگانا۔

ترکیب: دَعَا امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، يُرِيكَ فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، ك ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ، الی جار، ما موصول، لَا يُرِيكَ فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، ك ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا دَعُ فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۳۸۔ ہم جہاں بھی ہیں ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے
إِتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ .

+++++

إِتَّقِ	اللہ	حَيْثُ مَا كُنْتَ
ڈرتو	اللہ سے	تو جہاں کہیں ہو

[ترمذی]

تشریح: ارشاد نبوی ﷺ میں ہمارے لیے ہدایت ہے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہمیں ہر وقت اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ مجھے میرا اللہ دیکھ رہا ہے، کہیں میں ایسا کام تو نہیں کر رہا جس سے اللہ ناراض ہو جائے۔

لغات: ان الفاظ کی تحقیق گزر چکی ہے۔

ترکیب: إِتَّقِ امر حاضر، انت ضمیر فاعل، اللہ مفعول بہ، حَيْثُ مضاف، ما موصولہ، كُنْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا، حَيْثُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((.....))

۱۳۹۔ نیکی برائی کے اثر کو زائل کر دیتی ہے
وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا .

+++++

وَاتَّبِعِ	السَّيِّئَةَ	الْحَسَنَةَ
اور پیچھے لا	برائی کے	نیکی کو
تَمْحُهَا		

[ترمذی وغیرہ]

وہ اسے (برائی کے اثر کو) مٹا دے گی

تشریح: امام الانبیاء علیہ السلام کے اس ارشاد کا خاص پیغام یہ ہے کہ جب ہم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس سے دل پر دھبہ لگ جاتا ہے، تو بہ کے بعد اگر کوئی صدقہ خیرات یا کوئی اچھا کام کریں تو اس سے دل کا دھبہ دور ہو جاتا ہے اور اس گناہ یا بُرے کام کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

لغات: تَمْحُهَا مَحَا (ن) مَحْوًا الْكُشْيَاءُ مٹانا۔

ترکیب: واو استینافیہ، اتّبع امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اَلَسَّيْنَةُ مفعول اول، الْحَسَنَةُ موصوف (الف لام عہد ذہنی حکما نکرہ)، تَمَحَّ فاعل مضارع، ہی ضمیر مستتر فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۵۰۔ اچھے اخلاق کا اہتمام

وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنِ .

+++++

وَخَالِقِ	النَّاسَ	بِخُلُقٍ حَسَنِ
اور پیش آؤ	لوگوں سے	اچھے اخلاق کے ساتھ

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک ﷺ کی روشنی میں ہمیں لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے اور اسے نیکی سمجھنا چاہیے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے احکامات ہی اصل اخلاق ہیں۔

لغات: خَالِقٍ: (ن) پیدا کرنا، مُخَالَفَةً: خوش خوئی کے ساتھ زندگی گزارنا۔

ترکیب: واؤ استینافیه، خالقی امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، النَّاسَ مفعول بہ،
ب جار، خُلِّقَ موصوف، حَسَنَ صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل
کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۵۱۔ دوستی ایمان کی ترقی کے لیے ہو

لَا تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا .

+++++

لَا	تُصَاحِبُ	إِلَّا	مُؤْمِنًا
نہ	ساتھی بنا	مگر	ایمان والے کو

[تومذی]

تشریح: ارشاد مبارک میں تعلقات اور محبت کا معیار بتایا گیا ہے کہ: ہمیں ایسے
دوست بنانے چاہئیں جن کا ایمان مضبوط ہو کیونکہ کامل الایمان کا ساتھی بننے سے ہمارا
ایمان بھی مضبوط ہوگا اور اگر ہم کسی ایسے شخص کو (جس کا ایمان مضبوط نہیں ہے) اپنا
دوست بنالیں گے تو ہمارا ایمان بھی ناقص ہو جائے گا۔ البتہ دعوت دینے کی نیت سے
یہ دوستی فائدہ مند ہو سکتی ہے، اس میں ایمانی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ لیکن علم نہ ہو تو
بحث سے بچیں۔

لغات: تُصَاحِبُ صَاحِبٌ، مُصَاحِبَةٌ، صَحَبَ (س) صُحْبَةً، دوستی کرنا، ایک
دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔

ترکیب: لَا تُصَاحِبُ نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، إِلَّا حرف استثناء لغو،
مُؤْمِنًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۵۲۔ نیک لوگوں کو کھانا کھلانے میں بہت بڑا اجر ہے
وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ .

+++++

وَلَا	يَأْكُلُ	طَعَامَكَ
اور نہ	کھائے	تمہارے کھانے کو
إِلَّا	تَقِيٌّ	
مگر	پرہیزگار	

[ترمذی وغیرہ]

تشریح: سبق ملتا ہے کہ اگر کھانا چاہیں تو ہمیں نیک اور نمازی، پرہیزگار لوگوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔ تاکہ ان کی نیکیوں کے ثواب میں ہم بھی شریک ہو جائیں۔

لغات: تَقِيٌّ: پرہیزگار، مُتَّقِيٌّ، جَمْعُ اتَّقِيَاءِ آتی ہے۔

ترکیب: واو عاطفہ، لَا يَأْكُلُ نہی غائب، طَعَامَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، إِلَّا حرف استثناء لغو، تَقِيٌّ فاعل، فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕⊕.....))

۱۵۳۔ امانتیں باحفاظت واپس کر دیجئے!

إِذِ الْأَمَانَةِ إِلَى مَنِ اتَّمَمَكَ .

+++++

إِذِ	الْأَمَانَةِ	إِلَى	مَنِ اتَّمَمَكَ
ادا کر	امانت	اسے	جس نے تیرے پاس امانت رکھی

[ترمذی]

تشریح: ارشاد عالی میں ایک صحابیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ (جس نے تمہارے پاس اپنی کوئی چیز امانت رکھوائی) اسے میلی نظر سے مت دیکھو۔

بلکہ اس کی صحیح حفاظت کرو اور اسے ایسے ہی جس طرح اس نے تیرے پاس اپنی چیز رکھوائی تو اس کو اس کی پوری چیز دو، یعنی امانت میں خیانت نہ کرو۔

لغات: اَدَّ بَادًى، تَادِيَةً، اَلْشَّيْءُ ادا کرنا، پہنچانا، اِئْتَمَنَكَ، اَمَّنَ، اِئْتَمَنَ فَلَانًا عَلٰی كَذًا۔ کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔

ترکیب: اَدَّ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اَلْاَمَانَةَ مفعول بہ، اِلٰی جار، مَن موصول، اِئْتَمَنَ مفعول ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، كَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۵۴۔ کوئی تجھ سے خیانت کرے اس سے بھی خیانت نہ کر

وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ .

+++++

وَلَا	تَخُنْ	مَنْ	خَانَكَ
اور نہ	خیانت کر	جو	تجھ سے خیانت کرے

[ترمذی]

تشریح: پیغام حدیث: اگر کوئی تمہارے ساتھ برا سلوک کرے، تو اس سے اچھا سلوک کرو تا کہ وہ تجھ سے رہنمائی حاصل کرے اور اچھا ہو جائے۔ اگر تم اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا تو اس میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔

لغات: تَخُنْ بِخَانَةٍ (ن) خِيَانَةً امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: وَاو عاطفہ، لَا تَخُنْ نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، مَنْ موصول،

خَانَ فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل، لَاضْمِیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل (لَا تَخُنْ) اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۵۵۔ اذان تم میں سے بہتر آدمی پڑھے

يُؤَذِّنْ لَكُمْ خَيْرُكُمْ .

+++++

يُؤَذِّنْ لَكُمْ خَيْرُكُمْ
چاہیے کہ اذان دے تمہارے لیے تم میں سب سے بہتر

[ابوداؤد]

تشریح: اسلام کے اہم ارکان میں نماز بھی ہے۔ اس کے اوقات کی ذمہ داری موزنوں پر ہے اس وجہ سے اس حدیث میں فرمایا گیا کہ بہترین لوگ اذان دیں تاکہ غلطی نہ کریں۔ اور اذان بروقت پڑھیں۔

لغات: يُؤَذِّنْ يَأْذِنُ، تَأْذِينًا، أَذِنَ الصَّلَاةَ، اذان دینا۔

ترکیب: يُؤَذِّنْ امر غائب، لَكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، خَيْرُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۵۶۔ سب سے اچھا پڑھنے والا نماز پڑھائے!

وَيُؤَمِّنْكُمْ قَرَأْنَكُمْ .

+++++

وَيُؤَمِّنْكُمْ قَرَأْنَكُمْ

اور چاہیے کہ امامت کرائیں تم میں سب سے بہتر پڑھنے والے

[ابوداؤد]

تشریح: امام کے بارے میں فرمایا کہ تم میں سے جو دین کے اعتبار سے بہتر ہو وہ نماز پڑھائے اس سے مراد وہ شخص ہے جو تجوید کے قواعد اور دینی مسائل سے واقف ہو۔

لغات: **لَيْسَ بِكُمْ** (ن) **أَمَّا بِالْقَوْمِ**، امام بنا، امامت کرنا۔ **قُرَأْتُكُمْ**: جمع القاری پڑھنے والا، عبادت گزار۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، **لَيْسَ** امر غائب، **كُمْ** ضمیر مفعول بہ، **قُرَأْتُكُمْ** مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ (الخ)

((..... ❀❀❀))

۱۵۷۔ سلام کے بغیر گھر آنے کی اجازت نہ دو!

لَا تَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ يَدْأِ بِالسَّلَامِ .

+++++

لَا	تَأْذَنُوا	لِمَنْ	لَمْ
نہ	اجازت دو	اس شخص کو جو	نہ
یَدْأِ	بِالسَّلَامِ		
پہل کرے	سلام کے ساتھ		

[بیہقی]

تشریح: اس حدیث کا مطلب ہے جب تمہارے پاس کوئی آئے اور بغیر سلام کے اندر آنے کی کوشش کرے تو اس سے کہو کہ واپس جا کر سلام کرو پھر اندر داخل ہو۔ خصوصاً اپنے سے چھوٹوں کو اسی طرح سمجھاؤ۔ بڑوں کو تعلیم دینے کے لیے اور راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

لغات: ان الفاظ کی تحقیق گزر چکی ہے۔

ترکیب: **لَا تَأْذَنُوا** نہی حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، **ل** جار، **مَنْ** موصول، **لَمْ** یَدْأِ فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، **بِالسَّلَامِ** مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل

کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل (لَا تَأْذُنُوا) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۵۸۔ سفید بال مسلم کا نور ہے، انہیں نہ اکھاڑو

لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ .

+++++

لَا	تَنْتِفُوا	الشَّيْبَ
نہ	اکھاڑو	سفید بالوں کو
فَإِنَّهُ	نُورُ الْمُسْلِمِ	
پس بے شک وہ	مسلمان کا نور ہیں	[ابوداؤد]

تشریح: سفید بال بڑھاپے کی نشانی ہیں، بڑھا پا انسان کا وقار ہے، اسی وقار کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے رک جاتا ہے اور بڑھاپے میں انسان توبہ و استغفار کی طرف مائل ہوتا ہے۔

لغات: لَا تَنْتِفُوا: نَتَفَّ (ض) نَتَفَّ وَنَتَفَّ الشَّعْرَ، بال اکھاڑنا۔ الشَّيْبَ: بمعنی سفید بال، شاب (ض) شَيْبًا وَشَيْبَةً (ض) بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَاشْتَغَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا۔

ترکیب: لَا تَنْتِفُوا نہیں حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشَّيْبَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فتعلیل یہ، اِنْ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر ان کا اسم، نُورُ مضاف، الْمُسْلِمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ان کی خبر، اِنْ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۵۹۔ محبتِ الہی، دنیا سے بے رغبتی میں ملتی ہے
 اَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ .

+++++

اَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ
 بے رغبت ہو جا دنیا کے بارے میں اللہ تجھ سے محبت کرے گا

[ترمذی ابن ماجہ]

تشریح: حقیقی زاہد اس شخص کو تصور ہی نہیں کیا جاسکتا جس کے پاس مال موجود ہی نہ ہو بلکہ حقیقی زاہد وہ ہے جو ساری لذتوں کے ہوتے ہوئے اس سے دور ہی رہے اور حقیقی محبت کا محور صرف ذات باری تعالیٰ کو رکھے۔ دنیا سے دل نہ لگائے۔

لغات: اَزْهَدْ زَهَدًا (س. ف) زَهْدًا، زَهَادَةً فِي الشَّيْءِ وَعَنْهُ، بے رغبتی کر کے چھوڑ دینا۔

ترکیب: اَزْهَدْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، اَلدُّنْيَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر امر، يُحِبُّ فعل مضارع، ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۶۰۔ اپنی ضروریات میں لوگوں کی جیب پر نظر نہ رکھیے!
 وَاَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ .

+++++

وَاَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ
 اور بے رغبت ہو جا جو لوگوں کے پاس ہے لوگ تجھ سے محبت کریں گے

[ترمذی ابن ماجہ]

تشریح: اپنی ضروریات میں صرف ذاتِ الہی پر نظر دینی چاہیے جو شخص اپنے فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا کیونکہ آج ضرورت کے لیے بھیک مانگی، وہ احتیاج ختم ہوگی تو کل اس سے اہم ضرورت پیش آئے گی۔ اگر اللہ سے مانگنے کی عادت ہوگی تو چھوٹی بڑی ہر ضرورت پوری ہوگی۔

لغات: النَّاسُ: بمعنی لوگ، یہ اسم جنس ہے کبھی اس کی جمع انسان بھی آتی ہے۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، اِذْ هَذَا امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فی جار، ماموصولہ، عِنْدَ مضاف، النَّاسِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر امر، یُحِبُّ فعل، لک ضمیر مفعول بہ، النَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جواب امر، امر اور جواب امر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۱۶۱۔ زندگی ایک سفر ہے۔ مسافروں کی طرح گزاریے!

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ .

+++++

كُنْ	فِي الدُّنْيَا	كَأَنَّكَ
ہو جا	دنیا کے بارے میں	گویا کہ تو
غَرِيبٌ	أَوْ	عَابِرُ سَبِيلٍ
پر دیسی ہے	یا	راہ چلنے والا مسافر ہے

[بخاری]

تشریح: حدیث مبارکہ سے سبق ملتا ہے کہ جس طرح سفر میں مسافر کسی فضول چیز

میں مشغول نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی چیزوں کو جمع نہ کرے، بلکہ بقدر ضرورت ساتھ رکھے اور آخرت میں کام دینے والی چیزوں میں لگا رہے۔

لغات: غَرِبَ: بمعنی مسافر، جمع غُرَبَاءُ آتی ہے، غَرَبَ (ن) غُرْبَةً وَغُرْبًا، غُرَابَةٌ پر دیسی ہونا۔ عَابَرُ: (اسم فاعل) گزرنے والا، جمع عَبَّارٌ، عَبْرَةٌ آتی ہے، عَبَرَ (ن) عَبْرًا، عَبُورًا، الْكَسْبِيلُ: گزرتا، راستہ گزرتا۔

ترکیب: مَكُنْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر اس کا اسم، فہی جار، اَلْذَّنْيَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل ناقص کے، کان حرف مشبہ بالفعل، لضمیر اسم، غَرِبَ معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، عَابَرُ مضاف سَبِيلِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر ہوئی کَانَ کی، کَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مَكُنْ کی، مَكُنْ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۶۲۔ جائیداد بنانے میں آخرت نہ بھول جاؤ!

لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ فَرَعًا عِوَا فِي الدُّنْيَا .

+++++

لَا تَتَّخِذُوا	الصَّيْعَةَ	فَرَعًا عِوَا
نہ بناؤ	جائیداد	پس شوق کرنے لگو گے
فِي الدُّنْيَا		

[ترمذی]

دنیا میں

تشریح: جائیداد بنانا منع نہیں ہے لیکن اس شخص کے لیے منع ہے جو حصول جائیداد میں اتنا مشغول ہو جائے کہ آخرت کی فکر نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ لیکن جو مشغولیت آخرت کی تیاری میں معاون ہو وہ بابرکت ہے۔

لغات: الصَّيْعَةُ: بمعنی جائیداد۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوا نَمِي حَاضِر، ضَمِير بارز فاعل، الضَّيْعَةُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نہی، ف جوابیہ، تَرْغَبُوا فعل مضارع، ضَمِير بارز فاعل، فاعلی الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب نہی، نہی جواب نہی مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۶۳۔ مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اجرت دے دو!

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرْقُهُ .

+++++

أَعْطُوا	الْأَجِيرَ	أَجْرَهُ	قَبْلَ
دو	مزدور کو	اس کی مزدوری	پہلے
أَنْ	يَجِفَّ	عَرْقُهُ	

اس کے کہ خشک ہو جائے اس کا پسینہ [رواہ ابن ماجہ]

تشریح: ارشادِ عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی ضرورت کے لیے آدمی کسی سے کچھ کام لے تو اس کام کے ختم ہونے پر اس کی مزدوری اس کو دے دے، اور اس کی مزدوری ادا کرنے میں ٹال، مٹول نہ کرے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد اس کی مزدوری نہ دینا شریعت کے خلاف ہے۔

لغات: أَجِيرٌ: بمعنی نوکر، مزدور جمع أَجْرَاءُ آتی ہے۔ اسْتَأْجِرُ مزدوری پر کسی کو لینا۔ يَجِفُّ يَجِفُّ (ض) جَفًّا وَجُفُوًّا خشک ہونا صفت جاف آتی ہے۔ عَرَقُهُ: بمعنی پسینہ عرق (س) عَرَقًا پسینہ آنا۔

ترکیب: أَعْطُوا امر حاضر، ضَمِير بارز فاعل، الْأَجِيرُ مفعول اول، أَجْرَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، قَبْلَ ظرف مضاف، أَنْ نَاصبہ مصدریہ، يَجِفُّ فعل مضارع، عَرَقُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۶۴۔ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَوْفَرُوا اللَّحَى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ

+++++

خَالِفُوا	ر	الْمُشْرِكِينَ	أَوْفَرُوا
الناچلو	شرک کرنے والوں کے	بڑھاؤ	
اللَّحَى	وَاحْفُوا	الشَّوَارِبَ	
ڈاڑھی کو	اور کٹواؤ	مونچھوں کو	

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔

① مشرکین کی مخالفت قرآن کریم اور احادیث میں مسلمانوں کی صفات پیدا کرنے کا حکم ہے تو اس کے ساتھ اللہ کے نافرمانوں کی مخالفت کا بھی حکم ہے یعنی ہمارے سارے کام اللہ کے باغیوں کے خلاف ہونے چاہیں۔

② دوسرا حکم ڈاڑھی کے بڑھانے اور مونچھوں کے کٹوانے کا ہے کیونکہ ڈاڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا فعل ہے دیگر احادیث کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھیں کترنا مسنون عمل ہے۔

لغات: أَوْفَرُوا: زیادہ کرنا، بڑھانا، وَفَرَا لَكَ الْمَالُ (ض) وَفَرَا لَكَ الْمَالُ، زیادہ کرنا۔ اللَّحَى: جمع الکَلْحِ، ڈاڑھی۔ قَالَ تَعَالَى لَا تَأْخُذْ بِلِحَتَيْهِ. احْفُوا: احْفَى، احْفَاءً، شَارِبَةً، مونچھ کترنے میں مبالغہ کرنا حَفَى (م) حَفَاً زیادہ چلنے سے پاؤں کا تھکنا۔

ترکیب: خَالِفُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الْمُشْرِكِينَ مفعول بہ، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اَوْفِرُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَللُّحٰی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، وَاَوْعَاطِفْہٗ اَحْفُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشَّوَارِبُ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر جملہ معطوفہ ہو کر پہلے جملہ کا بیان ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۶۵۔ مبلغین کے لیے ایک نصیحت

بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا .

+++++

بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا وَيَسِّرُوا
خوش خبریاں سناؤ (لوگوں کو) اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کا معاملہ کرو
وَلَا تُعَسِّرُوا
اور تنگی نہ کرو

[بخاری مسلم]

تشریح: اس حدیث میں ہر مسلمان کے لیے ایک خاص پیغام ہے کہ جب وہ لوگوں کو دین کی دعوت دے تو اعمال پر ملنے والے اجر و ثواب کی خوش خبریاں سنائے اور نفرت کا ذریعہ نہ بنے، دین کو آسان سان طریقے سے پیش کرے، مشکل کاموں کو بعد میں بتائے۔ پہلے آسان آسان کام سامنے رکھے۔

لغات: بَشِّرُوا بَشْرَةً، بَشِيرًا، خوش خبری دینا، خوش کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَبَشِّرْهُمْ بِاسْحَاقَ، بشر (ض. س) اَلْبَشَرُ اسْتَبَشَرَ، خوش ہونا، تُنْفِرُوا نَفَرَةً، نَفِيرًا، نفرت دلانا نَفَرَ (ض) نَفَرًا من كذا، نفرت کرنا، ناپسند کرنا يَسِّرُوا يَسْرَةً بَقْلَان، آسان کرنا، يَسِّرُ (ك. س) يُسِّرًا، ویسرا الامر، آسان ہونا، اسی سے يَسِّرُ آتا ہے، بمعنی آسان۔ قَالَ تَعَالَى اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. تُعَسِّرُوا عُسْرًا الامر، دشوار کرنا، تنگ کرنا عسر (س. ك) عُسْرًا دشوار ہونا۔

ترکیب: بَشِّرُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تُنْفِرُوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استثنائیہ، یَسِّرُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تُعَسِّرُوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۶۶۔ بھوکوں کو کھلانا، مریض کی عیادت اور قیدی چھڑوانا

أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ وَفَكُّوا الْعَانِيَّ .

+++++

أَطْعِمُوا	الْجَائِعَ	وَعَوِّدُوا الْمَرِيضَ
کھانا کھلاؤ	بھوکے کو	اور بیمار کی بیمار پرسی کرو
وَفَكُّوا الْعَانِيَّ		

اور چھڑواؤ قیدی کو [بخاری]

تشریح: اس حدیث میں محسنِ انسانیت ﷺ نے انسانی حقوق بیان کیے۔

① بھوکوں کو کھانا کھلانا: اس سے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

② بیمار پرسی کرنا: اس سے بندہ اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاؤں کا مستحق

ہوتا ہے۔

③ قیدیوں کو چھڑوانا: اس سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: الْجَائِعُ: بمعنی بھوکا، جمع جِيعَانِ آتی ہے، عَوِّدُوا: عَادَ (ن) عودا، عیدۃ المریض، بیمار پرسی کرنا۔

ترکیب: أَطْعِمُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الْجَائِعُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، وَعَوِّدُوا وَالْمَرِيضَ وَفَكُّوا

العَانِیَ دونوں جملے بترکیب سابق پہلے جملے پر معطوف ہیں۔

((..... ❀❀❀))

۱۶۷۔ مرغ کو گالی نہ دو!

لَا تَسُبُّوا الدِّیْكَ فَإِنَّهُ یُوقِظُ لِلصَّلَاةِ .

+++++

لَا	تَسُبُّوا	الدِّیْكَ	فَإِنَّهُ
نہ	برا کہو	مرغ کو	پس بے شک وہ
یُوقِظُ	لِلصَّلَاةِ		

جگاتا ہے نماز کے لیے [رواہ ابو داؤد]

تشریح: کسی کو برا کہنا تو ویسے ہی درست نہیں لیکن خاص طور پر مرغ کے متعلق اس لیے حکم دیا کہ اس کی صفت ہے کہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ جب اچھی عادت والے اور اذان دینے والے حیوان کو برا نہیں کہہ سکتے تو انسان کی اہانت کیسے جائز ہوگی اور حقیقی مؤذن کو برا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پھر مؤذن بھی نماز کے لیے بیدار کرتا ہے اسے برا، بھلا کہنا کیسے درست ہوگا؟

لغات: تَسُبُّوا تَسَبُّ (ن) سُبًّا سخت گالی دینا، الدِّیْكَ: مرغ جمع دُیُوكُ، اَدْيَاكُ دِبْكَةً آتی ہے، یُوقِظُ یُوقِظُ اِيقَظًا بمعنی بیدار کرنا۔

ترکیب: لَا تَسُبُّوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الدِّیْكَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اِنَّ کا اسم، یُوقِظُ فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، لِلصَّلَاةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۶۸۔ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے

لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانٌ .

+++++

لَا	يَقْضِيَنَّ	حَكْمَ	بَيْنَ اثْنَيْنِ
نہ	ہرگز فیصلہ کرے	کوئی فیصلہ کرنے والا	دو کے درمیان
وَهُوَ	غَضَبَانٌ		

اس حال میں کہ وہ غصے میں ہو [بخاری و مسلم]

تشریح: آقائے کائنات ﷺ کی اس حدیث پاک میں فیصلہ کرنے والوں کے لیے خاص ہدایت ہے کہ جب ان کا دماغ بھوک، پیاس، بیماری یا غصہ یا کسی بھی وجہ سے حاضر نہ ہو تو وہ فیصلہ نہ کریں، یعنی دلی اطمینان کے ساتھ، سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ تاکہ کوئی اپنے حق سے محروم نہ رہ جائے، اور کسی کو ناحق تکلیف نہ ہو۔

لغات: يَقْضِيَنَّ يَقْضَى (ض) قَضَاءً، وَقَضِيَّةٌ قَضَى بَيْنَ الْحُضَمَيْنِ، فیصلہ کرنا، اسی سے قَاضٍ اسم فاعل ہے، قاضی القضاة چیف جسٹس کو کہتے ہیں۔ غَضَبَانٌ غصہ ہونے والا، غضب ناک ہونا، غضب (س) غضبا علیہ غصہ ہونا۔

ترکیب: لَا يَقْضِيَنَّ امر نہی غائب مؤکد بانون ثقیلہ، حَكْمٌ ذوالحال، وَاوُ حالہ، ہو مبتدا، غَضَبَانٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اور حال مل کر فاعل بَيْنَ مضاف، اثنین مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۶۹۔ مومن عیش پرست نہیں ہوتا

إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمِ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيُسُوُّوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ .

+++++

إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمِ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ
 بچو تم عیش پرستی سے پس بے شک اللہ کے (نیک) بندے
 لَيُسُوُّوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ
 نہیں ہوتے عیش پرست

[رواہ احمد]

تشریح: اس حدیث پاک میں راحت طلبی اور تن آسانی اور فیشن پرستی کی مذمت ہے کیونکہ مسلمان جفاکش، مخنتی اور مسافرانہ زندگی بسر کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات اور عیش پرستی میں نہیں پڑتا، بلکہ سادگی اور قناعت کے ساتھ آخرت کی تیاری میں مشغول رہتا ہے۔

لغات: التَّنَعُّمُ: ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنا۔ نَعَمَ (ن۔ س۔ ف) نِعْمَةُ الرَّجُلِ خوش حال ہونا۔

ترکیب: إِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، تقدیر عبارت اتَّقِ نَفْسَكَ اتَّقِ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، نَفْسَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَالتَّنَعُّمِ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنْ حرف مشبہ بالفعل، عِبَادَ اللَّهِ مضاف مضاف الیہ مل کر ان کا اسم، لَيُسُوُّوا فعل ناقص ضمیر بارز اس کا اسم، با جارہ زائدہ، الْمُتَنَعِّمِينَ خبر، لیسوا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنْ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل۔ معلل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

۷۰۔ سجدے کے آداب

اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

+++++

اعْتَدِلُوا	فِي السُّجُودِ	وَلَا
ٹھہرا کرو	سجدے میں	اور نہ
يَبْسُطُ	أَحَدُكُمْ	ذِرَاعِيهِ
پھیلائے	تم میں سے کوئی آدمی	اپنے بازوؤں کو
انْبِسَاطَ الْكَلْبِ		

(سجدے میں) کتے کے پھیلانے کی طرح
تشریح: اس حدیث پاک میں دو حکم ہیں۔

① سجدہ اطمینان سے ادا کرنا، اس میں مرد، عورت برابر ہیں۔

② دونوں ہاتھوں کو سجدے میں نہ پھیلانا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں، مجموعی طور پر یہ حکم ہے کہ سجدے کو اہتمام کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

لغات: يَبْسُطُ يَبْسُطُ (ن) بَسَطًا بمعنی پھیلانا، بَجَّاهَا ذِرَاعِيهِ: شنیہ ہے ذِرَاعُ کی، بمعنی بازو۔ قَالَ تَعَالَى كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعِيهِ بِالْوَصِيدِ، جَعِ أَذْرُعُ، ذِرْعَانِ آتِي ہے، ذِرْعَ (ف) ذَرَعًا الثَّوْبَ ہاتھ سے ناپا۔

ترکیب: اعْتَدِلُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فِي السُّجُودِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واو عاطفہ، لَا يَبْسُطُ نہی غائب، أَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، ذِرَاعِيهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، انْبِسَاطُ الْكَلْبِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ جملہ معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

۱۷۱۔ مُردوں کو گالی نہ دو، وہ اپنے انجام تک پہنچ چکے
لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا .

+++++

لَا	تَسُبُّوا	الْأَمْوَاتَ	فَإِنَّهُمْ
نہ	برا کہو	مُردوں کو	پس بے شک انہوں نے
قَدْ	أَفْضَوْا	إِلَى مَا	قَدَّمُوا
تحقیق	پالیا	وہ جو	آگے بھیجا

[بخاری]

تشریح: خاتم الانبیاء (علیہ السلام) کے ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ مُردے کی غیبت کرنا بھی حرام ہے کیونکہ مردہ اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کے ہاں پہنچ چکا ہے۔ جب ہر مردے کا یہ حکم ہے تو پھر وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین، عالم دین (جنہوں نے دین پھیلایا) ان کی برائی کیسے جائز ہوگی؟

لغات: الْأَمْوَاتَ: مَيِّتٌ کی جمع ہے بمعنی مردہ، جَمْعُ أَمْوَاتٍ، مَوْتَى، مَيِّتُونَ وغیرہ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ. مَاتَ (ن) مَوْتًا بمعنی مرنا۔ أَفْضَوْا: (افعال) اِفْضَاء بمعنی پہنچنا۔

ترکیب: لَا تَسُبُّوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الْأَمْوَاتَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُمْ، ضمیر اِن کا اسم، قَدْ أَفْضَوْا ماضی قریب، ضمیر بارز فاعل، اِلَى جار، ما موصول، قَدَّمُوا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۲۔ بچوں کو نماز کا حکم اور سنانے کا ایک ادب

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَعٍ بَيْنَيْنِ وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ بَيْنَيْنِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .

+++++

مُرُوا	أَوْلَادَكُمْ	بِالصَّلَاةِ
حکم کرو	اپنی اولادوں کو	نماز کا
وَهُمْ	أَبْنَاءُ سَعٍ بَيْنَيْنِ	وَأَضْرِبُوهُمْ
اس حال میں کہ وہ	سات سال کے بچے ہوں	اور ماروا ان کو
عَلَيْهَا	وَهُمْ	أَبْنَاءُ عَشْرِ بَيْنَيْنِ
اس (نماز چھوڑنے) پر	اس حال میں کہ وہ	دس سال کے بچے ہوں
وَفَرِّقُوا	بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ	
اور جدائی کر دو	ان کو بستروں میں	

[ابو داؤد]

تشریح: ہمارے نبی محترم ﷺ ہمیں بچوں کے متعلق ہدایات دے رہے ہیں کہ والدین اپنی اولاد کی نماز کا بچپن ہی سے خیال رکھیں۔

- ① جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دیں اس عمر تک ان کو نماز، وضو وغیرہ سکھائیں۔ تاکہ دس برس تک مکمل نماز و طریقہ نماز سیکھ لیں۔
- ② دس سال کی عمر میں بھی نماز کے عادی نہ ہوں تو ان کو مارنا بھی جائز ہے۔
- ③ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اکٹھے سونے کی اجازت نہیں، اس سے برائیاں پھیلتی ہیں اور بچوں میں گندی عادات آ جاتی ہیں۔

لغات: أَبْنَاءُ: ابن کی جمع ہے بمعنی بیٹا، بنون بھی جمع آئی ہے۔ الْمَضَاجِعِ: موضع کی جمع ہے بمعنی خواب گاہ، سونے کی جگہ مضجع (ف) مضجعا و مضجع، پہلو کے بل لیٹنا۔ قَالَ تَعَالَى وَاهْبِرُوا هُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ۔

ترکیب: مُرُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَوْ لَا ذَکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، واو حالیہ، هُمْ مبتدا، اَبْنَاءُ سَبْعَ سِنِينَ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ، بِالصَّلٰوةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واو عاطفہ، اَصْرَبُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، هُمْ ذوالحال، واو حالیہ، اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ علیہا، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، واو عاطفہ، فَرَّقُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بَيْنَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فِی الْمَصَاجِعِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۷۳۔ قرآن کریم کی حفاظت کرو، یہ جلد بھولنے والا ہے

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ عَقْلُهَا.

+++++

تَعَاهَدُوا	الْقُرْآنَ	فَوَالَّذِي
حفاظت کرو	قرآن کی	پس قسم ہے اس ذات کی
نَفْسِي بِيَدِهِ	لَهُوَ	أَشَدُّ تَفْصِيًّا
جس کے قبضے میں میری جان ہے	البتہ وہ (قرآن کریم)	زیادہ جلد نکلنے والا ہے
مِنَ الْإِبِلِ	عَقْلُهَا	

اونٹ سے اس کی رسی میں سے [بخاری و مسلم]

تشریح: آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پاک میں قرآن کریم کی حفاظت کا حکم

ہے کہ (جب) جتنا بھی قرآن پاک یاد ہو جائے اسے یاد رکھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے حدیث مذکور میں سرکش اونٹ کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھایا ہے کہ قرآن پاک دماغوں سے نکلنے میں سرکش اونٹ سے زیادہ تیز ہے، اس لیے اس کو حفظ کے بعد یاد کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔ حفاظ قرآن کے لیے یہ خاص نصیحت ہے۔

لغات: تَعَاهَدُ تَعَاهَدٌ، تَعَهَّدَ، بمعنی حفاظت کرنا، عَهْدٌ (س) عَهْدٌ اُحْفَظْتَ کرنا۔
عُقِلَہَا: عقل (ن. ض) عَقْلًا الْبَعِيرُ فانک، نان، ملا کر رسی سے باندھنا، عقلہ وہ چیز جس سے باندھا جائے، مراد وہ رسی جس سے اونٹ کی رانوں کو باندھا جائے۔

ترکیب: تَعَاهَدُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الْقُرْآنَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، واو قسمیہ جارہ اَلَّذِی اسم موصول، نَفْسِی مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، ب جار، یَدِہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق اُقْسِمُ فعل محذوف کے، اقسام فعل اپنے فاعل (انا ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر قسم، ل تاکید ہو مبتدا، اشد صیغہ اسم تفضیل، مِنْ الْاِبِلِ جار مجرور مل کر اس کے متعلق، ہو ضمیر مستتر تمیز، تَفْصِيًا مصدر، عُقِلَہَا مضاف مضاف الیہ مل کر منصوب بزاع الخافض ای من عُقِلَہَا جار مجرور متعلق تَفْصِيًا کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر تمیز، تمیز تمیز مل کر اَشَدَّ کا فاعل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہو کر تعلیل۔ معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۴۔ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو!
لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا .

+++++

لَا	تَجْلِسُوا	عَلَى الْقُبُورِ
نہ	بیٹھو	قبروں پر
وَلَا	تَصَلُّوا	إِلَيْهَا
اور نہ	نماز پڑھو	ان کی طرف [مسلم]

تشریح: ہمارے محبوب نبی ﷺ کی اس حدیث میں قبر کا ادب بتایا ہے کہ اس پر بیٹھنا جائز نہیں اور دوسرا ادب یہ بتایا کہ اس کی طرف نماز پڑھنا بھی جائز نہیں (تاکہ شرک کا شبہ بھی نہ ہو) سجدہ تو کسی طرح بھی جائز نہیں ہے، نہ عبادت کے لیے اور نہ ادب کے لیے۔

لغات: الْقُبُورُ: جمع ہے قبر کی جس میں مردے کو رکھا جاتا ہے۔ قَالَ تَعَالَى أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعِثَ رَمَاهُ فِي الْقُبُورِ۔

ترکیب: لَا تَجْلِسُوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، عَلَى الْقُبُورِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا ترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۷۵۔ مظلوم کی بددعا سے بچو، جلد قبول ہونے والی ہے
إِنِّي دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

+++++

إِنِّي	دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ	فَإِنَّهُ
ذُر	مظلوم کی (بد) دعا سے	پس بے شک (بات یہ ہے کہ)

لَیْسَ بِهَا وَ
نہیں ہے اس کی (بددعا) کے اور
بَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ

اللہ کے درمیان کوئی پردہ [بخاری و مسلم]

تشریح: (یہ حکم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اس وقت دیا کہ جب ان کو یمن کا گورنر بنایا گیا) اس حدیث سے معلوم ہوا ہمارے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مظلوم آدمی ہمارے حق میں بددعا کرے اور فوراً قبول ہو جائے۔

لغات: حِجَابٌ: بمعنی پردہ جمع حُجُب ہے حَجَبَ (ن) حِجَابًا چھپانا، حائل ہونا۔

ترکیب: اتَّقِ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اِنَّ کا اسم، لَیْسَ فعل ناقص، بَیْنَہَا مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، بَیْنَ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول فیہ ہوا ثابِتًا مخذوف کا، ثابِتًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر لَیْسَ کی خبر مقدم حجاب اسم مؤخر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو۔

۱۷۶۔ ان چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو!

اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً
وَاتْرَكُوهَا صَالِحَةً .

+++++

اتَّقُوا	اللَّهُ	فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ
ڈرو تم	اللہ سے	ان بے زبان جانوروں کے بارے میں
فَارْكَبُوهَا	صَالِحَةً	وَاتْرَكُوهَا
پس سواری کرو تم ان پر	اچھی حالت میں	اور چھوڑو ان کو
صَالِحَةً		

اچھی حالت میں [ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث میں آپ ﷺ نے جانوروں کے دو حقوق ارشاد فرمائے۔
① جانور پر سواری اس وقت کرنا چاہیے جب وہ سواری کے قابل ہو، شکم سیر ہو اور تھکا ہوا نہ ہو۔ اس کے آرام کا خیال رکھو!

② دوسرا حق یہ ارشاد فرمایا کہ جب وہ تھک جائے اور بھوکا ہو تو اسے کھانے اور آرام کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ آزادی اس کا بھی حق ہے۔

ملاحظہ: جب جانوروں کے حقوق کا اتنا لحاظ ہے تو آپ ﷺ کی نگاہ میں انسانیت کے حقوق کا کیا عالم ہوگا۔

لغات: الْبَهَائِمُ: جمع الْبَهِيمَةُ بمعنی جانور چوپائے۔ الْمُعْجَمَةُ مُعْجَمٌ کی مؤنث ہے، بمعنی گونگا، کھل کر بیان نہ کرنے والا، عَجْمٌ (ك) عَجْمَةٌ بمعنی لکنت ہونا۔

ترکیب: اتَّقُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فی جار، ہِذِهِ اسم اشارہ، الْبَهَائِمُ موصوف، الْمُعْجَمَةُ صفت، موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور

متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مفسر یہ، اَرْجُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، هَا ضمیر ذوالحال، صَالِحَةً حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ اَتْرُكُوْهَا صَالِحَةً ترکیب سابق جملہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تفسیر یہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۷۷۔ غیر محرم کے ساتھ ہر طرح کی خلوت اور سفر سے پرہیز کریں
لَا يَخْلُوْنَ رَجُلٌ يَامْرَأَةً وَلَا تُسَافِرُونَ اِمْرَاَةً اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ

+++++

لَا	يَخْلُوْنَ	رَجُلٌ
نہ	الگ بیٹھے	کوئی مرد
يَامْرَأَةً	وَلَا تُسَافِرُونَ	اِمْرَاَةً
کسی (غیر محرمہ) عورت کے ساتھ	اور ہرگز سفر نہ کرے	کوئی عورت
اِلَّا	وَمَعَهَا	مَحْرَمٌ
مگر	اس حال میں کہ اس کے ساتھ	کوئی محرم ہو

[بخاری و مسلم]

تشریح: اللہ کے پیغمبرؐ نے اس حدیث پاک میں دو حکم ارشاد فرمائے۔

① مردوں کو حکم ہے کہ کسی بھی غیر محرمہ عورت کے ساتھ الگ نہ بیٹھیں۔ ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح درمیان میں تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے جو انہیں برائی (زنا، غلط خیالوں یا کم از کم بد نظری) میں مشغول کرتا ہے۔

② دوسری ہدایت مسلمان خواتین کو ہے کہ وہ بغیر محرم کے سفر نہ کیا کریں۔ آپ ﷺ کی ان دونوں ہدایات پر عمل کرنے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں اور عمل نہ کرنے

سے بے شمار دنیاوی اور دینی نقصانات ہوتے ہیں۔ طالبینِ علم سے گزارش ہے کہ ابھی سے ہر غیر محرم رشتہ دار خواتین سے پردے کا اہتمام کریں ورنہ بعد میں پردے پر عمل اور مسائل بتانا مشکل ہوگا۔

لغات: یَخْلُونُ بَخَلًا (ن) خُلُوا وَخَلًا، تنہائی اختیار کرنا۔ مَحْرَمٌ: جمع مَحَارِمُ، وہ رشتہ دار جس سے کبھی بھی نکاح درست نہ ہو۔

ترکیب: لَا يَخْلُونُ نَمِي غَائِبٌ بِانُون تَاكِيْد ثَقِيْلَةٌ، رَجُلٌ فَاعِلٌ، بِمَا مُرَآةٌ جَارٌ
مَجْرُورٌ مَلِكٌ مُتَعَلِّقٌ فِعْلٌ، اِپْنِے فَاعِلٌ اُوْر مُتَعَلِّقٌ سَے مَلِكٌ كَر جَمْلَہ فَعْلِيَّہ اَنْشَاءِیَہ مَعْطُوفٌ عَلَیْہِ،
وَلَا تُسَافِرُونَ نَمِي غَائِبٌ بِانُون تَاكِيْد ثَقِيْلَةٌ، اِمْرَاةٌ ذَوُ الْحَالِ، اِلَّا حَرْفٌ اسْتِثْنَاءٌ لِّغَوٍ، وَاُوْ
حَالِیَہ، مَعَهَا مِضَافٌ مِضَافٌ اِلَیْہِ مَلِكٌ مُنْعَوِلٌ فِیْہِ ثَابِتٌ مُجْزِوْفٌ كَا، ثَابِتٌ صِیغَہ اِسْمِ فَاعِلٍ
اِپْنِے (ہو ضمیر مستتر) اُوْر مُتَعَلِّقٌ سَے مَلِكٌ كَر خَبْرٌ مُقَدِّمٌ، مَسْجُورٌ مُبْتَدَاٌ مُوْخَرٌ، مُبْتَدَاٌ خَبْرٌ مَلِكٌ كَر
جَمْلَہ اِسْمِیَہ خَبْرِیَہ ہُو كَر حَالِ، حَالِ ذَوُ الْحَالِ مَلِكٌ كَر فَاعِلٌ لَا تُسَافِرُونَ فِعْلٌ اِپْنِے فَاعِلٌ سَے مَلِكٌ
كَر جَمْلَہ فَعْلِیَہ اَنْشَاءِیَہ ہُو كَر مَعْطُوفٌ۔ مَعْطُوفٌ مَعْطُوفٌ عَلَیْہِ مَلِكٌ كَر جَمْلَہ اَنْشَاءِیَہ مَعْطُوفٌ ہُو۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۱۷۸۔ جانوروں کی پیٹھ کو ممبر نہ بناؤ!

لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ.

+++++

لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ

نہ بناؤ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر [ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ کر خطاب کرنے اور سودا سلف لینے کے لیے باتیں کرنے سے منع کیا۔ ہاں سوار ہو کر چلتے چلتے بات کرنے کا اور حکم ہے، کھڑے کر کے باتیں شروع کر دینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے جانوروں کو ناجائز تکلیف ہوتی ہے اگرچہ آپ ﷺ نے اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا لیکن وہ

اونٹنی بجا طور پر آپ ﷺ کے خطاب فرمانے پر خوش ہوگی۔ جیسا کہ ساری مخلوقات آپ ﷺ سے محبت کرتی ہے۔

لغات: ظُہُور: جمع ہے ظُہُور کی بمعنی پیٹھ، دَوَاب: جمع دابہ کی بمعنی ریٹنے والے جانور، سواری کے جانور کو بھی کہتے ہیں، دب (ض) دبا و دبیا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا۔ مَنَابِر: جمع مَنبر بمعنی بلند جگہ۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوا نَمِيْرًا حَاضِرًا ضَمِيرًا بَارِزًا فَاعِلٌ، ظُہُورٌ دَوَابُّکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، مَنَابِرُ مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۷۹۔ جاندار کو نشانہ نہ بناؤ!

لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا .

+++++

لَا تَتَّخِذُوا	شَيْئًا	فِيهِ
نہ بناؤ	کسی چیز کو	جس میں
الرُّوحُ	غَرَضًا	
جان ہو	نشانہ	

[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں اس بات سے منع فرمایا گیا کہ کسی بھی جاندار انسان یا حیوان کو محض شوق پورا کرنے کے لیے مارا جائے اور اسے ستانے کے لیے نشانہ بنایا جائے۔

لغات: الرُّوح: بمعنی جان، نفس اس کی جمع اَرْوَاحُ آئی ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَيَسْتَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ۔ غَرَضٌ: بمعنی حاجت، مطلوب جمع اَغْرَاضُ آتی ہے، یہاں نشان بنانا مراد ہے۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوا نَهْمِي حَاضِر، ضمیر بارز فاعل، شَيْئاً موصوف، فِيهِ جار مجرور، متعلق کَانِئاً محذوف کے، الرُّوحُ کائنات کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول اول، غرض مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۸۰۔ بغیر اجازت دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو!

لَا تَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا .

+++++

لَا	تَجْلِسُ	بَيْنَ رَجُلَيْنِ
مت	بیٹھ	دو آدمیوں کے درمیان
إِلَّا	بِإِذْنِهِمَا	
مگر	ان کی اجازت کے ساتھ	

[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک کا خاص پیغام یہ ہے کہ جب دو آدمی بیٹھے ہوں تو تیسرے کو درمیان میں بغیر اجازت نہ بیٹھنا چاہیے۔ یہ ممانعت کئی وجوہ سے ہے۔

① یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

② دو آدمیوں کی باتوں میں دخل اندازی بھی ہے۔

③ درمیان میں بیٹھنے والے کا اپنا نقصان بھی ہے کہ ان دونوں بیٹھنے والوں کے دلوں میں کدورت آ جاتی ہے جس سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔

لغات: تَجْلِسُ بجلس (ض) بمعنی بیٹھنا۔ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ کی شنیہ ہے بمعنی دو آدمی۔

ترکیب: لَا تَجْلِسُ نَهْمِي حَاضِر، ضمیر مستتر فاعل، بَيْنَ مضاف، رَجُلَيْنِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، إِلَّا حرف استثناء، لَعُو، با جار، إِذْنِهِمَا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۸۱۔ صدقہ مصائب کے لیے ڈھال ہے

بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا

+++++

بَادِرُوا	بِالصَّدَقَةِ	فَإِنَّ
جلدی کرو	خیرات کرنے میں	پس بے شک
الْبَلَاءَ	لَا يَتَخَطَّاهَا	

مصیبت نہیں بڑھتی ہے اس سے آگے [مشکوٰۃ]
 تشریح: آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پاک میں (توفیق ہونے پر) جلد
 صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے، اس کے دو فائدے بتائے ہیں کہ صدقہ کی برکت سے
 آنے والی بیماریاں، مصائب اور مشکلات ٹل جاتی ہیں۔

۲۔ صدقہ سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ [کنز]

لغات: بَادِرُوا بِمَادَرٍ، مُبَادَرَةٌ، دِيْدَارٌ إِلَى الشَّيْءِ، جلدی کرنا۔ يَتَخَطَّاهَا: تَخَطَّى،
 تَخَطَّى، بمعنی تجاوز کرنا، پھاندا۔

ترکیب: بَادِرُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بِالصَّدَقَةِ جار مجرور متعلق فعل،
 فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف
 مشبہ بالفعل، الْبَلَاءُ إِنَّ کا اسم، لَا يَتَخَطَّاهَا فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، هَا ضمیر
 مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر إِنَّ کی خبر، إِنَّ
 اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ
 تعلیلیہ ہوا۔

۱۸۲۔ اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہوں!

لَا تَظْهَرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَتَّيْلِكَ .

+++++

الشَّمَاتَةُ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ

اپنے بھائی کی تکلیف پر پس مہربان ہوگا اللہ اس پر

لَا تَظْهَرِ

نہ خوش ہو

وَيَتَّيْلِكَ

اور تجھے (اس تکلیف میں) مبتلا کر دے گا [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دوسروں کی تکالیف پر خوش ہونے سے منع فرمایا اور اس کا نقصان یہ بتایا کہ اس طرح یہی تکلیف خوش ہونے والے کو لگ جاتی ہے۔ ہمیں سبق یہ ملا کہ ہم دوسروں کی تکالیف دور کرنے میں ان کے کام آئیں اور مسلمانوں کی پردہ پوشی کریں اور جب کسی کو تکلیف میں دیکھیں تو اپنے لیے اور تکلیف زدہ انسان کے لیے رور و کر دعا مانگیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ہم پر اور ان پر مہربان ہو جائیں گے اور آپس میں ایک دوسرے کا احترام پیدا ہوگا۔

لغات: الشَّمَاتَةُ: شِمَتَ (س) شَمَاتَةً، شَمَاتًا بِقُلَانِ، کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔ وَيَتَّيْلِكَ: ابتلی افعال ابتلا، آزمائش کرنا، مصیبت میں ڈالنا، بکلا (ن) آزمانا، تجربہ کرنا امتحان لینا۔

ترکیب: لَا تَظْهَرِ نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، الشَّمَاتَةُ مفعول بہ، ل جار، أَخِيكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، يَرْحَمُ فعل مضارع ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، يَتَّيْلُ فعل مضارع ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف

علیہ معطوف مل کر تغلیل معلل اور تغلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۸۳۔ ایک کھجور بھی ہو سکے تو صدقہ کرو!

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكْلِمَةً طَيِّبَةً

+++++

تَقُوا النَّارَ	وَلَوْ	بِشِقِّ تَمْرَةٍ
پو (جہنم کی) آگ سے	اگرچہ	ایک کھجور کے ٹکڑے کے (صدقہ)
مَنْ لَمْ يَجِدْ	فِكْلِمَةً طَيِّبَةً	کرنے کے) ساتھ ہو
س جو شخص (ایک کھجور بھی) نہ پائے	پس اچھی بات کے ساتھ	[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں توجہ دلائی گئی ہے کہ صدقہ اتنا ضروری ہے کہ ایک کھجور کا ٹکڑا بھی ہو تو اسے بھی صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھو اور آگے بتایا کہ اگر اتنا می نہ ہو سکے تو خوش اخلاقی اور اچھی بات کے ذریعے سے جہنم کی آگ سے بچا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ یہ بھی بڑی نیکی ہے اگر اخلاص ہو۔

نات: بِشِقِّ بِمُكَسَّرِ الشَّيْنِ بمعنی جانب، کنارہ، ہر چیز کا آدھا حصہ، جمع شُقُوفُ ہے، قَى (ن) شَقًّا تَوْزَنًا، پھاڑنا۔

ترکیب: اتَّقُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، النَّارُ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، کو وصلیہ شرطیہ، ب جار، بِشِقِّ تَمْرَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کان محذوف کے، کان اپنے عل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا اتَّقُوا النَّارَ ینہ ماقبل کی بنا پر محذوف ہے۔ شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ، ف ماطفہ، من موصولہ، صلہ متضمن معنی شرط، لَمْ يَجِدْ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے عل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر شرط، ف جزائیہ، ب جار، کَلِمَةً

موصوف، طیبہ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اتقوا محذوف کے، اتقوا فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۸۴۔ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو!

جَاهِدُوا أَمْوَالَكُمْ أَلْسِنَتَكُمْ وَبِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ

+++++

جَاهِدُوا	أَلْسِنَتَكُمْ	بِأَمْوَالِكُمْ
جہاد کرو	مشرکین سے	اپنے مالوں
وَأَنْفُسِكُمْ	وَأَلْسِنَتَكُمْ	

اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ [ابوداؤد]
تشریح: جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا دین سر بلند ہو اور کفر نیچا ہو جائے۔ اگر مقصد کے لیے کوشش کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔

① جہاد کی صف میں کھڑے ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

② جہاد بہترین اعمال میں سے ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اس سے معلوم ہوا کہ شرک، بدعت اور رسومات کو مٹانے کی کوشش کرنا اور سنت رسول ﷺ کو خود اپنانا اور لوگوں تک پہنچانا بہترین عمل ہے۔ خواہ تلوار سے ہو، زبان سے ہو، تعلیم سے ہو یا دعوت و تبلیغ سے ہو۔

لغات: أَنْفُسِكُمْ: جمع نفس کی بمعنی جان، أَلْسِنَتَكُمْ: جمع لسان بمعنی زبان۔

ترکیب: جَاهِدُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، أَلْسِنَتَكُمْ مفعول بہ، بِأَمْوَالِكُمْ مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَأَنْفُسِكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، وَاو عاطفہ، أَلْسِنَتَكُمْ مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی

معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۸۵۔ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جان لو

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ
قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ
وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ .

+++++

اِغْتَنِمْ	خَمْسًا	قَبْلَ خَمْسٍ
غنیمت جان لے	پانچ کو	پانچ سے پہلے
شَبَابَكَ	قَبْلَ هَرَمِكَ	وَصِحَّتَكَ
اپنی جوانی کو	اپنے بڑھاپے سے پہلے	اور اپنی تندرستی کو
قَبْلَ سُقْمِكَ	وَغِنَاكَ	قَبْلَ فَقْرِكَ
اپنی بیماری سے پہلے	اور اپنی خوش حالی کو	اپنی تنگدستی سے پہلے
وَفَرَاغَكَ	قَبْلَ شُغْلِكَ	وَحَيَاتَكَ
اور اپنی فرصت کو	اپنے مصروف ہونے سے پہلے	اور اپنی زندگی کو
قَبْلَ مَوْتِكَ		

اپنے مرنے سے پہلے [رواہ الترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں پانچ عظیم نعمتوں کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

① جوانی: کیونکہ بڑھاپے میں کمزوری کی وجہ سے بہت سے اعمال خیر نہیں ہو سکتے۔

② تندرستی: کیونکہ بیماری بہت سی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔

③ تنگدستی: سے انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے۔

④ فراغت: کیونکہ زیادہ مشغولیت کی وجہ سے بہت سے اعمال رہ جاتے ہیں۔

⑤ زندگی: بہت بڑی قیمتی چیز ہے موت آنے پر زندگی کے سارے فوائد سے محرومی ہو جاتی ہے۔ ان پانچوں نعمتوں کو چند دنوں کا مہمان سمجھ کر خوب قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور آخرت کی تیاری میں لگانا چاہیے۔

لغات: رَاغْنِمُ: غنیمت سمجھنا غَنِمَ (س) غَنِمًا، سبقت حاصل کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمَ مِنْ شَبَابٍ: جوانی، شَبَابٌ (ض) شَبَابًا، جوان ہونا، هَرَمَ: بمعنی انتہائی بوڑھا ہونا هَرَمَ (س) هَرَمًا بہت بوڑھا ہونا، کمزور ہونا۔ سَقِمَ سَقِمَ (س) ك سَقَمًا، سَقَامَةٌ بمعنی بیمار ہونا اس کی جمع سقام اور سقام آئی ہے۔ قَالَ تَعَالَى إِنِّي سَقِيمٌ۔

ترکیب: رَاغْنِمُ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، خَمْسًا مبدل منہ اول، شَبَابُكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، صَحَّتِكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول واؤ عاطفہ، غَنَاكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، فَرَاغَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، حَيَاتِكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اول، اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ، قبل مضاف خَمْس مضاف الیہ، دونوں مل کر مبدل منہ ثانی، قبل مضاف، حَرَمَ مضاف الیہ مضاف، ك ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قَبْلَ سُقْمِكَ ترکیب سابق معطوف اول، واؤ عاطفہ، قَبْلَ فَقْرِكَ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، قَبْلَ شُغْلِكَ معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، قَبْلَ مَوْتِكَ معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ ثانی اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَيْسَ النَّاقِصَةَ

ملاحظہ: لیس افعال ناقصہ میں سے ہے۔ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ آنے والی احادیث میں اس ضابطہ نحو کی مشق ہے۔ اس کے معنی ہیں (نہیں ہے)۔

فائدہ: لیس یہ اصل میں لیس تھا تو لیس کا وزن فِعْل ہے اور فِعْل میں فَعْل پڑھنا جائز ہے جیسے عَلِمَ میں عَلِم پڑھنا جائز ہے۔ اس کی صرف ماضی کی گردان کلام عرب میں مستعمل ہے۔

گردان لَيْسَ لَيْسَا لَيْسُوا . لَيْسَتْ لَيْسَتَا لَيْسْنَ . لَسْتُ لَسْتُمَا لَسْتُمْ . لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ . لَسْتُ لَسْنَا .

۱۸۶۔ پہلوان اور بہادر وہ جو غصے پہ قابو پائے
لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ
عِنْدَ الْغَضَبِ .

+++++

لَيْسَ	الشَّدِيدُ	بِالصُّرْعَةِ
نہیں ہے	پہلوان	پچھاڑنے کے ساتھ
إِنَّمَا	الشَّدِيدُ	الَّذِي
بے شک	پہلوان	وہ ہے جو
يَمْلِكُ	نَفْسَهُ	عِنْدَ الْغَضَبِ
قابو میں رکھے	اپنے آپ کو	غصے کے وقت

[بخاری و مسلم]

تشریح: رہبر انسانیت ﷺ کے اس فرمان میں غصہ پی جانے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ بہادر اور پہلوان دوسروں کو پچھاڑنے والا نہیں بلکہ حقیقی بہادر وہ ہے کہ اسے غصہ آئے تو پی جائے، اللہ کے بندوں میں قطع تعلقی، لڑائی، جھگڑا، گالم گلوچ اور فتنہ فساد نہ کرے۔

لغات: الشَّدِيدُ: بہادر، قوی، بلند۔ قَالَ تَعَالَى: اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ۔ جمع اَشْدَاءُ، شُدُوْدٌ آئی ہے، شد (ن. ض) شد مضبوط کرنا۔ الصُّرْعَةُ: جو دوسرے کو پچھاڑ دے، صرع (ف) صَرْعًا، صُرْعًا، بمعنی پچھاڑ دینا۔

ترکیب: لَيْسَ موصوف، اَلنَّاقِصَةُ صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہوا فعل محذوف اَفْرَاکَا۔ اَفْرَا امر حاضر اپنے فاعل ضمیر مستتر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، الشَّدِيدُ لَيْسَ کا اسم، بَا جار، الصُّرْعَةُ مجرور جار

مجرور مل کر متعلق کائنات مخدوف کے۔ کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اِنَّمَا کلمہ، حَصَرَ الشَّدِيدُ مبتداء، اَلَّذِي موصول، يَمْلِكُ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، نَفْسُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ متانفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۸۷۔ عورت اور غلام کو بہکا کر خاوند اور آقا سے جدا نہ کر

لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ .

+++++

لَيْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
حَبَّبَ	امْرَأَةً	عَلَى زَوْجِهَا
ابھارے	کسی عورت کو	اس کے شوہر کے خلاف
أَوْ	عَبْدًا	عَلَى سَيِّدِهِ
یا	کسی غلام کو	اس کے آقا کے خلاف

[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث شریف میں میاں، بیوی، غلام اور آقا کے درمیان ناچاقی کروانے والے کی بدبختی کا اعلان ہے کہ اس قسم کا فتنہ پرداز آدمی مسلمانوں کی جماعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ اسلام تعلقات جوڑنے کے راستے بتاتا ہے یہی مومن کی شان ہے۔

لغات: حَبَّبَ: دھوکا دینا، خراب کرنا، بگاڑنا۔ حَبَّبَ عَلَى فُلَانٍ صَدِيقَهُ اس نے فلاں کے دوست کو بگاڑ دیا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، مَنَّا جار مجرور مل کر متعلق کَانِنَا محذوف کے، کَانِنَا صیغہ اسم فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَن موصول، خَبَبَ فعل ماضی، (هُوَ ضمیر مستتر فاعل)، اَمْرًا مَعطوف علیہ، او حرف عطف، عَبْدًا مَعطوف، دونوں مل کر مفعول بہ، عَلٰی جار، زَوْجَهَا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مَعطوف علیہ، او عطف، عَلٰی جار، سَيِّدِهِ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مَعطوف، مَعطوف علیہ مَعطوف مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر لَيْسَ کا اسم، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۱۸۸۔ چھوٹوں پہ شفقت اور بڑوں کی عزت کرو

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

+++++

لَيْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
لَمْ يَرْحَمْ	صَغِيرَنَا	وَلَمْ
رحم نہ کرے	ہمارے چھوٹوں پر	اور نہ
يُوقِّرْ	كَبِيرَنَا	وَيَأْمُرْ
عزت کرے	ہمارے بڑوں کی	اور نہ حکم کرے
بِالْمَعْرُوفِ	وَيَنْهَ	عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا	اور نہ روکے	برائی سے

[ترمذی]

تشریح: ہمارے آقا علیہ السلام نے اس ارشاد میں چار اہم کام بتائے ہیں۔

① چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا۔

② بڑوں کا احترام کرنا۔ اس میں والدین، اساتذہ وغیرہ سب آگئے۔

③ لوگوں میں نیکی کی باتیں پھیلانا۔

④ برائی سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا۔ یہ چار کام دنیاوی اور دینی فوائد کی

جڑیں ہیں۔ پہلے دو سے آپس کے تعلقات درست ہوتے ہیں اور دوسرے دو سے اسلام کے ساتھ انسان کا رشتہ جڑا رہتا ہے۔

لغات: يُوقِّرُ وُقُورًا (ض) وقرا، قارة، صاحب وقار ہونا، فلاں وقر شیخہ، فلاں نے اپنے استاد کی تعظیم کی۔

ترکیب: لیس فعل ناقص، مینا جار مجرور مل کر متعلق کائناتِ محذوف کے، کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ موصول، لَمْ یُوحِّمْ فعل مضارع مجزوم، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، صَغِيرًا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لَمْ یُوقِّرْ کَبِيرًا ترکیب سابق معطوف اول، واو عاطفہ، یا امر فعل مضارع مجزوم، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بِالْمَعْرُوفِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، واو عاطفہ، يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ترکیب سابق معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۸۹۔ پڑوسی کا خیال نہ رکھنے والا مومن نہیں ہے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعٌ إِلَى جَنْبِهِ .

+++++

لَيْسَ	الْمُؤْمِنُ	بِالَّذِي
نہیں ہے	(کامل) مومن	وہ جو
يَشْبَعُ	وَجَارُهُ	جَانِعٌ
سیر ہو کر کھائے	اس کا پڑوسی	بھوکا ہو
إِلَى جَنْبِهِ		

[بیہقی]

اس کے پہلو میں

تشریح: اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کی ہر مومن کو یہ نصیحت ہے کہ اگر وہ کامل ایمان چاہتا ہے تو پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، جب وہ کھائے تو یہ سوچے کہ میں میرا پڑوسی بھوکا تو نہیں۔ پڑوسی کا اطلاق اپنے ہم سبق، اپنے دوست و دیگر ساتھیوں اور قریبی مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے۔

لغات: يَشْبَعُ (س) شَبَعًا، شَبَعًا مِنَ الطَّعَامِ . شکر سیر ہونا۔ جنبہ: جانب، پہلو، اس کی جمع اجنب اور جنوب آئی ہے۔ قَالَ تَعَالَى فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، الْمُؤْمِنُ لَيْسَ کا اسم، بازائدہ، الَّذِي اسم موصول، يَشْبَعُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، وَاوِ حَالِیہ، جَارُہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، جَانِعٌ صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلَی جَانِبِہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جَارُ مجرور مل کر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، دونوں مل کر يَشْبَعُ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۹۰۔ مؤمن کی چار صفات

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيّ .

+++++

لَيْسَ	الْمُؤْمِنُ	بِالطَّعَّانِ
نہیں ہے	(کامل) مؤمن	جو عیب لگائے
وَلَا	بِاللَّعَّانِ	وَلَا
اور نہ	وہ جو لعنت کرے	اور نہ وہ
الْفَاحِشِ	وَلَا	الْبَذِيّ
جو حد سے گزرنے والا ہو	اور نہ	وہ جو بے ہودہ بات کرے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں مؤمن کی چار نشانیاں بتائی گئی ہیں۔

① مؤمن طعان نہیں ہوتا کہ لعنت ملامت اور دوسروں کی عیب جوئی کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔

② مؤمن لعان نہیں ہوتا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت کی امید کرتا ہے اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی۔

③ مؤمن باتیں کرنے والا نہیں ہوتا اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے۔

④ مؤمن بے ہودہ بات کرنے والا نہیں ہوتا یعنی ہر وہ بات جس میں دینی نفع نہ ہو اس سے بچتا ہے۔ اس حدیث پاک میں خاص طور پر زبان کی حفاظت کا حکم ہے کیونکہ یہ چاروں گناہ جن سے بچنے کی ترغیب ہے زبان ہی سے صادر ہوتے ہیں۔

لغات: الطَّعَّانُ: مبالغہ کا صیغہ ہے، بہت زیادہ طعنہ دینے والا، طَعَنَ (ن. ف) طعنًا نیزہ مارنا، فِی الرَّجُلِ عِيبٌ لَّكَانًا طَعْنًا عَلَيْهِ طعنہ مارنا۔ لَعَّانٌ: یہ بھی صیغہ مبالغہ کا ہے، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، لَعَنَ (ف) لَعْنًا فَلَانًا لعنت کرنا، گالی دینا۔ الْفَاحِشُ: حد سے گزرنے والا، فَحُشَ (ك) فُحْشًا، بڑا ہونا (ض)۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، الْمُؤْمِنُ لَيْسَ کا اسم، بازائدہ، اَلطَّعَانُ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لازائدہ برائے تاکید، بازائدہ برائے تاکید، اَللَّعَانُ معطوف اول، واؤ عاطفہ، اَلْفَاحِشِ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، لازائدہ، اَلْبُذِي معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۹۱۔ اصل صلہ رحمی کیا ہے

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَهَا .

+++++

لَيْسَ	الْوَاصِلُ	بِالْمُكَافِي
نہیں ہے (ہا کمال)	رشتہ جوڑنے والا	جو برابر ہی کا معاملہ کرے
وَلَكِنَّ	الْوَاصِلَ الَّذِي	إِذَا
لیکن	رشتہ جوڑنے والا وہ ہے کہ	جب
قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ	وَصَلَهَا	

اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے [بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دینا یہ کوئی خاص کمال نہیں ہے۔ انسانی عظمت اس میں یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ بُرائی کرے یہ مسلمان ان کے ساتھ اچھائی کرے۔ جو اس سے رشتہ توڑے۔ یہ اس سے رشتہ جوڑے۔

لغات: الْوَاصِلُ: جوڑنے والا، وَصَلَ (ض) وَصَلَةً بمعنی جوڑنا، صلہ رحمی کرنا، نرمی کرنا۔ الْمُكَافِي: مُكَافَأَةً، احسان کا بدلہ احسان سے یا اس سے زیادہ اچھی طرح دینا۔ رَحْمَةً: قرابت، رشتہ دار، جمع ارحام۔ قَالَ تَعَالَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، اَلْوَصِلُ لَیْسَ کا اسم، بازائدہ، اَلْمُکَاثِبُ خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، لَکِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْوَصِلُ لَکِنَّ کا اسم، اَلَّذِیْ اسم موصول، اِذَا حرف شرط، قُطِعَتْ فعل ماضی مجہول، رَحِمْتُ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، وَصَلَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَکِنَّ کی خبر، لَکِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ متناقدہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۹۲۔ حقیقی مالدار کی دل کا غنی ہونا ہے

لَیْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَکِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ .

+++++

لَیْسَ	الْغِنَى	عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ
نہیں ہے (حقیقی)	امیری	سامان کی زیادتی سے
وَلَکِنَّ	الْغِنَى	غِنَى النَّفْسِ
اور لیکن	امیری ہے	دل کی مالدار کی

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں دل کا اطمینان، مبر اور قناعت کی فضیلت بتائی ہے کہ مال کم ہو یا زیادہ ہو دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں پر خوش رہنا چاہیے۔ اسے ”غنائے قلب“ کہا جاتا ہے، اور اس حدیث میں اسی کو حقیقی مالدار کی قرار دیا گیا ہے۔

لغات: عَرَضُ: متاع، سامان، اسباب جمع عَرَضِ آتی ہے۔ اَلنَّفْسُ: روح، دل، جمع نَفُوسُ اور اَنْفُسُ آتی ہے۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، الْغِنَى لَیْسَ کا اسم، عَنْ جار، کَثْرَةُ الْعَرَضِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنات محذوف کے، کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر متستر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، وَاوَّ استینافیہ، لَیْکِنَّ حرف مہبہ بالفعل، الْغِنَى لَیْکِنَّ کا اسم، غِنَى النَّفْسِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، لَیْکِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستافہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۹۳۔ صلح کے لیے خلاف واقعہ بات کرنے والا جھوٹا نہیں
لَیْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُنْمِي
خَيْرًا .

+++++

لَیْسَ	الْكُذَّابُ	الَّذِي
نہیں ہے	جھوٹا وہ	جو کہ
يُصْلِحُ	بَيْنَ النَّاسِ	وَيَقُولُ
صلح کرائے	لوگوں کے درمیان	اور کہے
خَيْرًا	وَيُنْمِي خَيْرًا	

بھلی بات اور اچھی بات منسوب کرے (دوسروں کی طرف) [بخاری و مسلم]
تشریح: اس ارشاد حبیب ﷺ میں دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے خلاف واقعہ بات کہنے کی بھی اجازت دی گئی ہے اور حدیث پاک کے دوسرے حصے میں صلح جوئی کے لیے بھلائی کی بات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یعنی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جھوٹ سے بچے، لیکن بالفرض ”اِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ“ کی غرض سے کوئی خلاف واقعہ بات بھی کرے تو پکڑ سے محفوظ رہے گا۔

لغات: یَنْمِیْ یَنْمِی (ض) نمیا، 'الشی' بلند کرنا، منسوب کرنا، مراد دوسرا معنی ہے
الحديث الى فلان، کسی کی طرف منسوب کرنا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، الْكَذَّابُ لَيْسَ کا اسم، الَّذِي موصول، يُصْلِحُ وفعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بَيْنَ النَّاسِ مضاف مضاف الیه مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، و او عاطفہ، يَقُولُ مفعول مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، خَيْرًا مَقُولَہ (مفعول بہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اول، و او عاطفہ، يَنْمِیْ خَيْرًا بترکیب سابق معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۱۹۴۔ دعا ایک پسندیدہ عمل ہے

لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ .

+++++

لَيْسَ	شَيْءٌ	اَكْرَمَ
نہیں ہے	کوئی چیز	زیادہ پسندیدہ
عَلَى اللَّهِ	مِنَ الدُّعَاءِ	
اللہ کو	دعاء سے	

[ترمذی]

تشریح: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمانِ مکرم میں اللہ سے مانگنے کی ترغیب دی ہے کہ جب بھی تمہیں دنیاوی و اخروی ضرورت پڑے تو دعا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اللہ کے نزدیک تمام عبادات میں پسندیدہ چیز دعا ہے۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، شَيْءٌ لَيْسَ کا اسم، اَكْرَمَ صیغہ اسم تفضیل، ہمنیر مستتر

فاعل، عَلَی اللّٰہ جار مجرور مل کر متعلق اول اسم تفضیل، مِّنَ الدُّعَاءِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، اَکْثَرُ اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۹۵۔ میت پر آواز سے رونا اور نوحہ کرنا منع ہے

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

+++++

لَیْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
ضَرَبَ	الْخُدُودَ	وَشَقَّ
پٹے (غم میں)	(اپنے) رخساروں کو	اور پھاڑے
الْجُيُوبَ	وَدَعَا	بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ
گریبانوں کو	اور پکارے	جاہلیت کی پکار

[بخاری و مسلم]

تشریح: مصائب اور مشکلات زندگی کا حصہ ہیں۔ ان پر اظہار غم کی بھی اجازت ہے۔ لیکن بے صبری کے ساتھ رخساروں کو پیٹنا، گریبانوں کو پھاڑنا یا فوت شدہ کے لیے جاہلانہ باتیں کرنے سے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے منع فرمایا اور ان چیزوں کو جاہلیت قرار دیا ہے۔

لغات: الْخُدُودُ: جمع خَدَّ بمعنی رخسار، الْجُيُوبُ: جمع جَبَّ بمعنی گریبان، جَابَ (ض) جَبِيًّا الْقَمِيصُ، گریبان بنانا، شَقَّ: (ن) شَقًّا، بمعنی پھاڑنا، جَدَّ جَدًّا، جَدَّ جَدًّا۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائنات، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ موصول، ضَرَبَ فعل ماضی، ؕ

ضمیر مستتر فاعل، السَّخْدُ وُذِّمَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، شَقَّ الْجُبُوبَ ترکیب سابق معطوف اول، واو عاطفہ، دُعَاءِ فعل ماضی، ضمیر مستتر فاعل، با جار، دَعَوَى الْجَاهِلِيَّةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَیْسَ کا اسم، لَیْسَ اپنی خبر مقدم اور اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((.....))

۱۹۶۔ مشاہدہ اور خبر میں فرق ہے

لَیْسَ الْخَبْرُ كَالْمُعَانِيَةِ .

+++++

لَیْسَ	الْخَبْرُ	كَالْمُعَانِيَةِ
نہیں ہے	سنی ہوئی بات	برابر دیکھی ہوئی کے

[احمد]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایک نفسیاتی نقطہ کی طرف اشارہ ہے کہ انسان آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز سے جتنا متاثر ہوتا ہے اتنا سنی ہوئی سے نہیں ہوتا اور دوسرا یہ معلوم ہوا سنی ہوئی بات اور دیکھی ہوئی بات میں بڑا فرق ہے۔ اس لیے معاملات میں دونوں کا لحاظ رکھا جائے گا۔

لغات: الْمُعَانِيَةُ بِعَيْنَيْنِ، مُعَانِيَةٌ بمعنی خود دیکھنا مشاہدہ کرنا۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، الْخَبْرُ لَیْسَ کا اسم، كَ جار، الْمُعَانِيَةُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائناتاً محذوف کے، کائناتاً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ

ملاحظہ: اب ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن کا پہلا حصہ شرط اور دوسرا حصہ جزاء ہے۔ دوسرے حصے (جزاء) پر کبھی فاء لانا ضروری ہوگا کبھی نہیں اب پہلے ان احادیث کا بیان ہے جن میں جزاء پرف نہیں آتا۔ ان احادیث طیبہ کے شروع میں حرف شرط مَنْ کا استعمال عام ہے۔
دخول فاء علی الجزاء تین قسم پر ہے۔

① منع ② جائز ③ واجب

① منع: اگر جزاء فعل ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو دخول فاء منع ہے جیسے اِنْ تَضَرَّبْنِيْ ضَرَبْتُكَ

② جائز..... اگر جزاء فعل مضارع مثبت ہو اور بغیر سین اور سوف کے ہو یا مضارع منفی بلا ہو تو دخول فاء جائز ہے جیسے: اِنْ تَضَرَّبْنِيْ اَضْرِبْكَ فَاَضْرِبْكَ اِنْ تَضَرَّبْنِيْ لَا اَضْرِبْكَ فَلَا اَضْرِبْكَ۔

③ واجب اگر جزاء فعل ماضی غیر متصرف ہو تو دخول فاء واجب ہے جیسے اِنْ جَاءَ زَيْدٌ فَلَيْسَ بِكَرْمِكَ۔ اگر جزاء فعل ماضی متصرف بِقَدْ ہو تو پھر بھی دخول فاء واجب ہے۔ پھر قد دو قسم پر ہے۔ ۱۔ لفظی۔ ۲۔ تقدیری۔

مثال لفظی: اِنْ سَرَقَ فَقَدْ سَرَقَ

مثال تقدیری: اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ مِنْ قَبْلِ فَصَدَقْتُ يٰ اَصْلَ فَقَدْ صَدَقْتُ تَهَا۔

اگر جزاء فعل مضارع ہو اور مثبت ہو سین اور سوف بھی داخل ہو تو اور منفی بَلَمْ يَابَلَنْ ہو پھر بھی دخول فاء واجب ہے جیسے اِنْ تَضَرَّبْنِيْ فَسَيَضْرِبْكَ، فَسَوْفَ يَضْرِبْكَ فَلَنْ يَضْرِبْكَ۔

۱۹۷۔ تواضع بلندی کا ذریعہ اور تکبر ذلت کا ذریعہ ہے

مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ

+++++

مَنْ	تَوَاضَعَ لِلَّهِ	رَفَعَهُ اللَّهُ
جو	اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے	تو اسے اللہ بلند کر دیتا ہے
وَمَنْ	تَكَبَّرَ	وَضَعَهُ اللَّهُ
اور جو	بڑا سمجھے اپنے کو	تو اسے اللہ نیچا کر دیتا ہے

[رواہ البیہقی]

تشریح: آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہم کے اس فرمان عالی میں عاجزی کا سبق دیا گیا ہے اور یہ خوش خبری سنائی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس عمل پر بلندیاں نصیب فرماتے ہیں اور حدیث شریف کے دوسرے حصہ میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی ہے اور یہ وعید ہے کہ تکبر والے کو ذلیل اور رسوا کیا جاتا ہے (اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)۔

تکبر اور صغر

تکبر کی تعریف یہ ہے کہ کوئی انسان اپنے اوصاف سے زیادہ کا دعویٰ کرے اور صغریہ ہے کہ اپنے اصل مقام سے بھی اپنے آپ کو نیچے گرا دے اور ان دونوں حالتوں کے درمیان رہنے کو تواضع اور عاجزی کہتے ہیں۔

لغات: تَوَاضَعَ: بمعنی ذلیل ہونا، عاجز ہونا، وَضَعَ (ض) وَضَعًا، رکھنا، گھٹانا، تواضع خود سے چھوٹا بننا۔ رَفَعَ (ف) رَفَعًا، اُٹھانا، رَفَعَ (ك) رَفَعَةً، رِفَاعَةً عالی مرتبہ ہونا۔

ترکیب: اَلشَّرْطُ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلْجَزَاءُ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ اَقْرَأْ فعل محذوف کا، اَقْرَأْ فعل اپنے فاعل (انت ضمیر مستتر) اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، تَوَاضَعَ فعل ماضی، ضمیر مستتر فاعل، لِلَّهِ جار مجرور مل کر متعلق

ہو، فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، دفع فعل ماضی، ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مَنْ تَكْبَرُ وَضَعَهُ اللَّهُ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر جملہ معطوف ہوئے۔

((..... ❁❁❁))

۱۹۸۔ نعمت ملنے پر اللہ کے ساتھ بندوں کا بھی شکریہ ادا کریں!

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ

+++++

مَنْ	لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ	لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ
جو	لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا	وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا

[احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیثِ نبوی ﷺ میں یہ ہدایت دی گئی ہے جو ہمارے ساتھ احسان کرے ہم اس کا شکریہ ادا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کی ناشکری کو اللہ کی ناشکری قرار دیا ہے۔ جیسے والدین پالنے کا ذریعہ، استاد علم کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح کوئی بھی جو ذریعہ نعمت بنے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، لَمْ يَشْكُرِ فعل، ضمیر مستتر فاعل، النَّاسَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لَمْ يَشْكُرِ فعل، ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۱۹۹۔ نہ مانگنے والے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں!

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ .

+++++

مَنْ	لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ	يَغْضَبْ عَلَيْهِ
جو	اللہ سے نہ مانگے	اللہ اس پر ناراض ہوں گے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے دنیا والوں سے ہم مانگتے ہیں تو وہ ناراض ہوتے ہیں لیکن اللہ وہ ہیں جو نہ مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، لَمْ یَسْأَلِ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، یَغْضَبُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلَيْهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۲۰۰۔ لئیرے اپنے ایمان کی فکر کریں

مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا .

+++++

مَنْ انْتَهَبَ	نُهْبَةً	فَلَيْسَ
جو شخص لوٹے	کسی مال کو	پس نہیں ہے وہ
مِنَّا		

[ترمذی]

تشریح: اس ارشاد رسالت مآب میں دوسروں کا مال لوٹنے کی وعید ہے اور بتایا

گیا ہے کہ یہ جرم اتنا برا ہے کہ اسے کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

لغات: اَنْتَهَبَ: مال غنیمت کو لینا، نَهَبَ (ف. ن. س) نَهَبًا الْغَنِيْمَةَ، مال غنیمت لوٹنا، اسی سے نَهْبَةٌ آ رہا ہے، ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، اَنْتَهَبَ فعل ماضی، هُو ضمیر مستتر فاعل، نَهْبَةٌ مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ لیس فعل ناقص، هُو ضمیر مستتر اس کا اسم، مَنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائناتِ محمد وف کے، کائناتِ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۰۱۔ نیکی کی راہ بتانے والا نیکی میں شریک ہے

مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اجْرٍ فاعِلِهِ .

+++++

مَنْ	دَلَّ	عَلَى خَيْرٍ
جو	رہنمائی کرے	کسی بھلائی پر
فَلَهُ	مِثْلُ اجْرٍ فاعِلِهِ	

پس اس کے لیے اس کے کرنے والے کی طرح ثواب ہے [مسلم]
 تشریح: اس حدیث پاک میں اس بات کی وضاحت ہے کہ دوسروں کو نیک عمل اور بھلائی کی بات بتانے والا ان کے عمل میں پورا پورا شریک رہتا ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بھلائی کی بات بتانا صدقہ ہے۔“ ہمیں چاہیے جتنا دین سیکھیں اسے لوگوں تک پہنچائیں۔ تاکہ فریضہ تبلیغ بھی ادا ہو اور بہت سے اعمال کے اجر کا ایک ذریعہ بھی بن جائے۔ صدقہ جاریہ بھی ہو۔

لغات: دَلَّ دَلَّ (ن) دَلَالَةً إِلَى الشَّيْءِ وَعَلَيْهِ، رہنمائی کرنا راستہ دکھانا۔

ترکیب: مَنْ اسمِ جازم، متضمن معنی شرط، دَلْ تَعْلَل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی خَیْرٍ جارِ مجرور مل کر متعلق فعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جزائیہ، لَہُ جارِ مجرور مل کر متعلق ثابِتُ محذوف کے، مِثْلُ مضاف، اَجْبَرِ مضاف الیہ، فَاَعْلِ مضاف الیہ مضاف، هُوَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ثابِتُ کا فاعل، ثابِتُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۰۲۔ جو مسلمان پہ ہتھیار اٹھائے؟

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا .

+++++

مَنْ	حَمَلَ	عَلَيْنَا
جو	اٹھائے	ہم پر
السَّلَاحَ	فَلَيْسَ	مِنَّا
ہتھیار	پس نہیں ہے وہ	ہم میں سے

[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان پر اسلحہ اٹھانا (خواہ وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو) یہ ناجائز ہے اور وہ شخص جو کسی مسلمان پر اسلحہ اٹھائے وہ اسلامی برادری سے نکل جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ سے دور ہو جاتا ہے۔

لغات: السَّلَاحُ: مذکر و مونث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی ہتھیار جمع اَسْلِحَةٌ، سلح، سلحان آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسمِ جازم، متضمن معنی شرط، حَمَلَ تَعْلَل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلَيْنَا جارِ مجرور مل کر متعلق فعل، السَّلَاحَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اَیْسَ فعل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر اس کا اسم، مَثَاجِرُ مجرور مل کر متعلق کا انشاء محذوف کے، کَانُنَا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اَیْسَ کی خبر، اَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۰۳۔ خاموشی نجات کا ذریعہ ہے

مَنْ صَمَتَ نَجَا

+++++

مَنْ	صَمَتَ	نَجَا
جو	خاموش رہا	اس نے نجات پائی

[احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں خاموشی کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جس گفتگو کے ثواب ہونے میں شک ہو۔ اس سے خاموشی بہتر ہے۔ معلوم ہوا زیادہ باتیں کرنا نقصان سے خالی نہیں۔

لغات: صَمَتَ صَمَتَ (ن) صَمَتَا، خاموش رہنا، چپ رہنا۔

ترکیب: مَنْ صَمَتَ نَجَا، ترکیب ظاہر ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۰۴۔ مجاہد کی مدد جہاد میں شرکت کا ذریعہ ہے

مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيَا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا .

+++++

مَنْ	جَهَّزَ	غَازِيَا
جس نے	سامان دیا	کسی مجاہد کو
فِي سَبِيلِ اللَّهِ	فَقَدْ	غَزَا
اللہ کی راہ میں	پس تحقیق	اس نے جہاد کیا
وَمَنْ	خَلَفَ	غَازِيَا
اور جو شخص	نگران رہا	کسی مجاہد کا
فِي أَهْلِهِ	فَقَدْ	غَزَا
اسکے گھر کے بارے میں	پس تحقیق	اس نے جہاد کیا

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ترغیب دی گئی ہے کہ خود جہاد یا کوئی نیک عمل نہ کر سکیں تو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کر دینا بھی اس نیکی کر لینے کے برابر ہے۔ نیکی پر تعاون بھی اس عمل کے کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔

لغات: جَهَّزَ: تیار کرنا، جَهَّزَةً، سامان دیا، تیار کیا۔ غَزَا غَزَا (ن) غَزَوْا طلب کرنا، قصد کرنا، دشمنوں سے جہاد کا ارادہ کرنا۔ خَلَفَ خَلَفَ (ن) نیابت، خلافت جانشین ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، جَهَّزَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، غَازِيَا مفعول بہ، فِي جار، سَبِيلِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، قَدْ غَزَا فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط

اور جزا ایل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ خَلَفَ غَاذِيًا فِيْ اَهْلِيْهِ فَقَدْ غَزَا بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۰۵۔ جونری سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے
مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقُ يُحْرَمُ الْخَيْرُ .

+++++

مَنْ	يُحْرَمُ	الرِّفْقُ
جو شخص	محروم رہے	نری سے
يُحْرَمُ	الْخَيْرُ	
محروم رہے گا	ہر بھلائی سے	

[مسلم]

تشریح: آقائے مدنیؒ کے اس قول مبارک میں معاملات میں نری اور دوسروں پر شفقت اور مہربانی کو بہت بڑی بھلائی اور خیر قرار دیا گیا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے سختی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

لغات: رِفْقٌ ذِفْقٌ (ن. س. ك) رِفْقَاهُ، لَهُ، عَلَيْهِ نری کرنا۔

ترکیب: مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقُ ترکیب حسب سابق واضح ہے۔

((..... ❀❀❀))

۲۰۶۔ دیہات کے رہنے والوں میں سختی ہے
مَنْ مَسَّكَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ آتَى السُّلْطَانَ افْتِنَ .

+++++

مَنْ	مَسَّكَ	الْبَادِيَةَ
------	---------	--------------

جو شخص	رہا	جنگل میں
جَفَا	وَمَنِ اتَّبَعَ	الصَّيْدَ
وہ سخت دل ہوا	اور جو پیچھے چلا	شکار کے
غَفَلَ	وَمَنْ	اَتَى
وہ بے خبر ہوا	جو شخص	آیا
السُّلْطَانُ	اَفْتِنَ	

بادشاہ کے پاس وہ فتنے میں پڑ گیا [احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں تین چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

۱۔ دیہات میں رہنا دل کے سخت ہونے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ وہاں علماء اور صلحاء کی صحبت نہ ہونے کی وجہ سے علم و معرفت سے محرومی ہوتی ہے۔

۲۔ شکار کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن دور تک شکار کے پیچھے جانا ذکر الہی سے غفلت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۳۔ بادشاہ کے پاس آنا جانا دین سے دُور ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اِلَّا یہ کہ بادشاہ: امر بالمعروف ونہی عن المنکر والا ہو تو اس کے پاس حاضری ایمان کی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔

لغات: الْبَادِيَّةُ: جنگل: صحرا: جمع بادیات ہواد آتی ہے۔ جَفَا جَفَا (ن) جَفَوُا، وَجَفَاءً بختی سے پیش آنا، سخت دل ہونا۔ اَلصَّيْدُ: شکار جمع صُيُودٌ، صَادَ (ض) صَيْدًا، شکار کرنا۔ اَفْتِنَ: باب افتعال، فتنہ میں مبتلا ہونا یا کرنا، فَتِنَ (ض) فَتْنَةً فُلَانًا، گمراہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ مَسَّكَ الْبَادِيَّةَ جَفَا ترکیب واضح ہے۔ واو عاطفہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اتَّبَعَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل۔ الصَّيْدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غَفَلَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل

مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول،
 وَاوْ عاطفہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَتَى فعل، هُوَ ضمیر فاعل السُّلْطَانِ مفعول
 بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اُفْتَتِ مفعول ماضی
 مجہول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
 جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں
 معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۰۷۔ دکھاوے کی ہر عبادت شرک بن جاتی ہے

مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ
 وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ .

+++++

مَنْ	صَلَّى	يُرَائِي
جس نے	نماز پڑھی	دکھاوے کے لیے
فَقَدْ	أَشْرَكَ	وَمَنْ
پس تحقیق	اس نے شرک کیا	اور جس نے
صَامَ	يُرَائِي	فَقَدْ
روزہ رکھا	دکھاوے کے لیے	پس تحقیق
أَشْرَكَ	وَمَنْ	تَصَدَّقَ
اس نے شرک کیا	اور جس نے	صدقہ کیا
يُرَائِي	فَقَدْ	أَشْرَكَ
دکھاوے کے لیے	پس تحقیق	اس نے شرک کیا

تشریح: اس حدیث رسول ﷺ میں دکھلاوے والی نماز، روزہ اور صدقہ کو شرک قرار دیا ہے، بطور مثال صرف تین اعمال بتائے ہیں ورنہ ہر نیک عمل میں دکھلاوا شرک کا ذریعہ ہے۔

لغات: یُرَائِیَ دِیاء، مراءۃ، ریاکاری کرنا، خلاف حقیقت دکھانا، رِای (ف) رُویۃ بمعنی دیکھنا۔ اَشْرَکَ: باب افعال اَشْرَکَا، اَشْرَکَ فِیْ اَمْرِہ، کام میں شریک بنانا، اسی سے شرک بھی ہے۔ شرک کرنے والا، اَشْرَکَ (س) شِرْکًا و شِرْکَۃ بمعنی شریک ہونا۔

ترکیب: مَنْ حَضَمَنْ معنی شرط، صَلَّی فعل، هُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، یُرَائِیَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر صَلَّی کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ ا جزائیہ، قد حرف تحقیق، اَشْرَکَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، و او عاطفہ، مَنْ صَامَ یُرَائِیَ فَقَدْ اَشْرَکَ ترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، و او عاطفہ، مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیَ فَقَدْ اَشْرَکَ ترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۲۰۸۔ کسی قوم کی مشابہت ان میں شامل کر دے گی

وَمَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

+++++

بِقَوْمٍ
کسی قوم کی

تَشَبَهَ
مشابہت اختیار کی
مِنْهُمْ

وَمَنْ
اور جس شخص نے
فَهُوَ

پس وہ انہیں میں سے ہے [ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ خاص پیغام ہے کہ ہم فاسق اور فاجر لوگوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو انہیں کا گناہ ملے گا اور نیک لوگوں جیسی عادات اختیار کریں گے تو انہیں کا اجر ملے گا۔ شریعت یہ چاہتی ہے کہ آدمی ہر کام میں صالح لوگوں کا دامن پکڑے تاکہ اس کا حشر انہیں لوگوں کے ساتھ ہو۔

لغات: تَشَبُّهٌ: مشابہ ہونا، مشابہت اختیار کرنا۔

ترکیب: واو استینافیہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَشَبَّهُ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بِا جار، قَوْمٌ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَاجَزَايَہُ ہو مبتدا، مِنْهُمْ جار مجرور مل کر متعلق کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ متانہ ہو۔

((..... ❀❀❀))

۲۰۹۔ سنت رسول ﷺ کی مخالفت سے ایمان کو خطرہ

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ بِيَّيْ

+++++

مَنْ	رَغِبَ	عَنْ سُنَّتِي
جو شخص	منہ موڑے	میرے طریقے سے
فَلَيْسَ	بِيَّيْ	
پس نہیں ہے	وہ مجھ سے	

[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کو مسلمانوں کی برادری سے باہر نکلنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو سنت کو پسند نہیں

کرتا وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں کرتا جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ کرے اللہ اسے دور کر دیتے ہیں۔

لغات: رَغِبَ رَغِبَ (س) رَغْبًا، رَغْبَةً عَنْهُ، اعراض کرنا، فِیْہِ چاہنا۔ سُنَّتِیْ: خصلت، عادت، طبیعت، جمع سُنَنٌ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ شَرَطِیْہ، رَغِبَ فَعْلٌ هُوَ ضَمِیرُ فَاعِلٍ عَنْ جَارٍ، سُنَّتِیْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، لَیْسَ فعل ناقص ضمیر اس کا اسم، مِیْنِیْ جار مجرور کائنات کے متعلق ہو کر لَیْسَ کی خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۱۰۔ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے

مَنْ ارَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ .

+++++

مَنْ	ارَادَ	الْحَجَّ
جو شخص	چاہے	حج کرنا
فَلْيُعَجِّلْ		

[ابو داؤد]

پس چاہیے کہ جلدی کرے

تشریح: اس حدیث میں تنبیہ ہے کہ جن لوگوں پر حج فرض ہو جائے اس کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ جان بوجھ کر حج میں ٹال مٹول کرنے والا فاسق، فاجر ہوتا ہے۔

لغات: فَلْيُعَجِّلْ: جلدی کرنا، سبقت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اراد فعل، هُو ضمیر مستتر فاعل، الْحَجَّ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، یُعَجِّلُ امر غائب، هُو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۱۱۔ دھوکہ باز ایمانی صفات سے محروم ہو جاتا ہے

مَنْ عَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا .

+++++

مَنْ	عَشَّنَا	فَلَيْسَ
ہم	دھوکہ کرے ہم (مسلمانوں) سے	پس نہیں ہے وہ
جو شخص		
مِنَّا		
ہم میں سے		

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں عام مسلمانوں کو اور خاص کرتا جروں کو ہدایت ہے کہ وہ ملاوٹ کر کے یا گھٹیا مال دے کر یا جھوٹ بول کر معاملات میں دھوکا نہ کریں۔ ورنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں مسلمانوں کی برادری سے باہر ہو جائیں گے۔

لغات: عَشَّنَا: عَشَّ (ن) عَشَّنَا دھوکہ دینا، خلاف مصلحت مزین کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، عَشَّ فعل، هُو ضمیر مستتر فاعل، نَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، لَيْسَ فعل ناقص، هُو ضمیر مستتر لَيْسَ کا اسم، مِنَّا جار، مجرد مل کر متعلق کَانَ اِنَّا مُحَمَّدٌ کے، کَانَ اِنَّا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۱۲۔ مصیبت زدہ کو صرف تسلی دینے پر اتنا بڑا اجر ہے

مَنْ عَزَّیْ نُكْلَى كُسَى بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ

+++++

مَنْ	عَزَّیْ	نُكْلَى
جو شخص	تسلی دے	کسی
كُسَى	بُرْدًا	فِي الْجَنَّةِ
پہنایا جائے گا	دھاری دار کپڑا	جنت میں

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں جس عورت کا بچہ فوت ہو جائے اسے بالمشافہہ یا ٹیلی فون یا خط، کسی بھی ذریعہ سے تسلی دے دی جائے تو اس پر جنت میں دھاری دار لباس کا وعدہ ہے۔

لغات: عَزَّیْ تَعَزُّیَّةٌ تعزیت کرنا، تسلی دینا، عَزَّیْ (س) عَزَاءٌ مصیبت پر صبر کرنا۔ نُكْلَى: صیغہ مونث کا ہے، وہ عورت جس کا بچہ مر جائے یا گم ہو جائے، جَمْعُ فَوَاحِلٍ، نُكَالِیْ آتی ہے، نُكَلٍ (س) نکلا گم کرنا۔ كُسَى: كَسَا (ن) كَسُوْا، کپڑے پہنانا، كُسَى (س) كَسَا آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، عَزَّیْ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، نُكْلَى مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، كُسَى فعل ماضی مجہول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، بُرْدًا مفعول بہ، فِی الْجَنَّةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۳۔ ایک دفعہ درود پاک، دس رحمتوں کا ثواب
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

+++++

مَنْ	صَلَّى	عَلَيَّ
جو شخص	درود بھیجے	مجھ پر
وَاحِدَةً	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ	عَشْرًا

ایک مرتبہ رحمت بھیجیں گے اللہ اس پر دس مرتبہ [مسلم]

تشریح: اس حدیث میں درود پاک کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ ایک دفعہ درود بھیجنے والا اللہ کی دس رحمتوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور جمعہ والے دن اس عمل کا ثواب اور بڑھ جاتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم مضمّن معنی شرط، صَلَّى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلَيَّ جار مجرور مل کر متعلق فعل، وَاحِدَةً صفت، صَلَوَةٌ محذوف کی، صَلَوَةٌ اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، صَلَّى فعل ماضی، لَفْظُ اللَّهِ فاعل، عَلَيْهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، عَشْرًا صفت، صَلَوَةٌ محذوف کی، صَلَوَةٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۱۴۔ ہمسایہ ملکوں کے معاہدوں کی پابندی
مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ .

+++++

مَنْ	قَتَلَ	مُعَاهِدًا
جو شخص	قتل کرے	معاہدہ والے کو

لَمْ نَبِئْهُمْ بِرَحْمَةِ الْجَنَّةِ
نہیں سوکھے گا جنت کی بو [بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں بتایا ہے کہ ایک قوم کا دوسری قوم سے آپس میں جنگ نہ کرنے کا عہد کر لینا اور اسے پورا کرنا دینی دنیاوی بے شمار فوائد رکھتا ہے اور اس کی خلاف ورزی سے امیر کی مخالفت، وعدہ کی خلاف ورزی، دوسرے مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چالیس سال کے فاصلہ سے آنی والی جنت کی خوشبو سے محرومی ہو جاتی ہے۔

لغات: مُعَاهِدًا بَعَاهَدَةً، مُعَاهَدَةً، مُعَاهَدَةً کرنا، عہد (س) عَهْدَ الشَّيْءِ، حفاظت کرنا۔ يَرْحُ زَا ح (ض) رِيْحًا الشَّيْءِ بُو محسوس کرنا، خوشبو پانا، اسی سے راحۃ آتا ہے۔ بمعنی بو، جمع رَوَائِحُ اور رَائِحَاتُ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، قَتَلَ مفعول، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مُعَاهِدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ يَرْحُ فاعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((.....))

۲۱۵۔ جس سے بھلائی کا ارادہ ہو اللہ اسے دین کی سمجھ دیتے ہیں

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ .

+++++

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ
جس شخص کے بارے میں چاہے اللہ بھلائی کرنا سمجھ دیتا ہے اللہ اس کو

فِي الدِّينِ

دین میں

[بخاری]

تشریح: اس حدیث میں علم دین کا حاصل کرنا، اسے سمجھنا بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے کہ جسے یہ نعمت مل گئی کہ اس کے سامنے احکام شریعت اور معرفت کے راستے کھل گئے۔ تو اسے اللہ نے بہت بڑی بھلائی سے نواز دیا۔ اس لیے طلباء اور علماء کو اس نعمت پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

لغات: يَقِفُّهُ وَافَقَهُ، فَقَّهُ فَلَانًا، سَمَّحَانَا، فُقِيهِ بَنَانَا، سَجَّحَ عَطَا كَرْنَا، فَقَّهَ (س) فَقَّهًا، وَتَفَقَّهُ، سَمَّحْنَا، عِلْمَ فَقَّهٍ حَاصِلَ كَرْنَا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، يُرَدِّ فعل مضارع، لَفْظُ السَّلَّةِ فاعل، بِهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، خَيْرٌ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، يَفْقَهُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هُوَ ضمیر مفعول بہ، فِي الدِّينِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۶۔ مسجد بنانے کا اجر و ثواب

مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

+++++

مَنْ	بَنَى لِلَّهِ	مَسْجِدًا
جو شخص	بنائے اللہ کے لیے	چھوٹی سی مسجد
بَنَى اللَّهُ	لَهُ	بَيْتًا
بنائے گا اللہ	اس کے لیے	محل (گھر)
فِي الْجَنَّةِ		
جنت میں		

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں مسجد کی تعمیر و ترقی میں رضائے الہی کے لیے کوشش کرنے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ اس کے بدلے اللہ جنت میں محل تعمیر کرا دیتے ہیں۔

لغات: بَنَى بَنَى (ض) بَنَى وَبَنَاءٌ، بُنْيَانًا، اَلْبُنْيَتُ تعمیر کرنا۔ بَيْتًا: گھر جمع بُيُوتُ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، بَنَى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِلَّهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَسْجِدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بَنَى فعل، لَفْظُ اللّٰهِ فاعل، لَهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، بَيْتًا مفعول بہ، فِي الْجَنَّةِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۱۷۔ شکریہ ادا کرنے کا اسلامی طریقہ

مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّاءِ .

+++++

مَنْ	صُنِعَ	إِلَيْهِ
جو شخص کہ	کی گئی	اس کی طرف
مَعْرُوفٌ	فَقَالَ	لِفَاعِلِهِ
کوئی نیکی	پس کہا اس نے	اس (نیکی) کرنے والے کو

جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ
جزاک اللہ خیراً پس تحقیق انتہاء کردی
فی الشَّاءِ

اس نے تعریف کرنے میں [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں شکریہ کے طور پر جَزَاكَ اللّٰهُ کہنے کی فضیلت بتائی گئی ہے اور ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ جو شخص ہمارے ساتھ احسان کرے ہمیں اس کا بدلہ دینے کی فکر کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ پہلی فرصت میں جَزَاكَ اللّٰهُ کہہ کر اس احسان کا بدلہ بارگاہ خداوندی سے ملنے کی دعاء کرنی چاہیے۔ اس عمل کی بہت بڑی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس میں بندہ اپنے محسن کے لیے اللہ کے خزانے سے احسان کا بدلہ ملنے کی دعاء کرتا ہے۔

لغات: صُنِعَ صَنَعَ (ف) صُنِعَ الشَّيْءُ بَنَانًا - أَبْلَغَ: کامل طور پر پہنچانا، بَلَّغَ (ن) بَلَّوْغًا پہنچانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صُنِعَ فعل ماضی مجہول، إِلَيْهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَعْرُوفٌ نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مطعوف علیہ، ف عاطفہ، قَالَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، ل جار، فَأَعْلِيْہِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، جَزَاكَ فعل ماضی، ك ضمیر مفعول اول، لفظ اللّٰهُ فاعل، خَيْرٌ مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مقولہ، قَالَ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، فَأَجْزَايَ، قَدْ حرف تحقیق، أَبْلَغَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فِي الشَّاءِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۸۔ دوغلی پالیسی پر وعید

مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ .

+++++

مَنْ	كَانَ	ذَا وَجْهَيْنِ
جو شخص	ہو	دوغلا
فِي الدُّنْيَا	كَانَ	لَهُ
دنیا میں	ہوگی	اس کے لیے
يَوْمَ الْقِيَمَةِ	لِسَانٌ	مِنْ نَارٍ
قیامت کے دن	زبان	آگ کی

تشریح: اس حدیث پاک کے دو مصداق بتائے گئے ہیں۔
۱۔ یہ وعید منافق کے لیے ہے یعنی جو شخص بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے مگر دل میں اسلام کو برا سمجھے۔

۲۔ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو دو کے درمیان لڑائی کروانے کے لیے یا غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لیے مختلف باتیں بتاتا ہے، بہر حال اپنی اپنی جگہ پر دونوں عادتیں ہی بری ہیں۔ نہ نفاق ہونا چاہیے اور نہ ہی فساد کے لیے ایک دوسرے کی باتیں بتانا چاہئیں۔

لغات: ذَا وَجْهَيْنِ وَجْه کا تشبیہ ہے بمعنی منہ مراد یہاں پر دوغلہ آدمی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ مُفْعَل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر كَانَ کا اسم، ذَا وَجْهَيْنِ مضاف مضاف الیہ ل کر كَانَ کی خبر، فِي الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، كَانَ اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، كَانَ مُفْعَل ماضی، لَهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، يَوْمَ الْقِيَمَةِ مضاف مضاف الیہ ل کر مفعول فیہ، لِسَانٌ موصوف، مِنْ نَارٍ جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائناتِ محذوف کے، کائناتِ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر

كَانَ كَا فاعل، كَانَ اپنے فاعل، متعلق مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۱۹۔ دوسروں کے عیب چھپائیے ایک زندگی کا ثواب پائیے

مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَى مَوْتًا وَدَةً .

+++++

مَنْ	رَأَى	عَوْرَةً
جس نے	دیکھا	کسی (مسلمان کے) عیب کو
فَسْتَرَهَا	كَانَ	كَمَنْ
پس اسے چھپالیا	ہوگا وہ	اس شخص کی طرح
أَحْيَى	مَوْتًا وَدَةً	

جو بچالے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو [ترمذی]

تشریح: اسلام سے پہلے لڑکیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو دفن ہونے سے بچانے کا بہت بڑا ثواب بتایا ہے تو کسی کے عیب چھپالینے پر بھی وہی اجر اور انعام ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہم کسی کی عیب جوئی نہ کریں اگر کسی کا کوئی عیب معلوم ہو تو اسے چھپائیں۔

تاکہ اس کے بدلہ میں اللہ پاک ہماری غلطیوں کو چھپا کر قیامت کے دن کی ذلت سے بچالیں۔

لغات: عَوْرَةٌ: ہر وہ کام جس سے آدمی شرم کرے، شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں، جمع عَوْرَاتُ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالَى لَمْ يَظْهَرِ عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ. سَتَرًا (ض) سَتَرًا بمعنی ڈھانکنا، چھپانا مَوْتٌ وَدَةٌ: وَنَدًا (ض) وَنَدًا بمعنی زندہ درگور کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا الْمَوْتُ دَةً سُنِّتُ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، رَأَى فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عورة مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، فاعل، مَستَر فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، کَانَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، كَ جار، مِنْ موصول، أَحْيَى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَوُودَةٌ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۲۰۔ حفاظت زبان اور عذر قبول کرنے کا انعام

مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ مَسَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبَلَ اللَّهُ عُدْرَهُ

+++++

مَنْ	خَزَنَ	لِسَانَهُ
جس نے	روک لیا (برائی سے)	اپنی زبان کو
مَسَرَّ	اللَّهُ	عَوْرَتَهُ
چھپائے گا	اللہ	اس کے عیبوں کو
وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ	كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور جس نے روکا اپنے غصے کو	روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے	قیامت کے دن
	اپنے عذاب کو	
وَمَنْ اعْتَذَرَ	إِلَى اللَّهِ	قَبَلَ
اور جس نے معافی مانگی	اللہ سے	قبول کر لیں گے

اللَّهُ

عُذْرُهُ

اللَّهُ

اس کی معافی کو

[رواہ البیہقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی گذشتہ حدیث کی تصدیق ہے کہ جو شخص کسی کا عیب چھپائے اور زبان عیب گوئی سے بچائے تو اس عمل کا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا لیتے ہیں اور جو شخص اپنا حق معاف کر دے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اور بعض اوقات خوش ہو کر گناہوں کی جگہ پر نیکیاں لکھوا دیتے ہیں۔

لغات: خَزَنَ: خَزَنَ (ن) خَزَنًا. الْكِلْسَانُ: زبان کا روکنا، الْكَمَالُ: مال کو جمع کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، خَزَنَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِسَانُهُ مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، مستر فعل، لَفْظُ اللَّهِ فاعل، عَوْرَتُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ مَنْ شرطیہ كَفَّ فعل ضمیر فاعل غَضَبُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط كَفَّ فعل اللَّهُ فاعل عَنْهُ جار مجرور متعلق فعل يَوْمَ الْقِيَامَةِ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ فعل فاعل متعلق مفعول فیہ مفعول بہ مل کر جزا شرط اور جزا مل کر معطوف اول، وَاوْ عاطفہ مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اعتذر فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلَيْهِ جار، لَفْظُ اللَّهِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، قبل فعل، لَفْظُ اللَّهِ فاعل، عَذْرُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

۲۲۲۔ کوئی مسئلہ پوچھے تو ضرور بتانا چاہیے

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمِهِ عِلِمَهُ نَمَّ كَتَمَهُ الْجَحْمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يِلْجَامُ
مِنْ نَّارٍ .

+++++

مَنْ	سُئِلَ	عَنْ عِلْمِهِ
جو شخص کہ	پوچھا گیا	ایسی (دینی) سمجھ کے متعلق
عِلِمَهُ	نَمَّ	کَتَمَهُ
جسے وہ جانتا ہے	پھر	اسے چھپایا
الْجَحْمُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	يِلْجَامُ
(تو) وہ پہنایا جائے گا	قیامت کے دن	لگام
مِنْ نَّارٍ		
آگ کی		

[احمد و ترمذی]

تشریح: اس ارشاد مبارک میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔ (۱) ایک بڑی وعید ہے۔ ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ علم دین کی دولت سے نوازیں اور وہ طالبین کی طلب پر اپنے علم کو چھپائیں یا دنیاوی غرض سے غلط مسائل بتائیں کیونکہ: ”علم کا چھپانا ہلاکت ہے، عمل کا پھیلانا نجات ہے۔“

(۲)۔ کیونکہ منہ کے ذریعے اس نے اشاعت اسلام کرنی تھی وہ نہ کی اس لیے منہ کو قیامت کے دن آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ اس لیے جو دین سیکھیں آگے سکھائیں۔

لغات: كَتَمَهُ: كَتَمَ (ن) كَتَمًا، پوشیدہ رکھنا، چھپانا۔ قَالَ تَعَالَى وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْجَحْمُ الْجَحَامُ الدَّابَّةُ، لگام لگانا، لُجَامُ بمعنی لگام جمع لُجَمُ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، سُئِلَ فعل ماضی مجہول ہو ضمیر مستتر

نائب فاعل عَنْ جارِ عَلِمَ موصوف فعلٌ هُوَ ضمیر مستتر فاعلٌ ہضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثُمَّ عاطفہ کَتَمَ فعلٌ هُوَ ضمیر مستتر فاعلٌ ہضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، اَلْجَمَ فعل مجہول هُوَ ضمیر نائب فاعل یَوْمَ الْقِيَمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ بآجار لَجَامَ موصوف مِنْ جارِ نَادٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا گائین کے گائین صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجہور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۲۳۔ بغیر تحقیق مسائل نہ بتائیے

مَنْ أَفْتَىٰ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَىٰ أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيهِ غَيْرُهُ فَقَدْ خَانَهُ .

+++++

بَغَيْرِ	أَفْتَىٰ	مَنْ
بغیر	فتویٰ دیا گیا	جس شخص کو
إِثْمُهُ	كَانَ	عِلْمٍ
اس کا گناہ	ہوگا	سمجھ کے
وَمَنْ	مَنْ أَفْتَاهُ	عَلَىٰ

اس (شخص) پر جس نے اسے فتویٰ دیا اور جس شخص نے
 أَشَارَ عَلَىٰ أَخِيهِ بِأَمْرِ اپنے (مسلمان) بھائی کو ایسے کام کا
 يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ درستی جو وہ جانتا ہے یہ کہ
 فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ اس کے علاوہ میں ہے پس تحقیق اس نے اس کے ساتھ خیانت کی

[ابو داؤد]

تشریح: یہ حدیث گزشتہ مضمون حدیث سے ہی متعلقہ ہے۔ یعنی مفتی کو چاہیے مسائل بتانے میں اپنی انکل سے کام نہ لے۔ تاکہ غلط مسائل بتانے کی وجہ سے اس پر دوسروں کے اعمال کا بوجھ نہ پڑے۔

اس حدیث پاک کے دوسرے حصے میں یہ ہدایت ہے کہ مشورہ درست اور شریعت کے مطابق دینا چاہیے۔ اگر اپنے فائدے کو ملحوظ رکھا یا مشورہ طلب کرنے والے کے نقصان کو ملحوظ نہ رکھا تو یہ خیانت شمار ہوگی اس لیے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

أَفْتَىٰ أَفْتَاً بِمَعْنَىٰ فَتَوَىٰ دِينَ، فَتَىٰ (س) جوان ہونا، اِثْمٌ: گناہ، جرم، جمع اِثْمٌ آتی ہے، اِثْمٌ (س) اِثْمًا، گناہ کرنا، اَلرُّشْدُ: بمعنی ہدایت، بھلائی، رُشْدًا ہدایت پانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اُفْتِیَ فعل مجہول، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل، بِأَمْرٍ جارِ غَیْرِ عَلَمٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط کماں تا مہ فعل، اِثْمًا مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، عَلٰی حرف جار مَنْ موصولہ، اُفْتَاَ فعل، ہو ضمیر فاعل، ؤُ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور

مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا، واؤ استثنائیہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط اَشَارَ فعل، ماضی هُوَ ضمیر اس کا فاعل، عَلٰی جار، اَخْبِهْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے ب جار اَمْرٌ موصوف یَعْلَمُ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَنْ حرف مشبہ بالفعل، الرَّشْدُ اس کا اسم، فِی جار غیْبہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق کَائِنْ کے، کَائِنْ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اَنْ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ یَعْلَمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی اَمْرٌ موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی اَشَارَ کے، اَشَارَ اپنے فاعل متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فاجزائیہ، قَدْ حرف تحقیق، خَانَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل و ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۲۲۔ بدعتی کی تعظیم نہ کیجیے

مَنْ وَقَرَّ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ .

+++++

صَاحِبَ بَدْعَةٍ	وَقَرَّ	مَنْ
کسی بدعت والے کی	عزت کی	جس شخص نے
عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ	آعَانَ	فَقَدْ
اسلام کے گرانے پر	مدد کی اس نے	پس تحقیق

[رواہ البیہقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں بدعت کرنے والے کی تعظیم سے روکا گیا ہے،

کیونکہ بدعت سنت کے مخالف چیز ہے جہاں بدعت ہوتی ہے ضرور کوئی نہ کوئی سنت رہ جاتی ہے اور سنت کی محبت اور اس پر عمل کو دین اسلام کی جز اور بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اس بناء پر بدعتی کی تعظیم کرنے والا، اسلام کو گرانے والا شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ بدعتی سنت کو چھوڑنے اور بدعت کو رواج دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

لغات: وَقَوْلُ: باب تفعیل سے ہے تعظیم کرنا۔ بِدْعَةٍ: نئی چیز، جمع بِدَعٌ، بَدَعٌ (ف) بِدْعًا، ایجاد کرنا، بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا۔ هَذِمَ: هَذِمَ (ض) هَذِمًا بمعنی ڈھانا، توڑنا، گرانے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، وَقَوْلُ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، صَاحِبَ بِدْعَةٍ مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَاجْزَا اِیہ قَدْ حرف تحقیق، اَعَانَ فعل ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل عَلٰی جار، هَذِمَ الْاِسْلَامَ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۲۲۵۔ بدعت در بار الہی میں مردود ہے

مَنْ اَحَدَتْ فِيْ اَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .

+++++

مَنْ	اَحَدَتْ	فِيْ اَمْرِنَا هَذَا
جس شخص نے	نئی بات نکالی	ہمارے اس (دین کے) کام میں
مَا لَيْسَ مِنْهُ	فَهُوَ رَدٌّ	

جو اس (دین) میں نہیں ہے پس وہ دھتکاری ہوئی ہے [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں بدعت (دین میں نئی نئی باتیں اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے) ایک حدیث میں ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں

ہے۔ بدعتی آدمی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عملی طور پر غلط راستے پر سمجھتا ہے۔ اسی لیے سنت کو چھوڑ کر نیا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے۔

لغات: أَحَدَتْ: پیدا کرنا، ایجاد کرنا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ فَلَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُمْ أَبَعْدَكَ. أَحَدَتْ الرَّجُلُ: پاخانہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، أَحَدَتْ فعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، فِي جار، أَمْرًا مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، هَذَا اسم اشارہ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَا موصول لیس فعل ناقص، هُوَ ضمیر اس کا اسم، مِنْهُ جار مجرور مل کر متعلق ہوا کائنًا مخذوف کے، کائنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ شرط فاجزا ایہ ہُو مبتدا، رَدَّ بمعنی مَرَدُّ و خبر مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزا ایہ ہوا۔

۲۲۶۔ لباس سے دھوکانہ دیکھیے!

مَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ .

+++++

مَنْ	تَحَلَّى	بِمَا
جس شخص نے	آراستہ کیا (اپنے آپ کو)	ایسی چیز کے ساتھ
لَمْ يُعْطَ	كَانَ	كَالْبِاسِ ثَوْبِي زُورٍ
جو (اسے) نہیں دی گئی	ہوگا وہ	دو جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایسے لباس سے منع کیا گیا ہے کہ:

جس سے لوگوں کے سامنے عالم، صالح یا پیر ظاہر ہوتا ہو اور حقیقت میں نہ ہو۔ بعض لوگ صرف دکھلاوے کے لیے تکلف کر کے امراء کے لباس پہنتے ہیں۔ اور غیروں کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ ہم وہ محسوس نہ ہوں جو حقیقت میں ہیں۔ ایسے لوگ بھی اس وعید میں آ جاتے ہیں۔ حدیث پاک کا خاص پیغام یہ ہے کہ مشابہت صرف آپ ﷺ سے ہو منافقت نہ ہو۔ ظاہر باطن ایک ہو۔

لغات: تَحَلَّى: بمعنی آراستہ ہونا، زیور پہننا، اَلْحَلَّى جَمْعُ حَلَّى آتی ہے۔ لَا بَسَ: لَبَسَ (س) لَبَسًا بمعنی پہننا۔ زُورٌ: باطل، جھوٹ۔

ترکیب: من اسم جازم متضمن معنی شرط، تَحَلَّى فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر فاعل بنا حرف جار، ما موصول، لَمْ يُعْطَ فعل مجہول، ہو ضمیر اس کا نائب فاعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط کا نائب فعل تامہ ہو ضمیر مستتر فاعل، لَکَ جار، لَا بَسَ مضاف، ثَوْبِي مضاف الیہ، مضاف، زُورٌ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((.....))

۲۲۔ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت

مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ فِخْذَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ.

+++++

مَنْ	يَضْمَنُ	لِي
جو شخص	ضمانت دے	مجھے
مَا	بَيْنَ لَحْيَيْهِ	وَمَا

اس کے دو جہڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو

اس کی جو

بَيْنَ فَخِذَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةُ
اس کی دو رانوں کے درمیان ہے ضمانت دیتا ہوں میں اسے جنت کی

[بخاری]

تشریح: اس حدیث شریف میں

① زبان کو غیبت، چغلی اور لایعنی باتوں سے بچانے کی ترغیب ہے۔

② شرم گاہ کو زنا اور حرام کاری سے بچانے کی ترغیب ہے۔

③ ان دونوں اعمال پر آپ ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں اور یہ ضمانت آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے دی کیونکہ سورۃ نجم میں ارشاد ہے کہ:

”آپ ﷺ وحی کے بغیر کوئی بات نہیں کرتے“۔ اس مبارک ارشاد میں ان دونوں باتوں کی ترغیب دی گئی ہے۔ کہ زبان غیبت، جھوٹ اور نافرمانی والی بات کرنے سے بچے اور شرم گاہ بے حیائی سے بچے۔ بے پردگی اور نگاہوں کو نامحرم سے نہ بچانا آخر کار فحاشی اور زنا میں مبتلا کر دیتا ہے۔

لغات: يَضْمَنُ ضَمَّنَ (س) ضَمًّا وَضَمَانًا بمعنی ضامن ہونا، ضَمَّنَا بِشَيْءٍ ءِ بِہ، کفیل ہونا، ضامن ہونا۔ لِحْيَيْهِ لِلْحَيَّةِ ڈاڑھی، لِحْيَانٍ، دونوں جڑے، مراد زبان ہے۔ بَيْنَ رَجْلَيْهِ: مراد شرم گاہ ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، يَضْمَنُ مفعول، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِيْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَا موصول بَيْنَ مضاف لِحْيَيْهِ مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثَبَّتَ فعل محذوف کے، ثَبَّتَ اپنے فاعل (ضمیر هُوَ مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ ترکیب سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، أَضْمَنَ مفعول اَنَا ضمیر

مستتر فاعل لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل اَلْجَنَّةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۲۸۔ ایک سنت پر سوشہیدوں کا ثواب

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عَنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

+++++

مَنْ	تَمَسَّكَ	بِسُنَّتِي
جس شخص نے	مضبوطی سے پکڑا	میری سنت کو
عَنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي	فَلَهُ	أَجْرُ
میری امت کے بگاڑ کے وقت	پس اس کے لیے	اجر ہے
مِائَةِ	شَهِيدٍ	
سو	شہیدوں کا	

[بیہقی]

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ اس پر عمل کرنے سے سوشہیدوں کا ثواب ملتا ہے خاص کر اس دور میں جب کہ دین پر چلنے والوں کو طعنہ زنی اور برادری کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، شہید ایک دفعہ جان دیتا ہے اور سنت پر چلنے والے کا دل مذاق کر کے بار بار زخمی کیا جاتا ہے، اس وجہ سے اسے سوشہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

لغات: تَمَسَّكَ تَمَسَّكَ وَامْتَسَكَ بِہ چٹنا مَسَكَ (ن۔ض) متعلق ہونا، چٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَمَسَّكَ فعل، مَوْضِعُ مستتر فاعل با جار سُنَّتِي مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عَنْدَ مضاف فَسَادِ مضاف الیہ مضاف، أُمَّتِ مضاف الیہ مضاف، مَوْضِعُ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو

کر شرط، فَا جزائیہ، لَہُ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ محذوف کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، أَجْرُ مضاف، مِائِۃ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مؤخر، خبر مقدم اپنے مبتدا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۲۹۔ توحید و رسالت ﷺ کی گواہی

مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

+++++

مَنْ	شَهِدَ	أَنَّ
جس نے	گواہی دی	یہ کہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	وَأَنَّ	مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے	اور بے شک	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَرَّمَ اللَّهُ	عَلَيْهِ النَّارَ	

اللہ نے حرام کر دی اس پر (جہنم) کی آگ [مسلم]

تشریح: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اور پھر اس پر استقامت اور فرمانبرداری اگر کسی کو نصیب ہو جائے اور اس حال میں موت آجائے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

یہ کلمہ اسے جنت میں لے جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح سمجھا ہے کہ کلے کو پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ہر حکم کو ماننے اور اس کی ہر روکی ہوئی چیز سے رک جائے۔

لغات: شَهِدَ (س) شَہَادَۃً بمعنی گواہی دینا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، شَهِدَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَنَّ خفہ، من المثقلہ اس کا اسم، ہُمیر شان محذوف لَانفی جنس، اِلہ موصوف، اِلّا بمعنی غیر مضاف، لفظ اللہ محلا مجرور، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر لاکہ اسم، اس کی خبر مَوْجُودٌ محذوف، لَانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر اَنَّ کی، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، مُحَمَّدًا اَنَّ کا اسم، رَسُوْلُ اللّٰہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر شَهِدَ کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حَرَمَ فعل، لفظ اللّٰہ فاعل عَلَیْہِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، اَلنَّارُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۰۔ چار اعمال ایمان مکمل کرنے والے

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰہِ وَأَبْغَضَ لِلّٰہِ وَأَعْطَى لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ
الْإِيْمَانَ

+++++

مَنْ	أَحَبَّ	لِلّٰہِ
جس نے	دوستی کی	اللہ کے لیے
وَأَبْغَضَ	لِلّٰہِ	وَأَعْطَى
اور نافرمانگی کی	اللہ کے لیے	اور دیا
لِلّٰہِ	وَمَنَعَ	لِلّٰہِ
اللہ کے لیے	اور روکا	اللہ کے لیے

الْإِيمَانُ

ایمان

اُسْتُكْمَلَ

پورا کر لیا اس نے

فَقَدْ

پس تحقیق

[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث میں چار اعمال ایمان کی تکمیل کا ذریعہ بتائے گئے ہیں۔

①. الْحُبُّ لِلَّهِ:

یعنی جس سے بھی دوستی ہو اپنی خواہش اور نام و نمود کے لیے نہ ہو بلکہ دینی ضرورت اور اللہ کے حکم کی وجہ سے ہو۔

②. الْبُغْضُ لِلَّهِ:

یعنی جس سے غصہ ہو اس کی بنیاد بھی اللہ کا حکم ہو۔

③. اَعْطَى لِلَّهِ:

جو خرچ کرے وہ اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرے۔

④. مَنَعَ لِلَّهِ:

یعنی کہیں خرچ سے رکے تو اللہ کے حکم کی وجہ سے رکے۔ جیسے گانے بجانے اور رسوم و رواج پر خرچ کرنے سے رکنا اس حدیث میں بار بار لِلَّهِ اس لیے فرمایا کہ ان چار اعمال میں اپنی خواہش اور نفسانیت کا دخل ضرور آ جاتا ہے اس لیے ان میں اخلاص بہت ضروری ہے۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شرح بھی ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد اپنا ہر کام اللہ کی رضا کے لیے کرے۔

لغات: اِسْتُكْمَلَ اَكْمَلَ، كَمَّلَ شَيْءٌ - بمعنی پورا کرنا۔

ترکیب: مَنْ اِسْم جازم متضمن معنی شرط، اَحَبَّ فِعْل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِلَّهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، اَبْغَضَ لِلَّهِ ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول، وَاوْ عاطفہ، اَعْطَى لِلَّهِ ترکیب سابق معطوف ثانی، وَاوْ عاطفہ، مَنَعَ لِلَّهِ ترکیب سابق

معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزایہ قَدْ حرف تحقیق، اِسْتَكْمَلَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل اَلْاِيْمَانِ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۱۔ روز قیامت سایہ چاہتے ہیں تو مقروض کو مہلت دیں

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظْلَهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهِ

+++++

مَنْ	اَنْظَرَ	مُعْسِرًا
جس شخص نے	مہلت دی	کسی تنگ دست کو
اَوْ	وَضَعَ	عَنْهُ
یا	کم کر دیا	اس سے (قرض کو)
اَظْلَهُ اللّٰهُ	فِیْ ظِلِّهِ	

سایہ (میں جگہ) دے گا اللہ اپنے سائے میں

[رواہ مسلم]

(قیامت کے دن) اسے

تشریح: اس روایت میں مقروض کو مہلت دینے کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ اللہ پاک اسے قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے اس حدیث میں انسانی بھلائی کا بہت بڑا پہلو موجود ہے۔

لغات: اَنْظَرَ اِنْظَارُ الدَّيْنِ قرض کی ادائیگی میں مہلت دینا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ. مُعْسِرًا: اسم فاعل بمعنی تنگ دست ہونا۔ وَضَعَ (ف) وَضْعًا بمعنی رکھنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَنْظَرَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مُعْسِرًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف

عالیہ، اَوْ عاطفہ، وَضَع نعل، هُو ضمیر مستتر فاعل عَنْهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف عالیہ معطوف سے مل کر شرط اَظْلَ فاعل ماضی، هُو ضمیر مفعول بہ لفظ اللہ فاعل فی جارِ ظلّ مضاف ہُو ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۲۔ حدیث نبوی ﷺ کے بیان میں احتیاط

مَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

+++++

مَنْ	كَذَبَ	عَلَىٰ
جس شخص نے	جھوٹ بولا	مجھ پر
مُتَعَمِّدًا	فَلْيَتَّبِعُوا	مَقْعَدَهُ
جان بوجھ کر	پس چاہیے کہ بنالے وہ	اپنا ٹھکانہ
مِنَ النَّارِ		
جہنم میں		

[بخاری و مسلم]

تشریح: حدیث رسول ﷺ کے بیان میں احتیاط کا حکم ہے کہ جان بوجھ کر کسی بیشی نہیں کرنی چاہیے ایسا کرنے والا اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

لغات: تَبَوَّأَ: یعنی ٹھہرنے کی جگہ۔ مَقْعَدُهُ (ن) مَقْعَدًا: یعنی بیٹھنا، پاخانہ کرنے کا برتن۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَذَبَ فعل ماضی، هُو ضمیر مستتر ذوالحال، مُتَعَمِّدًا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عَلَى جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَـ جزائیہ، لِيَتَّبِعُوا امر غائب، هُو ضمیر مستتر فاعل، مَقْعَدُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، مِنَ النَّارِ جار

مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۳۳۔ طالب علم راہ خدا میں ہے جب تک گھر نہ آئے
مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ .

+++++

مَنْ	خَرَجَ	فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
جو	نکلا	علم کی تلاش میں
فَهُوَ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	حَتَّى يَرْجِعَ
پس وہ	اللہ کی راہ میں ہے	واپس لوٹنے تک

[ترمذی]

تشریح: اس ارشاد عالی میں علم کی تلاش میں گھر سے نکلنے کی فضیلت ہے کہ جب تک وہ گھر واپس نہیں آ جاتا وہ اللہ کی راہ میں رہتا ہے بشرطیکہ یہ نیت ہو کہ اس علم کے ذریعے سے میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے کیونکہ مجاہد اور طالب علم دونوں کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے اور اللہ کا دین پھیل جائے۔

لغات: يَرْجِعُ (ض) رُجُوعًا، بمعنی لوٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، خَرَجَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل فی جار، طَلَبِ الْعِلْمِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزیائیہ، هُوَ مبتدا فی جار، سَبِيلِ اللَّهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول کائن کے، حَتَّى جار یَوْجِعُ مضارع منصوب بتقدیر آن، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کائن کے کائن صیغہ اسم فاعل اپنے

فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۳۳۔ مَوْذَن کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ

مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ .

+++++

مَنْ	أَذَّنَ	سَبْعَ سِنِينَ
جس نے	اذان دی	سات سال تک
مُحْتَسِبًا	كُتِبَ	لَهُ
ثواب کی امید رکھتے ہوئے	لکھ دی جائے گی	اس کے لیے
بَرَاءَةٌ	مِنَ النَّارِ	
نجات	آگ سے	

[ترمذی]

تشریح: اس فرمان رسول ﷺ میں اذان دینے والے کی فضیلت ہے کہ سات سال تک اذان دینا جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جاتا ہے کیونکہ موزن اللہ کا منادی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذان دینے کا حکم فرمایا ہے۔

لغات: أَذَّنَ أَذَّنَ، تَأَذَّنَا، اِذْأَنَ دینا، تَأَذَّنَ، قَتَمَ کھانا۔ قَالَ تَعَالَى ثُمَّ أَذَّنَ مَوْذَنٌ. مُحْتَسِبًا: بمعنی گمان کرنا، شمار کرنا، اللہ سے ثواب کی امید رکھنا، حَسِبَ (س. ح) حَسْبًا وَحَسْبَانَا گمان کرنا۔ بَرَاءَةٌ: مصدر برائی کا ہے فرمان، پروانہ۔ قَالَ تَعَالَى بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، أَذَّنَ فعل ہُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، مُحْتَسِبًا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل سَبْعَ سِنِينَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، كُتِبَ فعل مجہول، لَهُ

جار مجرور مل کر متعلق فعل بِرَأَۃُ مصدرٍ مِنَ النَّارِ جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر متعلق سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۵۔ تارکِ جمعہ منافق ہے

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمَحَّى وَلَا يَبْدُلُ .

+++++

مَنْ	تَرَكَ	الْجُمُعَةَ
جس نے	چھوڑا	جمعہ کو
مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ	كُتِبَ	مُنَافِقًا
بغیر (شرعی) ضرورت کے	لکھ دیا جائے گا	منافق
فِي كِتَابٍ	لَا يُمَحَّى	وَلَا يَبْدُلُ
ایسی کتاب میں	جو نہ مٹائی جائے	اور نہ تبدیل کی جائے

[رواہ الشافعی]

تشریح: اس حدیث میں جمعہ کی فضیلت اور جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کے منافق ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ کی کتاب میں یعنی اپنے نامہ اعمال میں منافق لکھا جاتا ہے۔ جُمُعَہ: اسلام کی آمد سے پہلے ہی بابرکت شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اور زیادہ فضیلت دی۔ اس کا نام جمعہ اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس دن لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ بہت سی برکات کا جامع ہے۔

لغات: يُمَحَّى مَحَا (ن. س) مَحْوًا بمعنی مٹانا۔ قَالَ تَعَالَى يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَرَكَ فعل، هُوَ ضمیر متستر فاعل

الْجُمُعَةُ مفعول بہ مِنْ جارِ غیرِ ضُرُورَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کُتِبَ فعل ماضی مجہول ہو ضمیر مستتر تمیز، مُنَافِقًا تمیز، ممیز تمیز مل کر نائب فاعل، فلی جار، کِتَابٌ موصوف، لَا یُحْیٰ فعل مضارع مجہول ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا یُسَدِّلُ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۲۳۶۔ جہاد کا ارادہ بھی نہ رکھنا نفاق کی علامت ہے

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ
مِنْ نِّفَاقٍ .

+++++

مَنْ	مَاتَ	وَلَمْ
جو شخص	مرا	اور نہیں
يَغْزُو	وَلَمْ	يُحَدِّثْ
جہاد کیا اس نے	اور نہ	بات کی
بِهٖ	نَفْسَهُ	مَاتَ
اس کے بارے میں	اپنے جی میں	مرا وہ

عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِّفَاقٍ
نفاق کے ایک حصہ پر

تشریح: نبی آخر الزماں ﷺ کی اس حدیث پاک میں بڑی وعید ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی منافقوں کی طرح جہاد میں جانے کا سوچا، تو وہ منافق لکھا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ہر مسلمان کے دل میں ”جذبہ جہاد“ ہونا چاہیے۔

ملاحظہ: اس سے مسئلہ معلوم ہوا کہ کوئی آدمی نیک کام کا پکا ارادہ کرے اور موت آنے کی وجہ سے نہ کر سکے تو اس کا پورا ثواب ہی اسے ملتا ہے۔

لغات: شُعْبَة: فرقہ، شاخ، کسی چیز کا گروہ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، مَاتَ فعل ہو ضمیر مستتر ذوالحال، وَآؤِ حالِہ لَمْ یَفْعَلَ ہو ضمیر مستتر فاعل فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، وَآؤِ عاطفہ، لَمْ یُحَدِّثْ فعل ہو ضمیر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نَفْسَہُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، مَاتَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل عَلٰی جار، شُعْبَة موصوف، مِنْ نِّفَاقِ جار مجرور مل کر متعلق کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((.....⊕⊕⊕.....))

۲۳۷۔ روزے کا حقیقی مقصد

مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ .

+++++

مَنْ	لَمْ	يَدْعُ
جو	نہ	چھوڑے

قَوْلَ الزُّورِ

جھوٹ کہنا

وَالْعَمَلَ بِهِ

اور اس پر عمل کرنا

فَلَيْسَ

پس نہیں ہے

حَاجَةً

فِي أَنْ يَدْعَ

لِلَّهِ

اللہ کو

کوئی ضرورت

اس بارے میں یہ کہ چھوڑے وہ

وَشَرَابَهُ

طعامۂ

اور اپنے پینے کو

اپنے کھانے کو

[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں روزہ دار کو یہ تنبیہ ہے کہ وہ اگر روزہ تو رکھے اور جھوٹ نہ چھوڑے اور دوسرے گناہ کرنا نہ چھوڑے تو اسے صرف کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ روزہ کی ساری برکات کھانا، پینا چھوڑنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کو چھوڑنے سے حاصل ہوتی ہیں اور جو ایسا نہیں کرتا تو وہ تقویٰ جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو روزہ کی اصل غرض و غایت ہے۔

لغات: يَدْعُ وَدَعَّ (ف) وَدَعَا الشَّيْءُ بِمَعْنَى جَهَّزَ نَا۔ الْزُّورُ: بِمَعْنَى جَهْوَث، باطل۔

ترکیب: مَنْ اسم جام متضمن معنی شرط، لَمْ يَدْعُ فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، قَوْلَ الزُّورِ مضاف، مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاو عاطفہ المَعْمَلْ مصدر۔ اس میں هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَيْسَ فعل ناقص، لِلَّهِ جار مجرور مل کر متعلق گائِنَةُ کے، گائِنَةُ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم حَاجَةً موصوف، فِی جار، اَنْ مصدر یہ، يَدْعُ فعل مضارع هُوَ ضمیر مستتر فاعل، طَعَامَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاو عاطفہ، شَرَابَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائِنَةُ محذوف کے

کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت موصوف (حَاجَةٌ) صفت مل کر لیس کا اسم، لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۸۔ ناموری کے لیے لباس پہننا

مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

+++++

مَنْ	لَبَسَ	ثَوْبَ شَهْرَةٍ
جس نے	پہنا	ناموری کا کپڑا
فِي الدُّنْيَا	أَلْبَسَهُ	اللَّهُ
دنیا میں	پہنائے گا اُسے	اللہ
ثَوْبَ مَذَلَّةٍ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	
ذلت کا کپڑا	قیامت کے دن	

[رواہ احمد وغیرہ]

تشریح: اس حدیث پاک میں اپنی ناموری اور بڑائی کے لیے اور لوگوں میں اپنی تعریف کی غرض سے اچھا لباس پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ باقی رہا صفائی اور جائز ضرورت کے لیے اپنی آرائش کرنا حرام نہیں۔ بشرطیکہ شرعی حدود میں ہو اور اللہ کے دشمنوں سے مشابہت نہ ہو۔

لغات: شَهْرَةٌ: بمعنی شہرت، ناموری، شَهْر (ف) شَهْرًا مشہور کرنا۔ مَذَلَّةٌ بِذَلَّ (ض) ذَلًا، مَذَلَّةٌ بمعنی ذلیل ہونا، صفت کے لیے ذَلِيلٌ آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، لَبَسَ فعل ہو ضمیر فاعل، ثَوْبَ شَهْرَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فِي الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، أَلْبَسَ

فعل، ضمیر مفعول بہ اول لفظ اللہ فاعل، ثَوْبَ مَذَلَّةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی، یَوْمَ الْقِیَمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعولین اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۹۔ تعلیم دین سے مقصود صرف رضائے الہی ہو

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ
أَوْ يُصْرِقَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ .

+++++

مَنْ	طَلَبَ	الْعِلْمَ
جس شخص نے	حاصل کیا	علم
لِيُجَارِيَ	بِهِ	الْعُلَمَاءَ
تاکہ مقابلہ کرے	اس کے ذریعے	علماء سے
أَوْ	لِيُمَارِيَ	بِهِ
یا	جھگڑا کرے	اس کے ذریعے
السُّفَهَاءَ	أَوْ	يُصْرِقَ
بے وقوف لوگوں سے	یا	متوجہ کرے
بِهِ	وَجُوهَ النَّاسِ	إِلَيْهِ
اس کے ذریعے	لوگوں کو	اپنی طرف
أَدْخَلَهُ	اللَّهُ	النَّارَ
داخل کرے گا اُسے	اللہ	آگ میں

تشریح: اس فرمان رسالت ﷺ میں علم حاصل کرنے کی غلط نیتوں سے بچنے کی تاکید ہے۔

① علماء کو لا جواب کرنے کے لیے علم حاصل کرنا جیسا کہ بعض لوگ ایک آدھ حدیث پڑھ کر اہل علم سے بحث کرتے ہیں۔

② جن لوگوں کو دین کی پوری سمجھ نہ ہو انہیں لا جواب کرنے کے لیے علم حاصل کرنا۔

③ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہ میں عالم ہوں میری عزت کی جائے (اس نیت سے علم حاصل کرنا۔) ان نیتوں کی بناء پر حصولِ علم جہنم کا ذریعہ ہے۔

لغات: لِيُجَارِيَ: جَارَاهُ، مُجَارَاهُ، کسی کے ساتھ چلنے میں مقابلہ کرنا، یہاں مراد مطلقاً مقابلہ ہے، جَرِيَ (ض) جَرِيًّا، بمعنی جاری ہونا۔ لِيُجَارِيَ مُجَارَاهُ بمعنی جھگڑا کرنا۔ قَالَ تَعَالَى فَلَا تُجَارِ فِيهِمْ. مَرِي (ض) مَرِيًّا حَقُّهُ، حق کا انکار کرنا: اَلْسَفَهَاءُ سَفِهَةٌ (س) سَفَهَاءُ جاہل ہونا، بے وقوف ہونا۔ قَالَ تَعَالَى سَيَقُولُ السَّفَهَاءُ يُصْرِفُ بَصْرَفٍ (ف) صَرَفًا بمعنی پھرنا۔ قَالَ تَعَالَى صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، طَلَبَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، الْعِلْمَ مفعول بہ، ل جَارِ، يُجَارِيَ فعل مضارع منصوب بتقدير أَنْ ہو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، الْعُلَمَاءُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، ل زائدہ، يُمَارِيَ بہ السفهاء ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول، اَوْ عاطفہ، يُصْرِفُ بہ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيْهِ ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ معطوفین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اَدْخَلَ فعل وضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل السَّارَ مفعول فیہ، فعل اپنے مفعول بہ فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۲۴۰۔ دنیاوی اغراض سے حصولِ علم کا انجام

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُتَغْنَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرُضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ .

+++++

عِلْمًا	تَعَلَّمَ	مَنْ
ایسا علم	سیکھا	جس شخص نے
وَجْهَ اللَّهِ	يُتَغْنَى بِهِ	مِمَّا
اللہ کی رضا	حاصل کی جاتی ہے	جس سے
لِيُصِيبَ	إِلَّا	لَا يَتَعَلَّمُهُ
تاکہ حاصل کرے	مگر	نہیں سیکھتا ہے اسے
لَمْ يَجِدْ	عَرُضًا مِنَ الدُّنْيَا	بِهِ
نہیں پائے گا وہ	دنیا کا سامان	اس کے ذریعے
	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	عَرَفَ الْجَنَّةِ
	قیامت کے دن	جنت کی خوشبو (بھی)

[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں علم دین کے حصول میں نیت کے درست کرنے کا فرمان ہے۔ دینی علوم کے علاوہ دوسرے علوم مثلاً ڈاکٹری اور انجینئری وغیرہ دنیا کی غرض سے سیکھے جاسکتے ہیں لیکن علم دین کی غرض صرف رضائے الہی ہونی چاہیے۔

لغات: يَتَغَيُّ يَتَغَيُّ، تَغَيُّ الشَّيْءِ، بمعنى طلب کرنا، يُصِيبُ يَصَابُ مِنَ الشَّيْءِ بِمَعْنَى لِينًا۔ اَلْعَرَضُ: متاع، سامان، جمع اَعْرَاضُ۔ عَرَفَ: (س) بمعنی پو۔ مگر اس کا اکثر استعمال خوشبو میں ہوتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَعَلَّمَ فعل ہو ضمیر مستتر ذوالحال، لَا يَتَعَلَّمَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، ہو ضمیر مفعول بہ، اَلَا حرف استثناء لغو، ل تعلیلیہ جارہ یُصِيبُ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور متعلق فعل، عَرَضًا موصوف، مِنَ الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق، کائنات محذوف کے کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَا يَتَعَلَّمَ کے، لَا يَتَعَلَّمَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عَلِمًا موصوف مِنْ جار، مَا موصول، يَتَغَيُّ فعل مضارع مجہول، بہ جار مجرور متعلق فعل، وَجْهَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنات محذوف کے کائنات صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ يَجِدْ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، عَرَفَ الْجَنَّةَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، يَوْمَ الْقِيَمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۱۔ نجومیوں کے پاس جانے کی نحوست

مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَنَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

+++++

مَنْ	اَتَى	عَرَّافًا
جو شخص	آیا	کسی کا ہن کے پاس
فَسَنَلَهُ	عَنْ شَيْءٍ	لَمْ يُقْبَلْ
پس اس سے پوچھا	کسی چیز کے متعلق	نہیں قبول کی جائے گی
لَهُ	صَلَوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً	

اس سے چالیس (دنوں اور) راتوں کی نمازیں [مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں نجومیوں کے ہاں آئندہ حالات کے علم کے لیے جانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ایسے آدمی کی چالیس دن رات کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ علم غیب صرف اللہ کا خاصہ ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لیے نجوم کا کاروبار کرنا یا ان کے پاس جانا حرام ہے۔

لغات: عَرَّافًا: بمعنی نجومی، غیب کی خبریں بتانے والا، عرف (ض) عرفہ، عرفانا بمعنی پہنچانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَتَى فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل عَرَّافًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ف عاطفہ سَنَلْ فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل، عَنْ شَيْءٍ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، لَمْ يُقْبَلْ فعل مجہول، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، صَلَوةٌ مضاف، أَرْبَعِينَ مہمیز، لَيْلَةً تمیز، تمیز تیز مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۲۔ انسانیت کے حقوق، انسانوں پر

مَنْ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ
دَعَاكُمْ فَأَجِبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَّمْ
تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ فَأَدْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَيْتُمُوهُ

+++++

مَنْ	اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ	فَأَعِذُوهُ
جو شخص	اللہ کے لیے تم سے پناہ چاہے	پس تم اسے پناہ دے دو
وَمَنْ سَأَلَ	بِاللّٰهِ	فَأَعْطُوهُ
اور جو مانگے	اللہ کے نام سے	پس تم اسے دے دو
وَمَنْ	دَعَاكُمْ	فَأَجِبُوهُ
اور جو	تمہاری دعوت کرے	پس قبول کر لو
وَمَنْ	صَنَعَ	إِلَيْكُمْ
اور جو	کرے	تمہاری طرف
مَعْرُوفًا	فَكَافِئُوهُ	فَإِنْ
کوئی نیکی	پس تم اس کا بدلہ دو	پس اگر
لَمْ تَجِدُوا	مَا تُكَافِئُوهُ	فَادْعُوا
نہ پاؤ	جس سے تم بدلہ دو	پس دعا کرو
لَهُ	حَتَّى	تَرَوْا
اس کے لیے	یہاں تک کہ	جان لو تم
أَنْ	قَدْ	كَافَيْتُمُوهُ
یہ کہ	تحقیق	تم نے بدلہ دے دیا ہے اس کو

[احمد]

تشریح: اس حدیث پاک میں مسلمانوں کے آپس کے چار حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

① جو خدا کے لیے پناہ مانگے اسے پناہ دو۔

② جو اللہ کے لیے مانگے اسے دے دو بشرطیکہ گدا کر نہ ہو۔

③ جو کوئی تمہاری دعوت کرے اس کو تم قبول کرو۔

④ احسان کا بدلہ دو، اگر نہ دے سکو تو دعا کے ذریعے سے بدلہ دو اور اتنی دعا کرو

کہ اس کا بدلہ ادا ہو جائے۔ کم از کم ”جزاك الله“ تو ضرور کہہ دینا چاہیے۔ یہ چاروں صفات ایک مومن کامل کی ہیں جو ہر مسلمان میں ہونی چاہیے۔

لغات: اِسْتَعَاذَ: تَعَوَّذَ، بِمَعْنَى پناہ لینا۔ قَالَ تَعَالَى: وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَأَعِذُوهُ، جابہ، جواب دینا۔ فَكَافِنُوهُ: بدلہ دینا، مقابلہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اِسْتَعَاذَ فاعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق اول فعل کا بِاللَّهِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَاجْزَانِي، اَعِذُوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل هُوَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْعَاطِفْ، مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَاعْطُوهُ ترکیب سابق جملہ معطوف اول، وَاَوْعَاطِفْ، مَنْ دَعَاكُمْ فَاجِيبُوهُ ترکیب سابق جملہ معطوف ثانی، وَاَوْعَاطِفْ مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَنَعَ فاعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلَيْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَعْرُوفٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَاجْزَانِي، كَافِنُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، هُوَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثالث، فَاعَاطِفْ، اِنْ حُرِفَ شَرْطًا، لَمْ تَعْبُدُوا فعل، حمد ضمیر بارز فاعل، مَا موصولہ، تَكْفَانُوا فعل مضارع ضمیر بارز فاعل هُوَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

شرط، فَاِذَا جَاءَ اَمْرًا حَاضِرًا ضمیر بارز فاعل، لَہُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، حَتّٰی جارہ تَسْرُوْا فعل معلوم ضمیر بارز فاعل اَنْ تَخْفَہُ من المثلثہ اس کا اسم، کُمْ محذوف قَدْ حرف تحقیق کَا فِتْنَمُوْا فعل ماضی ضمیر بارز فاعل ہُمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر قائم مقام مفعولین کے، تَسْرُوْا اپنے فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل (اَدْْعُوْ) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۴۳۔ نہی عن المنکر ہر مسلمان پر لازم ہے

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فِلِسَانِهِ
فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ .

+++++

مَنْ	رَأَى	مِنْكُمْ
جو	دیکھے	تم میں سے
مُنْكَرًا	فَلْيُغَيِّرْهُ	بِيَدِهِ
کوئی برائی	پس چاہیے کہ بدل دے (نیکی میں)	اپنے ہاتھ سے
فَإِنْ لَّمْ	يَسْتَطِعْ	فِلِسَانِهِ
پس اگر نہ	طاقت رکھے	پس اسے اپنی زبان سے (روک دے)
فَإِنْ لَّمْ	يَسْتَطِعْ	فَبِقَلْبِهِ
پس اگر نہ	نہ کر سکے	پس برا جانے اسے اپنے دل میں

وَذَلِكَ

أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے [مسلم]

تشریح: ہادی عالم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک میں ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد فرماتے ہیں کہ جہاں بھی اللہ کی نافرمانی ہو اگر طاقت ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے نیکی میں بدل دے اور اگر طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے غلط کام کی مخالفت کریں اور لوگوں کو نیکی کا راستہ بتائیں اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اس گناہ کو برا سمجھے اور یہ (صرف دل سے برا سمجھنا) ایمان کا آخری حصہ ہے۔ اسے آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ برائی سامنے ہو اور دل میں بھی بُرا نہ سمجھے تو دل ایمان سے خالی ہے۔

ملاحظہ: برائی کو ہاتھ سے یا زبان سے روکنے میں فتنہ اور فساد کا خوف ہو تو یہ امر مستحب ہو جاتا ہے۔ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا احسن انداز سے ہونا چاہیے۔ یہ کام، جان، مال اور وقت لگا کر کیئے کا ہے۔

لغات: فَلْيُغَيِّرْهُ غَيْرُهُ، غارہ، بدل دینا، تغیر کر دینا۔ أَضْعَفُ: اسم التفضیل بمعنی کمزور جمع ضِعَافٍ وَاَضْعَافٍ۔

ترکیب: مَنْ اس جازم متضمن معنی شرط، رَای فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل مُنْكَرٌ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فَاجْزَايَ، لِیُغَيِّرْهُ امر غائب، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هُوَ ضمیر مفعول بہ، بَ جار، یَدِهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف عالیہ، ف عاطفہ، اِنْ حرف شرط، لَمْ یَسْتَطِيعْ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فْ جْزَايَ، بَ جار، لِسَانِهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف لِیُغَيِّرْ کے، فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر مستتر مفعول بہ (ضمیر محذوف) اور متعلق سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، واؤ استثنائیہ، ذَلِكْ مبتداء، اَضْعَفُ الْإِيْمَانِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ متناہفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۴۴۔ قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ مدد فرماتے ہیں

مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ آدَاءَهَا آذَى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِسْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ .

+++++

مَنْ	أَخَذَ	أَمْوَالَ النَّاسِ
جس نے	لیا	لوگوں کا مال
يُرِيدُ	آدَاءَهَا	آذَى اللَّهُ
چاہتا ہے	اسے دینا	ادا کر دے گا اللہ
عَنْهُ	وَمَنْ	أَخَذَ
اس کی طرف سے	اور جس نے	لیا
يُرِيدُ	إِسْلَافَهَا	أَتْلَفَهُ اللَّهُ
چاہتا ہے	اس کا ضائع کر دینا	ضائع کر دے گا اللہ
عَلَيْهِ		

[بخاری]

اس پر

تشریح: اس ارشاد نبوی ﷺ میں مقروض کے لیے ہدایات ہیں کہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھو، ادائیگی کی نیت کرنے والے کی اللہ مدد کرتا ہے اور جو قرض ادا نہ کرنا چاہے اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے ایک انسان کو پریشان کرنے کا

ارادہ کیا اس کی بدینتی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے دو نقصان ہوئے۔ قرض ادا نہ کر سکا اس میں آخرت کا نقصان بھی ہے، دوسرا یہ کہ اس کا مال ضائع ہو گیا۔

لغات: اَذَى: (ض) اَذَاكَ الشَّيْءُ بمعنی ادا کرنا، پہنچانا اَتَلَفَهُ تِلَفٌ (س) تَلَفًا بمعنی ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَخَذَ فعل ماضی ہو ضمیر مستتر ذوالحال، یُرِيدُ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، اَدَاہَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، اَمْوَالُ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط اَذَى فعل ماضی لفظ اللہ فاعل، عَنْہُ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْ عاطفہ، مَنْ اَخَذَ یُرِيدُ اِتْلَافُهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْہِ ترکیب سابق شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۳۵۔ ایک دن فرض روزہ چھوڑنے کا نقصان

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ .

+++++

مَنْ	أَفْطَرَ	يَوْمًا
جس شخص نے	روزہ نہ رکھا	ایک دن کا
مِنْ رَمَضَانَ	مِنْ غَيْرِ	رُخْصَةٍ
(ماہ) رمضان سے	بغیر (شرعی)	کسی رخصت کے

وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ
اور بغیر کسی مرض کے نہیں بدل ہو سکتا اس کا
صَوْمُ الدَّهْرِ كُلُّهُ وَإِنْ صَامَهُ
پوری عمر روزہ رکھنا اگرچہ (پوری عمر) رکھ لے

[رواہ احمد]

تشریح: حبیبِ خدا ﷺ کے اس قول میں اس بات کی وضاحت ہے کہ جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑ دینا اتنا بڑا نقصان ہے کہ پوری عمر روزہ رکھنے سے بھی وہ نقصان پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے جان بوجھ کر روزہ نہ چھوڑیں۔ اس میں ہمیں دینی کاموں کو اپنے اوقات پر کرنے کا سبق بھی دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح نماز، زکوٰۃ اور حج کو اپنے اوقات سے مؤخر نہ کرنا چاہیے۔

لغات: أَفْطَرَ: الصَّائِمَ، روزے دار کا کھانا اور پینا، فَطَرَ (ن. ض) فَطَرُ الشَّيْءِ، بھاڑنا، فَطَرَ، تَفَطَّرُ وَانْفَطَرَ بمعنی پھٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، أَفْطَرَ فاعل ماضی، هُوَ ضمیر فاعل، يَوْمًا موصوف، مِنْ رَمَضَانَ جار مجرور مل کر متعلق گماننا کے، گماننا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، مِنْ جَارِ غَيْرٍ رُخْصَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، لَا زائدہ، مَرَضٍ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ يَقْضِ فعل معلوم، عَنْهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، صَوْمُ الدَّهْرِ مضاف مضاف الیہ مل کر موکد، کُلُّہُ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، موکد تاکید مل کر فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ، وَاوْ مبالغہ، اِنْ حرف شرط، صَامَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزاء لَمْ يَقْضِ عَنْهُ محذوف ہے، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۶۔ مجاہد کو سامان جہاد دینے اور روزہ افطار کرانے کا اجر

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

+++++

صَائِمًا	فَطَرَ	مَنْ
کسی روزہ دار کا	روزہ کھلویا	جس نے
غَازِيًا	جَهَّزَ	أَوْ
کسی مجاہد کو	سامان دیا	یا
	مِثْلُ أَجْرِهِ	فَلَهُ

پس اس کو ثواب ہے لہٰذا کے برابر [بیہقی]

تشریح: ایک خاص اصول اس فرمان سے معلوم ہوا کہ نیکی پر مدد کرنے والے کو اس نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور سے روزہ کھلوا دے تو روزہ رکھنے کا ثواب مل جاتا ہے یا کسی مجاہد کو سامان دے تو جہاد کا ثواب مل جاتا ہے۔

اس لیے جہاں تک ممکن ہو نیکی کے کام میں دوسروں کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ طالب علم کی مدد کرے تو علم کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: جَهَّزَ: جَهَّزَ، بِجَهَّزَ، بمعنی تیار کرنا، مہیا کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، فَطَرَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر متستر فاعل صَائِمًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ آخر عطف، جَهَّزَ غَازِيًا ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، فَ جَزَائِيہ لَہٗ جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف ثَبَتَ کے، ثَبَتَ فعل مِثْلُ مضاف، أَجْرِهِ مضاف الیہ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۷۔ امیر و استاد کی اطاعت میں نجات

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعِصِي الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

+++++

مَنْ	أَطَاعَنِي	فَقَدْ
جس شخص نے	میری بات مانی	پس تحقیق
أَطَاعَ اللَّهَ	وَمَنْ	عَصَانِي
اس نے اللہ کی بات مانی	اور جس نے	میری نافرمانی کی
فَقَدْ	عَصَى اللَّهَ	وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ
پس تحقیق	اس نے اللہ کی نافرمانی کی	اور جو امیر کی بات مانے
فَقَدْ	أَطَاعَنِي	وَمَنْ
پس تحقیق	اس نے میری بات مانی	اور جس نے
يَعِصِي الْأَمِيرَ	فَقَدْ	عَصَانِي
نافرمانی کی امیر کی	پس تحقیق	اس نے میری نافرمانی کی

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس ارشاد گرامی میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی اطاعت کو اللہ کی اطاعت اور نافرمانی کو اللہ کی نافرمانی قرار دیا ہے اور دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ اپنے امیر، استاد یا شرعی مرشد کی اطاعت کرنا اللہ کے نبی کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی اللہ کے نبی ﷺ کی نافرمانی ہے بشرطیکہ یہ حضرات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کی روشنی میں حکم دیں ورنہ اطاعت ضروری نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ضروری ہے۔

لغات: عَصَانِي: بمعنی نافرمانی کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، أَطَاعَ فعل هو ضمیر مستتر فاعل، ن

وقایہ ی متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قَدْ حرف تحقیق، اَطَاعَ مفعول ہو ضمیر متستر، فاعل لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهُ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، وَمَنْ يُطِيعِ الْاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، وَمَنْ يَعُصِي الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۸۔ ناحق زمین دبا لینے کا انجام

مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ .

+++++

مَنْ	أَخَذَ	مِنَ الْأَرْضِ
جس شخص نے	لیا	زمین کا
شَيْئًا	بِغَيْرِ حَقِّهِ	خُسِفَ
کچھ حصہ	بغیر اپنے حق کے	دھنسا دیا جائے گا
بِهِ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ	إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ
اس کے بدلے میں	قیامت کے دن	سات زمینوں تک

[بخاری]

تشریح: اس حدیث میں اس شخص کے لیے وعید ہے جو زمین کا کوئی حصہ ناحق لے۔ تو قیامت کے دن سات زمینوں کی مٹی سزا کے طور پر اس کے سر پر رکھی جائے

گی یا طوق بنا کر گلے میں ڈال دی جائے گی۔ اس لیے کسی کی کوئی چیز بھی ناحق نہ لینی چاہیے۔

لغات: خَسَفَ (ض) خَسَفَ فِی الْأَرْضِ، بمعنی زمین میں دھسانا۔ اَرْضِیْنَ: اَرْضُونَ، اَرُوضُ، اراض، جمع الارض بمعنی زمین۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَخَذَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، مِنْ الْأَرْضِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، شَيْئًا موصوف، بِ جار، غَيْرِ مضاف، حَقِّقَ مضاف الیہ مضاف دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق تَنَاوَلْنَا مَحْذُوف کے، تَنَاوَلْنَا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، خُسِفَ فعل ماضی مجہول، بِ برائے تعدیہ، ضمیر نائب فاعل، یَوْمَ الْقِیَمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، اِلٰی جار، سَبَعِ اَرْضِیْنَ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۴۹۔ زیارت رسول اللہ ﷺ حقیقت ہی ہوتی ہے

مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَىٰ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي .

+++++

مَنْ	رَأَىٰ	فِي الْمَنَامِ
جس شخص نے	دیکھا مجھے	خواب میں
فَقَدْ	رَأَىٰ	فَإِنَّ
پس تحقیق	دیکھا اس نے مجھ ہی کو	پس بے شک

الشَّيْطَانُ لَا يَتَمَثَّلُ
شیطان نہیں صورت بنا سکتا

فِي صُورَتِي

میری صورت جیسی

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کو حقیقی زیارت قرار دیا کیونکہ شیطان اوروں کی شکلیں بنا کر آ سکتا ہے۔ لیکن خواب میں آپ ﷺ کی شکل بنا کر نہیں آ سکتا کیونکہ شیطان سراسر گمراہی اور آپ ﷺ ہدایت کا پرچم اٹھائے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے ایسے ہی شیطان آپ ﷺ کی صورت نہیں بنا سکتا۔ اور آپ کی زیارت، درود شریف کثرت سے پڑھنے والوں کو ہوتی ہے۔

لغات: يَتَمَثَّلُ: مثل، تَمَثُّلاً الشَّيْءِ لِفُلَانٍ، ہو، بہو تصویر ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، رَأَى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، نَسَى مفعول بہ، فِي الْمَنَامِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزاء قَدْ حرف تحقیق، رَأَى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل فی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنْ حرف مشبہ بالفعل، اَلشَّيْطَانُ اِنْ کا اسم، لَا يَتَمَثَّلُ مفعول مضارع معروف هُوَ ضمیر مستتر فاعل فِي حرف جار، صُورَتِي مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنْ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۲۵۰۔ جھوٹا دعویٰ گناہ کبیرہ ہے

مِنْ ادَّعى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

+++++

مِنْ ادَّعى	مَا لَيْسَ	لَهُ
جس نے دعویٰ کیا (ایسی چیز کا)	جو نہیں ہے	اس کی
فَلَيْسَ	مِنَّا	وَلَيْتَبَوَّأَ
پس نہیں ہے وہ	ہم میں سے	پس چاہیے کہ وہ بنالے
مَقْعَدَهُ	مِنَ النَّارِ	
اپنا ٹھکانہ	آگ کو	[مسلم]

تشریح: اس حدیث شریف میں کسی کی چیز پر جھوٹا دعویٰ کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا اپنے آپ کو جہنم میں سمجھ لے۔

اس سے معلوم ہوا عدالتوں میں جھوٹے دعوے سے زمین، مکان اور دیگر اشیاء کا حصول ناجائز ہے۔ عدالت کے فیصلے کے باوجود یہ چیز اس کے لیے حرام ہے۔

لغات: وَلَيْتَبَوَّأَ جَبَوَا الْمَكَانَ وَبِهِ، اقامت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، ادَّعى فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل ماموصولہ، لَيْسَ فعل ناقص ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، لَہُ جار مجرور مل کر متعلق کائِنَا محذوف کے، کائِنَا صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزا ایہ، لَيْسَ فعل ناقص ہو ضمیر اس کا اسم مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائِنَا کے، کائِنَا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و او عاطفہ، لَيْتَبَوَّأَ امر غائب ہو ضمیر مستتر فاعل، مَقْعَدُهُ مضاف مضاف

الیہ مل کر مفعول بہ، من النار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۵۱۔ روزہ اور قیام لیل کی فضیلت

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

+++++

رَمَضَانَ	صَامَ	مَنْ
رمضان کا	روزہ رکھا	جس نے
غُفِرَ	وَاحْتِسَابًا	إِيمَانًا
معاف کیے جائیں گے	اور ثواب کی امید سے	ایمان کی حالت میں
تَقَدَّمَ	مَا	لَهُ
ہو چکے ہیں	جو	اس کے
قَامَ	وَمَنْ	مِنْ ذَنْبِهِ
کھڑا رہا (تراویح کے لیے)	اور جو شخص	اس کے گناہ
وَاحْتِسَابًا	إِيمَانًا	رَمَضَانَ
اور ثواب کی امید سے	ایمان کی حالت میں	رمضان میں
مَا	لَهُ	غُفِرَ
جو	اس کے	بخش دیے جائیں گے

تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهِ	وَمَنْ
ہو چکے	اس (رمضان سے پہلے) اس کے گناہ اور جو شخص	
قَامَ	لَيْلَةَ الْقَدْرِ	إِيمَانًا
کھڑا رہا	قدر کی رات میں	ایمان کی حالت میں
وَأَحْتَسَابًا	غُفِرَ	لَهُ
اور ثواب کی امید سے	بخش دیے جائیں گئے	اس کے
مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهِ
جو	ہو چکے (اس عمل سے) پہلے	اس کے گناہ

[رواہ البخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایمان اور احتساب کے ساتھ روزہ اور تراویح کے اہتمام کو سارے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

ملاحظہ:

- ۱۔ اِيْمَانًا: کا مفہوم: ہر عمل کرتے وقت حکم الہی کا تصور رہے اور یہ سوچے کہ یہ عمل نہ کروں گا تو اللہ ناراض ہوں گے۔
- ۲۔ اِحْتِسَابًا: کا مفہوم: نیک کام کرتے وقت اس عمل پر جس اجر کا وعدہ ہے اس کے ملنے کی امید دل میں ہو اور صرف رضائے الہی مقصود ہو۔
- ۳۔ سارے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور کبیرہ کی معافی کے لیے آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ اور سچی توبہ کرنا ضروری ہے۔

لغات: قَامَ (ن) قَوْمًا و قیاما بمعنی کھڑا ہونا، یہاں پر مراد تراویح پڑھنا آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَامَ فعل ہو ضمیر متشتر فاعل، رَمَضَانَ مفعول فیہ، اِيْمَانًا معطوف علیہ، وَاَوْعَاطُفہ، اِحْتِسَابًا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

شرط، غُفِرَ فعل ماضی مجہول، لَکَ جار مجرور متعلق فعل، مَا موصول، تَقَدَّمَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جار، ذَنْبُهُ مضاف مضاف الیہ ل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوِ عاطفہ، مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، ترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، وَاوِ عاطفہ، مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۵۲۔ مسجد میں بدبو والی چیز نہ لائیں اور نہ مسجد میں کھائیں!

مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَبِّئَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنَادَّيْ مِمَّا يَتَادَّى مِنْهُ الْاِنْسُ .

+++++

مَنْ	أَكَلَ	مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَبِّئَةِ
جو شخص	کھائے	اس بدبودار درخت سے
فَلَا يَقْرُبَنَّ	مَسْجِدَنَا	فَإِنَّ
پس ہرگز نزدیک نہ آئے	ہماری مسجد کے	پس بے شک
الْمَلٰٓئِكَةَ	تَنَادَّيْ	مِمَّا
فرشتے	تکلیف محسوس کرتے ہیں اس سے	جس سے کہ
يَتَادَّى مِنْهُ	الْاِنْسُ	
تکلیف محسوس کرتے ہیں	انسان	

تشریح: اس حدیث پاک میں ہر بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کو منع کیا گیا ہے۔ (مثال کے طور پر پیاز یا لہسن) اور دوسرا حکم یہ معلوم ہوا کہ مسجدوں میں اور جہاں اللہ اور پیارے رسول اللہ ﷺ کی بات ہوتی ہو وہاں ہر وقت فرشتے رہتے ہیں۔ ان فرشتوں کا ادب ضروری ہے۔ اور آداب کی رعایت رکھ کر مسجد میں رہنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کا ادب ضروری ہے۔

الشجرة المنتنة: سے مراد لہسن اور پیاز ہیں۔ جب کہ یہ حکم ہر بدبودار چیز کو شامل ہے۔ ان دو چیزوں کے نام بطور مثال دیئے گئے ہیں۔

لغات: الْمُنتَنَةُ: اسم فاعل عن فعل نَتَنَ (ض۔س) متناونَتَنَ (ک) نَتَانَةٌ بمعنی بدبودار ہونا۔ تَنَادَى: تکلیف پہنچنا، اَذَى (س) تکلیف پانا۔ قَالَ تَعَالَى قُلْ هُوَ اَذَى. الْاِنْسُ: بمعنی آدمی، اِنْسَ (س۔ک۔ض) انسابہ، الیہ بمعنی مانوس ہونا، محبت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَكَلَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جارِ هَذِهِ اسم اشارہ، اَلشَّجَرَةُ موصوف، الْمُنتَنَةُ صفت، دونوں مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَا يَقْرَبَنَّ نَهَى غائب، مَوْكِدَ بَانُونٍ ثَقِيلَهُ ہو ضمیر مستتر فاعل مَسْجِدًا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنْ حرف مشبہ بالفعل، اَلْمَلٰئِكَةُ اِنَّ کا اسم، تَنَادَى فعل مضارع ہی ضمیر مستتر فاعل مِنْ جارِ مَا موصول، یَتَنَادَى فعل مضارع، مِنْ جارِ مجرور مل کر متعلق فعل، الْاِنْسُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۲۵۳۔ عدالت ایک اہم ذمہ داری

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

+++++

مَنْ	جُعِلَ	قَاضِيًا
جو شخص	بنایا گیا	فیصلہ کرنے والا
بَيْنَ النَّاسِ	فَقَدْ	ذُبِحَ
لوگوں کے درمیان	پس تحقیق	ذبح کر دیا گیا وہ
بِغَيْرِ	سِكِّينٍ	
بغیر	چھری کے	

[احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں لوگوں کے درمیان قاضی (جج) بننے کو سخت ترین عمل بتایا ہے کہ روحانی طور پر ایسا شخص فیصلہ کرنے میں اتنا پریشان ہوتا ہے گویا وہ ذبح کر دیا گیا۔ علماء صلحاء اسی وجہ سے ہمیشہ اس عہدہ سے دور رہے۔ کیونکہ اس میں نا انصافی سے اپنا اور دوسروں کا دین خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ بہر حال جہاں شرعی ضرورت ہو اور انسان اپنے میں صلاحیت بھی پاتا ہو تو قاضی بننے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ انصاف کرنے والا بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

لغات: قَاضِيًا قُضِيَ (ض) قَضَاءً فیصلہ کرنا، حاجت پوری کرنا جمع قُضَاة قَاضِي الْقَضَاة قاضیوں کا رئیس (چیف جسٹس) سِكِّينَ: بروزن، بحریف، بمعنی چھری جمع سِکَاكِيْنُ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، جُعِلَ فعل ماضی مجہول ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، قَاضِيًا مفعول بہ، بَيْنَ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قَدْ حرف تحقیق، ذُبِحَ فعل ماضی مجہول ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، بَ جار، غَيْرِ سِكِّينٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۵۴۔ غیر اللہ کی قسم کھانا

مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ .

+++++

مَنْ	حَلَفَ	لِغَيْرِ اللَّهِ
جس نے	قسم اٹھائی	اللہ کے علاوہ کی
فَقَدْ	أَشْرَكَ	

پس تحقیق اس نے شرک کیا [ترمذی]

تشریح: اس ارشاد گرامی میں غیر اللہ یعنی ماں، باپ، اولاد یا اور کسی چیز کی قسم کھانا شرک قرار دیا ہے۔ کیونکہ قسم کے لائق، عظمت اور جلالت والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ اگرچہ قرآن پاک میں اللہ نے بعض چیزوں کی قسمیں کھائیں وہ اللہ کا اپنا اختیار ہے کسی چیز کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے جس کی چاہیں قسم کھائیں۔

لغات: حَلَفَ (ض) حَلْفًا وَحَلْفًا بمعنی قسم کھانا جمع احلاف۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، حَلَفَ، فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، بَا جارِ غَيْرِ مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، فَا جزائیہ، قَدْ تحقیقیہ، أَشْرَكَ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۵۵۔ مہمان اور پڑوسی سے حسن سلوک

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

+++++

مَنْ	كَانَ	يُؤْمِنُ
جو شخص	کہ	وہ ایمان لائے
بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	فَلْيُكْرِمْ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ عزت کرے
صَيْفَهُ	وَمَنْ كَانَ	يُؤْمِنُ
اپنے مہمان کی	اور جو شخص کہ	وہ ایمان لائے
بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	فَلَا يُؤْذِ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ تکلیف نہ پہنچائے
جَارَهُ	وَمَنْ كَانَ	يُؤْمِنُ
اپنے پڑوسی کو	اور جو	ایمان لائے
بِاللَّهِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	فَلْيَقُلْ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ کہے
خَيْرًا	أَوْ	لِيَصْمُتْ
بھلی بات	یا	خاموش رہے

[رواہ البخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ہم سے چند امور مطلوب ہیں۔

- ۱۔ مہمان کے آنے پر خوشی کا اظہار کریں اور اپنی حیثیت کے مطابق تین دن تک کچھ تکلف بھی کریں اس سے زیادہ مہمانی کرنے سے مزید صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

- ۲۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا یہ عظیم عمل ہے کم از کم یہ کہ اپنے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے انہیں محفوظ رکھے۔ احادیث میں اسے بھی صدقہ قرار دیا گیا ہے۔
- ۳۔ بھلی بات کرے نہ کر سکتا ہو تو خاموش رہے۔ یہ تینوں کام (مہمان نوازی، پڑوسی سے حسن سلوک اور بھلی بات کرنا) حقوق العباد کے تعلقات ہیں۔

لغات: فَلْيُكْرِمْ بِكُورًا، اَكْرَمَهُ، بمعنى عزت کرنا، تعظیم کرنا، تَكْرُمٌ تَكْرِفٌ، اكرام کرنا۔
لَيَصْمُتُ صَمَتًا (ن) صَمْتًا وَصُمُوتًا، بمعنى خاموش رہنا، صَمَتٌ، اَصْمَتٌ خاموش رہنا، خاموش کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ فعل ناقص ہو ضمیر مستتر اس کا اسم
يَوْمٍ فعل مضارع ہو ضمیر مستتر فاعل بآ جا ر لفظ اَللّٰہ معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، الْيَوْمِ
الْآخِرِ موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور متعلق
فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، كَانَ اپنے اسم اور خبر
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَيُكْرِمْ امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل
صَيِّفَةٌ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ
مَنْ كَانَ يَوْمٍ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذُ جَارًا، ترکیب: سابق جملہ فعلیہ
شرطیہ ہو کر معطوف اول، وَاوْ عاطفہ، مَنْ كَانَ يَوْمٍ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ
خَيْرًا اَوْ لَيَصْمُتْ ترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ
اپنے معطوفین سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۵۶۔ فجر وعشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ .

+++++

مَنْ	صَلَّى	الْعِشَاءَ
جس نے	پڑھی	عشاء (کی نماز)
فِيْ جَمَاعَةٍ	فَكَأَنَّمَا	قَامَ
جماعت میں	پس گویا کہ	وہ کھڑا رہا
نِصْفَ اللَّيْلِ	وَمَنْ	صَلَّى الصُّبْحَ
آدھی رات	اور جس نے	پڑھی فجر (کی نماز)
فِيْ جَمَاعَةٍ	فَكَأَنَّمَا	صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ
جماعت کے ساتھ	پس گویا کہ وہ	نماز میں پوری رات

[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک سے دو سبق مفہوم ہو رہے ہیں۔

۱۔ فجر اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت بتائی گئی ہے۔

۲۔ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے رات کے نصف اول کا ثواب ملتا ہے اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے رات کے نصف ثانی کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ گویا فجر اور عشاء جماعت سے ادا کریں تو ساری رات نفل نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: الْعِشَاءُ بمکسر العین، عشاء کی نماز، اور عِشَاءَ، بفتح العین رات کا کھانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَلَّى فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الْعِشَاءَ مفعول بہ، فِيْ جَمَاعَةٍ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، گائِمَا (کَانَ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل) قَامَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل نَصَفُ اللَّیْلِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِی جَمَاعَةٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ لِّلَّیْلِ کُلَّہٗ بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((.....))

۲۵۷۔ کامیابی نسب پر نہیں اعمال پر ہے

مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ .
+++++

مَنْ	بَطَّأَ	بِهِ
جو شخص کہ	پیچھے رکھا	اس کو
عَمَلُهُ	لَمْ يُسْرِعْ	بِهِ
اس کے عمل نے	نہیں آگے لے جائے گا	اس کو
نَسَبُهُ		

[مسلم]

اس کا نسب

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی حسب و نسب والا ہے مگر عمل میں کوتاہی کرتا ہو تو یہ ناکام ہے، اور جس کے نسب (ذات، برادری) کی وجہ سے لوگ اسے چھوٹا سمجھتے ہوں، لیکن اس کے اعمال مقبول ہوں، تو وہ اللہ کو محبوب ہوگا۔ معلوم ہوا کہ قیامت کے دن صرف اعمال کی بناء پر کامیابی اور ناکامی کے فیصلے ہوں گے۔ تاریخ اسلام ایسے حقائق سے بھری پڑی ہے کہ کتنے ہی دنیاوی لحاظ سے کم حیثیت لوگ اعمال کی وجہ سے بلند مراتب حاصل کر گئے۔

لغات: بَطَّأُ: بمعنی دیر کرنا، مؤخر کرنا۔ بَطَّأُ: (ک) بَطَّاءُ، بطاء دیر کرنا۔ یُسْرِعُ: بمعنی جلدی کرنا، فی المَشْيِ، جلدی چلنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، بَطَّأُ فعل ماضی، بَ جار، ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، عملہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ یُسْرِعُ فعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نَسَبُهُ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((.....))

۲۵۸۔ پرہیزگاری سے حج کرنا گناہوں کے دھلنے کا ذریعہ

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ .

+++++

مَنْ	حَجَّ	لِلّٰهِ
جس نے	حج کیا	اللہ کی (رضامندی کے لیے)
فَلَمْ يَرْفُثْ	وَلَمْ يَفْسُقْ	رَجَعَ
پس نہ گیا وہ اپنی بیوی	اور نہ اس نے کوئی بُرا کام کیا	لوٹے گا (وہ حج سے)
کے پاس		
كَيَوْمِ	وَلَدَتْهُ	اُمُّهُ
اس دن کی طرح (کہ جس جناں کو		اس کی ماں نے

دن گناہوں سے پاک)

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں حج کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ جسے یہ عمل نصیب ہو اور وہ اس عمل کی اور خاص طور پر احرام کی پابندیوں کا پورا پورا خیال رکھے

(جماع، بال کثوانا، خوشبو لگانا، اور کوئی بُرا کام کرنا) ان سے بچے تو اس کا انعام یہ ہے کہ وہ جب حج سے واپس آئے گا تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک، صاف ہو جائے گا جس دن یہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور گناہوں سے بالکل صاف اور پاک تھا۔ یہ انعام ہے حج کی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے حج کرنے کا۔ اس کے برخلاف جو گناہ کرے اور احتیاط نہ کرے ان بے ادبیوں کا انجام بہت بُرا ہے۔

لغات: رَفَكَ: (ن۔ س۔ ض) رَفَكَ فِي الْكَلَامِ: گندی بات کرنا۔ اسی سے رفث آتا ہے بمعنی جماع کرنا۔ قَالَ تَعَالَى فَلَا رَفَكَ وَلَا فُسُوقَ. فَسَقَ: (ن۔ ض۔ ک) فَسَقًا وَفُسُوقًا۔ بمعنی بدکاری کرنا، اسی سے فاسق آتا ہے۔ اس کی جمع فَسَقَةٌ فَسَاقٌ آتی ہے۔ وَلَكَدَ: (ض) وَلَادَةٌ بمعنی پیدا کرنا۔ جننا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، حَجَّ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، لِلَّهِ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لَمْ يَرُفَكَ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، لَمْ يَفْسُقْ ترکیب :: سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوف ہو کر معطوف، معطوف اول اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو کر شرط، رَجَعَ فعل ہو ضمیر مستتر ذوالحال، لَكَ جار، يَوْمَ موصوف، وَلَكَدْتَ فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، اُمُّ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل فعل مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق طاکہراً محذوف کے، طاکہراً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۵۹۔ شہادت کی سچی تمنا بھی فائدہ مند ہے

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ .

+++++

مَنْ	سَأَلَ	اللَّهُ
جس نے	مانگا	اللہ سے
الشَّهَادَةَ	بِصِدْقٍ	بَلَغَهُ
شہادت کو	سچے دل سے	پہنچا دے گا
اللَّهُ	مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ	وَإِنْ
اللہ	شہیدوں کے مرتبے پر	اور اگرچہ
مَاتَ	عَلَى فِرَاشِهِ	
مرے وہ	اپنے بستر پر	

[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں صرف شہادت کی نیت اور سچی خواہش کی وجہ سے اللہ پاک ثواب نصیب فرماتے ہیں۔ حالانکہ حقیقی شہید وہ ہے جو راہِ خدا میں لڑتے لڑتے جان دے دے۔ اس سے معلوم ہوا جو نیک اعمال کی طاقت نہ ہو فضائل کے استحضار کے ساتھ ان کی آرزو رکھنا اور کوشش کرنا بھی بڑا کارِ ثواب ہے۔

لغات: فِرَاشُہ: یعنی بچھونا، بستر، اس کی جمع أَفْرِشَتِہ، فرش وغیرہ آتی ہے۔ (ن۔ض)
فَرُشًا بچھانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، سَأَلَ فعل ہو ضمیر فاعل، لفظ اللہ مفعول اول، اَلشَّهَادَةُ مفعول ثانی، بِصِدْقٍ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعولین اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بَلَغَ فعل ہو ضمیر مفعول بہ، اللہ فاعل، مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ

اور فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، اِنْ وصلیہ شرطیہ، مَاتَ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی جار، فَوَاشِہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّہَدَآءِ، قرینہ ماقبل کی وجہ سے محذوف ہے۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۶۰۔ جہاد کی تیاری بھی جہاد کے ثواب میں شمولیت ہے

مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ
فَإِنَّ شِبْعَةَ وَرِيَّةَ وَرَوَّكَةَ وَبَوَّكَةَ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ .

+++++

مَنْ	احْتَبَسَ	فَرَسًا
جس شخص نے	(پالنے کے لیے) روکے رکھا	کوئی گھوڑا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ	اِيْمَانًا بِاللّٰهِ	وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ
اللہ کے راستے میں (جانے اللہ پر یقین رکھتے ہوئے)	اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے	یا بھیجنے کے لیے
فَإِنَّ	شِبْعَةَ	وَرِيَّةَ
پس بے شک	اس کا سیر کر کے کھلانا	اور اس کا پلانا
وَرَوَّكَةَ	وَبَوَّكَةَ	فِي مِيزَانِهِ
اور اس کا لید کرنا	اور اس کا پیشاب کرنا	(پالنے والے کے ترازو میں ہوگا)
يَوْمَ الْقِيَمَةِ		

[بخاری]

قیامت کے دن

تشریح: اس حدیث پاک میں رضائے الہی کے لیے جہاد کی غرض سے گھوڑا

پالنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ حتیٰ کہ اس گھوڑے کا کھانا پینا بھی نامہ اعمال میں لکھا جائیگا۔ معلوم ہوا کسی نیک کام کے جو متعلقات (تیاری میں جو کام بھی کیے جائیں) وہ بھی ثواب سے خالی نہیں۔ جیسے علم کے لیے قلم، کتاب، جاگنا، کھانا، پینا، مدرسہ آنا جانا وغیرہ ایسے ہی نماز، روزہ و دیگر امور شرعیہ کی ادائیگی میں ہر کوشش قابلِ قدر اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

لغات: اِحْتَبَسَ: بمعنی قید کرنا، روکنا، لازم اور متعدی دونوں آتا ہے، حَبَسَ (ض) حَبْسًا بمعنی قید کرنا، روکنا۔ شَبَّعَهُ: اتنا کھانا جس سے پیٹ بھر جائے۔ شَبَّعَ (س) شَبْعًا بمعنی آسودہ ہونا وَرَيْتَهُ: رَوَى (س) رِثًا، سیراب ہونا، وَرَوْنَهُ: بمعنی لید جمع اَرْوَات. رَات (ن) وَرَثًا الْفَرَسُ گھوڑے کا لید کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اِحْتَبَسَ فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، اِيْمَانًا مصدر بمعنی اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہا جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اِيْمَانًا کے، متعلق اور متعلق مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ تَصْدِيقًا بَوَعْدِهِ ترکیب: سابق شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر حال ذوالحال حال مل کر فاعل، فَرَسًا مفعول بہ، فِی جار، سَبَّيْلَ اللہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، شَبَّعَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، رَيْتَهُ مفعول اول، واو عاطفہ، رَوْنَهُ معطوف ثانی واو عاطفہ بَوَلَّهَ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر اِنَّ کا اسم، فِی جار مِيزَانِهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق تَکَانُنٌ محذوف کے، تَکَانُنٌ صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، يَوْمَ الْقِيَامَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، تَکَانُنٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۱۔ بالوں کی حفاظت کیجیے

مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمَهُ .

+++++

فَلْيُكْرِمَهُ

شَعْرٌ

مَنْ كَانَ لَهُ

پس چاہیے کہ انہیں اچھی طرح رکھے

بال ہوں

جس شخص کے

[رواہ ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے (بال اور ان کی طرح دوسری آنکھ، کان وغیرہ جتنی نعمتیں) اللہ نے دے رکھی ہیں۔ ان کو صاف ستھرا رکھنا، ضائع ہونے سے بچانا اللہ کا حکم ہے، مثلاً جب بال ہوں تو ان کو میلا ہونے سے، جوؤں سے بچانا اور صفائی کے لیے تیل، کنگھی استعمال کرنا ضروری ہے۔

ملاحظہ: اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ان کاموں (یعنی بال وغیرہ سنوارنے) میں وقت کو ضائع کیا جائے۔ بلکہ ہر کام اپنی حدود میں ہی اچھا لگتا ہے۔

لغات: شَعْرٌ: بال، جمع اشعار۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ فعل تام، لَهُ جار مجرور متعلق فعل، شَعْرٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ لِيُكْرِمَ امر غائب ہو ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نَوْعٌ آخَرٌ مِنْهُ
(جملہ شرطیہ) کی دوسری قسم

اس سے پہلے باب کی احادیث طیبہ میں حرف شرط مَنْ کا استعمال تھا۔
اس باب میں حرف شرط اِذَا مستعمل ہے۔
اس کے علاوہ قواعد کی تفصیل جملہ شرطیہ (نوع اول) کی ابتداء میں گزر چکی ہے۔
ضرورت پر ملاحظہ کر لی جائے۔

۲۶۲۔ ایمان کی نشانی

إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْ تَكْ سَيِّئَتُكَ فَإِنَّتَ مُؤْمِنٌ

+++++

إِذَا	سَرَّتْكَ	حَسَنَتُكَ	وَسَاءَتْ تَكْ
جب	بھلی لگے تھے	تیری نیکی	اور بُری لگے تھے
سَيِّئَتُكَ	فَإِنَّتَ	مُؤْمِنٌ	
تیری بُرائی	پس تو	ایمان والا ہے	[رواہ احمد]

تشریح: صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا۔ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے یہی جواب دیا جو اس حدیث میں ہے کہ

”تم اپنے دل کی کیفیت دیکھو کہ اگر یہ نیکی کرنے پر خوش ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے“ یہ ایمان کی نشانی ہے اس پر شکر کریں..... اسی طرح۔

کوئی گناہ ہو جائے تو دل دکھتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے ان دونوں باتوں کا پیدا ہونا ایمان کی حالت ہے۔ ایسا نہیں ہے تو ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

مثال۔ جیسے بیمار آدمی کو بعض اوقات ذائقوں کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے اسی طرح دل بھی بیمار ہوتا ہے تو نیکی پر خوشی نہیں ہوتی اور بُرائی پر غمی نہیں ہوتی اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔ اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

لغات: سَرَّتْكَ مَسْرَةً (ن) سُرُورًا وَسُرًّا بمعنی خوش کرنا۔ حَسَنَتُكَ: بمعنی نیکی۔ جمع حَسَنَاتٍ. سَاءَتْ تَكْ مَسَاءً (ن) سَوَاءٌ برابر ہونا۔ سَيِّئَتُكَ: بمعنی بُرائی، گناہ۔ جمع سَيِّئَاتٍ۔

ترکیب: نَوْعُ موصوف، آخِرُ اسم تفصیل ہو ضمیر متستر فاعل، اسم تفصیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت اول، مِنْہُ جار مجرور مل کر متعلق کَاَنَ مَحذُوف کے، کَاَنَ مِیض اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر متستر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی، موصوف

دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہذا مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، مَسَرَّتْ فعل، كَ ضمیر مفعول بہ، حَسَنَتْكَ مضاف
 مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 معطوف علیہ، واو عاطفہ، سَاءَ تَلْکَ سَيِّئَتْكَ ترکیب: سابق جملہ فعلیہ ہو کر
 معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اَنْتَ مبتدا، مُؤْمِنٌ
 خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۶۳۔ جس کا کام، اسی کو سا جھے

إِذَا وَبَسَدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ .

+++++

إِذَا	وَبَسَدَ	الْأَمْرُ
جب	سپرد کر دیا جائے	(کوئی دین کا) کام
إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ	فَانْتَظِرِ	السَّاعَةَ
نا اہل کو	پس انتظار کر	قیامت کا [بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ خاص بات بتائی گئی کہ دین کی اقامت کا کوئی
 کام جیسے امامت، تدریس، افتاء، یا مسلمانوں کی حکومت نا اہل کو دے دی جائیں، یہ
 قرب قیامت کی علامات میں سے ہے۔

لغات: تَوَسَّدَ الْأَمْرُ: کسی کے ذمہ کوئی کام لگانا۔ الْكَسَاعَةُ: مراد یہاں سے قیامت ہے۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، وَبَسَدَ فعل ماضی مجہول، الْأَمْرُ نائب فاعل، إِلَى جار، غَيْرِ
 مضاف، أَهْلِهِ مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار
 مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 شرط، ف جزائیہ، اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، السَّاعَةُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۶۴۔ مجلس کا ایک ادب

إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا
بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَهُ .

+++++

إِذَا	كُنْتُمْ	ثَلَاثَةً
جب	ہو تم	تین
فَلَا	يَتَنَاجَى	اِثْنَانِ
پس نہ	کان میں بات کریں	دو
دُونَ الْآخِرِ	حَتَّى تَخْتَلِطُوا	بِالنَّاسِ
دوسرے کو چھوڑ کے	یہاں تک کہ مل جاؤ تم	لوگوں کو
مِنْ أَجْلِ	أَنْ يَحْزَنَهُ	

اس ڈر سے (کہ تمہارے اس عمل سے) وہ غمگین ہوگا [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں مجلس کا ایک ادب بتایا گیا ہے کہ جہاں تین ہوں وہاں دو کو الگ ہو کر کان میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں، اس عمل پر تیسرا یہ سمجھے گا کہ میرے خلاف باتیں ہو رہی ہیں اور اس کا دل دکھے گا۔ اگر اس کی طرف سے بات کرنے کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

لغات: يَتَنَاجَى الْقَوْمُ، سرگوشی کرنا۔ قَالَ تَعَالَى فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَوَّلِ وَالْعُدْوَانِ. تَخْتَلِطُوا: مَلَا خَلَطًا (ض) خَلَطَةً، خَلَطَ مَلَا. يَحْزَنُهُ يَحْزَنُ (س) حُزْنًا لَكَ عَلَيْهِ غَمْگین ہونا، جمع حُزْنَاءُ آتی ہے۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، کُنْتُمْ فعل ناقص ضمیر بارز اس کا اسم، ثَلَاثَةً خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَا يَتَنَاجَى فعل

مضارع، اِثْنَانِ فاعل، دُوْنِ الْاٰخِرِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، حَتّٰی جار، تَخْتَلِطُوْا فعل مضارع، ضمیر بارز فاعل، ہا جار، النَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، مِنْ جار، اَجَلِ مضاف، اَنْ مصدر یہ، یَحْزُنْ فعل، ہو ضمیر مشترک فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار، مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل (تَخْتَلِطُوْا) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ خبریہ تقدیر، اَنْ مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا یَتَنَاجٰی کے فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معنی انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۶۵۔ موت کی طرف انسان خود چلتا ہے

اِذَا قَضٰی اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ اِلَیْہَا حَاجَۃً۔

+++++

اِذَا	قَضٰی	اللّٰهُ
جب	فیصلہ کر دے	اللہ
لِعَبْدٍ	اَنْ یَّمُوْتَ	بِاَرْضٍ
کسی بندے کے متعلق	یہ کہ وہ مرے گا	اس زمین میں
جَعَلَ	لَہٗ	اِلَیْہَا
بنادیتے ہیں (اللہ)	اس کے لیے	(اس زمین کی طرف)
حَاجَۃً		

[ترمذی] کوئی ضرورت

تشریح: انسان کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے جس جگہ مرنا ہے وہ جگہ بھی لکھی ہوئی ہے اللہ کا قانون ہے کہ موت کے مقررہ وقت پر، مقررہ جگہ میں انسان پہنچ جاتا ہے۔

جس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان کے ایک دوست بیٹھے تھے عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کرنے وہاں آئے اور اس کی طرف غور سے دیکھا وہ دوست کہنے لگا اے سلیمان علیہ السلام! مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے فلاں جگہ پہنچا دو! حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہنچا دیا اور عزرائیل علیہ السلام بھی وہاں پہنچ گئے۔ اس طرح وقت مقررہ پر موت کی مقرر جگہ میں وہ آدمی خود ہی پہنچ گیا۔

”معارف القرآن“

لغات: بَارِضٌ: بمعنی زمین، جمع أَرْضُونَ آئی ہے۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، قَضَى فعل، اللَّهُ فاعل، لِعَبْدٍ جار مجرور متعلق فعل، أَنْ مصدریہ، يَمُوتُ فعل مضارع، هو ضمیر مستتر فاعل، بَارِضٍ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جَعَلَ فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، لَہُ جار مجرور متعلق اول فعل، إِلَيْهَا جار مجرور مل کر متعلق ثانی، حَاجَةً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلقین اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۶۶۔ پڑوسی کی ضرورت کا احساس

إِذَا طَبَعَتْ مَرَقَةً فَاسْكَبْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ .

+++++

إِذَا	طَبَعَتْ	مَرَقَةً
جب	توپکائے	کچھ شور بہ
فَاسْكَبْ	مَاءَهَا	وَتَعَاهَدْ
پس تو زیادہ کر دے	اس کا پانی	اور خیال رکھ تو

جِيرَانَكَ

اپنے پڑوسی (کی بھوک کا بھی)
[رواہ مسلم]
تشریح: آپ ﷺ کے اس قول میں پڑوسی کی اہمیت کئی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

- ۱۔ معلوم رکھنا چاہیے کہ پڑوسی بھوکا تو نہیں؟
- ۲۔ ضرورت پڑنے پر اپنے کھانے کا کچھ حصہ اس کے گھر پہنچاؤ۔
- ۳۔ سالن کم ہو تو پڑوسی کی خاطر شور بہ بڑھانے کے لیے پانی ڈالنے سے بھی گریز نہ کرو۔ یہ اس اسلام کی ہدایات ہیں جس نے سب سے زیادہ انسانی حقوق مہیا کیے ہیں۔

لغات: طَبَخَ: (ف۔ن) طَبَخَا يَطْبَخُوْنَ اسی سے مَطْبَخُ آتا ہے، باروچی خانہ۔
مَرَقَةٌ: شوربا، مَرَقٌ (ن۔ض) مَرَقٌ الْقَدْرُ، شوربا زیادہ کرنا۔ تَعَاهَدَ: ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا، عہد کی تجدید کرنا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، طَبَخْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، مَرَقَةٌ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اَکْثَرُ امر حاضر ضمیر مستتر فاعل، مَاءٌ هَا مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، ہواؤ عاطفہ، تَعَاهَدَ جِيرَانَكَ ترکیب: سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوف ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۶۷۔ ہر اچھا کام دائیں طرف سے

اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا قَوَّضَاتُمْ فَاَبْدُوا بِمِائِيْنِكُمْ .

+++++

اِذَا	لَبِسْتُمْ	وَاِذَا
جب	تم پہنو	اور جب

تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدَوْا بِمَيَّامِنِكُمْ
تم وضو کرو پہلے شروع کرو اپنے دائیں سے

(رواہ احمد)

تشریح: اس قول مبارک میں وضو اور لباس کا ایک ادب بتایا ہے کہ ان اعمال میں دائیں طرف کا خیال رہے۔ یاد رکھئے۔

۱۔ جو کام شرافت کے نہیں ہیں یعنی بیت الخلاء جانا، مسجد سے نکلنا، کپڑے اور جوتے اتارنا یہ بائیں طرف سے کیے جائیں۔

۲۔ جو کام شرافت کے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، پہننا، وضو اور لباس وغیرہ ان کو دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔ یہ مسنون عمل ہے۔ اس میں بے شمار دینی و دنیاوی فوائد چھپے ہوئے ہیں۔

لغات: تَوَضَّأْتُمْ بِالْمَاءِ، وضو کرنا، وَضُوْ (ك) وَضُوْءٌ ۱، پاکیزہ ہونا۔ مَيَّامِنِ: جمع میمنہ کی بمعنی داہنی جانب۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، لَبَسْتُم فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَافُ عاطفہ، إِذَا کلمہ شرط، تَوَضَّأْتُمْ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ابْدَوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ب جار، مَيَّامِنِ مضاف کُم مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ۱، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۶۸۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال

إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ .

+++++

إِذَا	تَوَضَّأْتَ	فَخَلَّلْ
جب	تو وضو کرے	پس خلال کر
أَصَابِعَ يَدَيْكَ	وَرِجْلَيْكَ	

تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کا اور اپنے پاؤں (کی انگلیوں) کا
تشریح: اس حدیث پاک میں وضو کا ایک ادب ہے کہ ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کا
خلال کیا جائے۔

ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ:

دائیں ہاتھ کی پھلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں
ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں۔

پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ:

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی کے نیچے کی طرف سے
داخل کر کے اوپر کی طرف خلال کرے۔ اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

ملاحظہ: ہاتھ کی انگلیوں کا خلال ہاتھ دھونے کے بعد اور پاؤں کی انگلیوں کا پاؤں
دھونے کے بعد کریں۔

لغات: فَخَلَّلَ: امر کا صیغہ ہے۔ خَلَّلَ الْأَسْنَانَ خلال کرنا، خَلَّ (ن) خلا معنی سوراخ
کرنا۔ أَصَابِعَ: جمع ہے اصابع کی بمعنی انگلی۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، تَوَضَّأْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر شرط، ف
جزائیہ، فَخَلَّلْ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، أَصَابِعَ مضاف، يَدَيْكَ مضاف مضاف الیہ مل
کر معطوف علیہ، وَرِجْلَيْكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ

معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۶۹۔ کھانا جوتے اتار کر کھائیں!

إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِقْدَائِكُمْ .
+++++

إِذَا	وُضِعَ الطَّعَامُ	فَاخْلَعُوا
جب	کھانا رکھا جائے	پس اتار لو
نِعَالَكُمْ	فَإِنَّهُ	أَرْوَحُ
اپنے جوتے	پس بے شک یہ (جوتے اتارنا)	آرام دینے والا ہے
لِقْدَائِكُمْ		

[دارمی]

تمہارے پاؤں کو

تشریح: اس حدیث پاک میں کھانے کا ادب ارشاد فرمایا کہ جوتے اتار کر کھانا کھانے میں راحت اور آرام ہے۔ اس حکم میں آپ ﷺ کی اپنی امت کے ساتھ شفقت اور محبت بھی جھلک رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ہر بات ہی شفقت پر مبنی ہے۔

لغات: فَاخْلَعُوا بَخَلَعَ (ف) خَلَعَا الشَّيْءُ، اتارنا۔ قَالَ تَعَالَى فَاخْلَعُ نَعْلَيْكَ.
نِعَالٌ: جمع نَعْلٍ کی بمعنی جوتا، خَلَعَ أَرْوَحُ رَاحَ (ف) رَاحَةٌ بمعنی آرام پہنچنا، راحت بخشنا۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، وُضِعَ مفعول مجہول، الطَّعَامُ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَإِنَّهُ، اِخْلَعُوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، نِعَالُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، فَتعلیل، إِنَّ حرف

مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم، اَرْوَحُ اسم تفصیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لِ جار، اَفْذَامُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اَرْوَحُ کے، اَرْوَحُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

۲۷۰۔ حیاء برائی سے بچنے کا ذریعہ

إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

+++++

إِذَا	لَمْ تَسْتَحِ	فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ
جب	تو بے شرم ہو جائے	تو کر جو چاہے (بخاری)

تشریح: اس حدیث کے مفہوم میں دو احتمال ہیں۔

- ۱۔ آپ کے اس قول میں حیاء کی ترغیب ہے اس طرح کہ بے حیائی بہت سے گناہوں (بدکاری، بدنظری وغیرہ) کا ذریعہ بن جاتی ہے۔
- ۲۔ یہ دھمکی ہے کہ اگر حیاء نہیں ہے تو جو مرضی کرو آخر پکڑے جاؤ گے۔

لغات: اسْتَحِيَ: اسْتَحْيَا مِنْهُ، شَرَمَ کرنا، باز ہونا، حَيَاكَ اللّٰهُ بمعنی سلام کرنا۔ فَاصْنَعْ: صَنَعَ (ف) صُنْعًا وَصَنَعَا الْكُشْيَاءَ بَنَانًا۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، لَمْ تَسْتَحِ فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اصْنَعْ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، مَا موصول شِئْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❀❀❀))

◆◆◆◆◆

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی تاکید ہے۔ ایک شخص کو آپ ﷺ نے یہ حکم دیا جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ اس نے جھوٹا عذر کیا اور اس کام سے نہ رکا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ (رباض الصالحین)

بِیْمَنِ الْکَیْمِیْنُ، وَاِهْتَابَتْهُ، جَمْعُ اَیْمَنْ، اَیْمَانٌ، اَیْاَمِیْنُ -

ترکیب : اِذَا کَلِمَةُ شَرْطٍ، اَکْمَلَ فِعْلًا، اَخَذَ کُمْ مضاف مضاف الیه مل کر فاعل، فِعْلُ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لِیَا کُلُّ اَمْرٍ غَائِبٍ، هُوَ ضَمِیر مستتر فاعل، بِ جار، یَمِیْنُهُ مضاف مضاف الیه مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فِعْلُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا۔ شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاَوْ عَاطِفٌ، اِذَا شَرِبَ فَلَیْسَ شَرِبَ بِیَمِیْنِهِ۔ ترکیب :: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۲۷۲۔ تحیۃ المسجد

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

+++++

إِذَا	دَخَلَ	أَحَدُكُمْ
جب	داخل ہو	تم میں سے کوئی
الْمَسْجِدَ	فَلْيَرْكَعْ	رَكَعَتَيْنِ
مسجد میں	پس چاہیے کہ وہ پڑھے	دو رکعتیں
قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ		

بیٹھنے سے پہلے

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں تحیۃ المسجد کا حکم ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اس کی بڑی فضیلت ہے۔

لغات: فَلْيَرْكَعْ: (امر غائب) رَكَعْ (ف) رَكَعًا وَرَكَعًا بمعنی سر جھکانا، رکوع کرنا۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، دَخَلَ فعل، أَحَدُكُمْ مضاف الیہ مل کر فاعل، الْمَسْجِدَ مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لْيَرْكَعْ امر غائب ضمیر مستتر فاعل، رَكَعَتَيْنِ مفعول بہ، قَبْلَ مضاف، أَنْ ناصبہ مصدر یہ، يَجْلِسَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۷۳۔ جب جوتے پہنیں اور اتاریں تو

إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنِيِّ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ
لِتَكُنِ الْيَمْنِيُّ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ .

+++++

إِذَا انْتَعَلَ	أَحَدُكُمْ	فَلْيَبْدَأْ
جب جوتا پہنے	تم میں سے کوئی ایک	تو شروع کرے
بِالْيَمْنِيِّ	وَإِذَا	نَزَعَ
دائیں طرف سے	اور جب	اتارے
فَلْيَبْدَأْ	بِالشِّمَالِ	لِتَكُنِ الْيَمْنِيُّ
پس شروع کرے	بائیں طرف سے	تاکہ ہو جائے دایاں
أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ	وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ	

پہلا، پہننے کی حالت میں اور آخری، اتارنے کی حالت میں [بخاری و مسلم]
تشریح: اس فرمان میں حکم ہے کہ جوتا پہننے تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے۔ اتارے تو
دائیں کو بعد میں اتارے، اس طرح دایاں اول اور آخر میں ہو جائے گا۔ اور یہ عمل بہت
فضیلت والا ہے۔ طب نبوی ﷺ میں ہے کہ یہ عمل تلی کے مرض سے شفاء کا ذریعہ ہے۔

لغات: اِنْتَعَلَ فَعَلَ (س)، نَعَلًا، جوتا پہننا۔ نَزَعَ فَعَلَ (ف) نَزَعًا بمعنی نکالنا۔
بِالشِّمَالِ: بایاں ہاتھ جمع اشمل، شمل۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، اِنْتَعَلَ فَعَلَ، أَحَدُكُمْ مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل
فاعل مل کر شرط، ف جزائیہ، لَبْدَأْ امر غائب ضمیر مستتر، بِ جار، الْيَمْنِيُّ مجرور، جار
مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور
جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، إِذَا نَزَعَ فَعَلَ لَبْدَأْ بِالشِّمَالِ
بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ

ہو کر معلل، لِتَكُن امر غائب فعل ناقص، اَلْهَمْنِي اس کا اسم، اَوَّلَهُمَا مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، تَنْعَلْ مفعول مضارع مجہول، ہمی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، آخِرَهُمَا تَنْزِعُ ترکیب: سابق مطعوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۷۴۔ سفر سے واپسی کا ادب

إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا .

+++++

إِذَا	أَطَالَ	أَحَدُكُمْ
جب	لمبی کرے	تم میں سے کوئی
الْغَيْبَةَ	فَلَا يَطْرُقُ	أَهْلَهُ
غیر حاضری کو	پس نہ آئے	اپنے گھر والوں کے پاس
لَيْلًا		

[بخاری و مسلم]

رات کو

تشریح: اس حدیث پاک میں سفر کا ایک ادب بتایا ہے۔ کافی دنوں کے بعد گھر آنا ہو تو رات آنے سے پہلے پہلے پہنچنا چاہیے۔ اس میں کئی فوائد ہیں۔

۱۔ کسی کی نیند خراب نہ ہو۔

۲۔ اہل خانہ ڈرنے جائیں۔

لغات: الْغَيْبَةُ غَيْبٌ (ض) غَيْبًا غَيْبَةً، غائب ہونا، جدا ہونا، دور ہونا، يَطْرُقُ: طَرَقَ (ن) طَرَقًا وَطُرُقًا الْقَوْمَ، رات میں آنا، طَارِقُ رات میں آنے والا، جَمَعَ أَطْرَاقُ آتی ہے۔ أَهْلُهُ: بمعنی کنبہ، خاندان، بیوی۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، اَطَالَ فَعْل ماضی، اَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، الْغُیَّةُ مفعول بہ، فَعْل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزا سیہ، لَا یَطْرُقُ نہی غائب ہو ضمیر مستتر فاعل، اَهْلَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، لَیْلًا مفعول فیہ، فَعْل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((..... ❁❁❁))

۲۷۵۔ تیمارداری کا ادب

اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفْسُوا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ.

+++++

اِذَا	دَخَلْتُمْ	عَلَى الْمَرِيضِ
جب	جاؤ تم	مریض کے پاس
فَنَفْسُوا	لَهٗ	فِيْ اَجَلِهٖ
پس غم دور کرو	اس کا	اس کی موت کے بارے میں
فَاِنَّ	ذٰلِكَ	لَا يَرُدُّ
پس بے شک	یہ (عمل)	نہیں ٹال سکے گا (مریض سے)
شَيْئًا	وَيَطِيْبُ	بِنَفْسِهٖ
کسی چیز کو	اور خوش ہوگا	مریض اپنے دل میں

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں عیادت مریض کا ایک خاص ادب بتایا ہے کہ مریض کو تسلی دینی چاہیے کہ اس مرض سے تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اس کا اس طرح کہنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض دل میں خوش ہوگا اور یہ ضابطہ ہے کہ روحانی خوش یا غمی کا جسمانی صحت پر اثر پڑتا ہے۔ یہ عمل بیماری کے ہلکا ہونے کا ذریعہ بھی

بن سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ نفسانی علاج تجویز فرما دیا ہے۔

لغات: فَنَفْسُوا أَنْفُسَ، مَتَنَفَّسًا عَنْهُ الْكُرْبَةُ، غَمٌّ دُور کرنا، غَم سے رہائی دینا، نَفْسُهُ فِي الْأَمْرِ تَرغِيب دینا، أَجَلٌ: مدت، وقت، موت جمع أَجَالٌ آتی ہے۔ يَطِيبُ جَلَابَ (ض) طِيبًا بمعنی اچھا ہونا، طَابَتِ النَّفْسُ، دل خوش ہونا۔

ترکیب: إِذَا كَلِمَةُ شَرْطٍ، دَخَلْتُمْ هُجْل، ضمیر بارز فاعل، عَلَيَّ الْمَرِيضِ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، نَفْسُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لَہُ جار مجرور مل کر متعلق اول، فِي جار، أَجَلُہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ذَلِكَ إِنَّ کا اسم، لَا يَرُدُّ هُجْل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، شَيْنًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، يَطِيبُ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار نَفْسِہ مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

ذِکْرُ بَعْضِ الْمُغِیْبَاتِ کچھ پیشین گوئیوں کا بیان

الَّتِیْ أَخْبَرَ النَّبِیُّ بِهَا وَظَهَرَتْ بَعْدَ وَقَاتِهِ
جن کے متعلق نبی ﷺ نے خبر دی اور آپ ﷺ کی وفات
کے بعد ظاہر ہوئیں
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهُ عَلَیْهِ
اللہ کی رحمتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں
اور اس کا سلام آپ ﷺ پر ہو

۲۷۶۔ ہر دور میں ایک جماعت دین کی مکمل پابند رہے گی
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِينَ لَا يَزَالُ
 مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ
 خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ.

+++++

قَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وَهُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِينَ
فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	اس حال میں آپ سارے جہوں کے سردار ہیں
لَا يَزَالُ	مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ	قَائِمَةٌ
ہمیشہ رہے گی	میری امت میں سے ایک جماعت	جو (لیکر) کھڑی رہنے والی ہوگی
بِأَمْرِ اللَّهِ	لَا يَضُرُّهُمْ	مَنْ
اللہ کے حکم کو	نہیں نقصان پہنچائے گا ان کو	جو
خَذَلَهُمْ	وَلَا	مَنْ خَالَفَهُمْ
ان کی مدد نہ کرے	اور نہ (نقصان پہنچا سکے گا وہ)	جو ان کی مخالفت کرے
حَتَّى	يَأْتِيَ	أَمْرُ اللَّهِ
یہاں تک کہ	آجائے گا	اللہ کا حکم (قیامت)
وَهُمْ	عَلَى ذَلِكَ	

اور وہ اسی حال میں ہوں گے [بخاری و مسلم]

تشریح: قیامت تک روئے زمین پر ایسے لوگ ضرور آباد رہیں گے۔ جو بے خوف
 ملامت و مخالفت، دین اسلام کی اصل شکل لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ
 پاک ان کے خاص مددگار ہوں گے۔ (اللہ ہمیں بھی ان میں سے بنادے) آمین
 اس حدیث میں

امر اللہ (اول) سے مراد اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے اور

امر اللہ (ثانی) سے مراد قیامت کا دن ہے۔

لغات: سَيِّدٌ: بمعنی سردار جمع اَسْيَادٌ، سَيَادَةٌ، سَيَايِدٌ آتی ہے، سَادَنَ (ن) سَيَادَةً قَوْمَهُ، سردار ہونا، اَمْرٌ: مراد دین کا معاملہ، جمع امور ہے۔ يَضْرُطُّهُمْ: ضَرَّ (ن) ضَرْرٌ نقصان پہنچانا۔ خَذَلَهُمْ: خَذَلَ (ن) خَذَلًا وَخَذَلَانًا، مدد چھوڑنا، مدد نہ کرنا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۲۷۷۔ لوگ من گھڑت احادیث سے گمراہ کریں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ
كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا
آبَاؤُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ وَآيَاتُهُمْ لَا يَصِلُونَكُمْ وَلَا يُفْتِنُونَكُمْ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَكُونُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ہوں گے
فِي آخِرِ الزَّمَانِ	دَجَالُونَ	كَذَّابُونَ
آخری زمانے میں	دجال	بڑے جھوٹے
يَأْتُونَكُمْ	مِنَ الْأَحَادِيثِ	بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ
لے کر آئیں گے تمہارے پاس	ایسی حدیثیں	جو تم نے نہیں سنی ہوں گی
وَلَا	آبَاؤُكُمْ	فَيَأْتِيَكُمْ

اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے (سنی ہوں گی) پس تم ان سے بچو
وَيَأْتِيَهُمْ لَا يَصِلُونَكُمْ وَلَا يُفْتِنُونَكُمْ

اور ان کو (اپنے سے) بچاؤ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں

[درواہ مسلم]

تشریح: اس پیغام رسالت ﷺ میں دجالون، کی وعید میں ہر وہ شخص شامل ہے۔ جو صرف خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ایسی باتیں

کریں جو حقیقت میں دین اسلام، سنت رسول ﷺ کے خلاف ہوں لیکن ان جھوٹی باتوں کو دین کا لبادہ پہنا دیا جائے۔ پھر نبی رحمت ﷺ نے ہمیں اپنے آپ کو ایسے لوگوں کی مجالس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے کہ ہمارا ایمان بچا رہے۔ اس لیے علم دین کا حصول ضروری ہے جس سے سنت اور بدعت کا فرق واضح ہوتا رہے۔

لغات: دَجَالُونُ: جمع ہے دجال کی، بہت زیادہ جھوٹا، دجالہ بھی جمع آتی ہے، دَجَلٌ (ن) دجلا، جھوٹ بولنا۔ يَصْلُونَكُمْ: گمراہ کرنا۔ يَفْتِنُونَكُمْ: فتن (ض) فتنہ، گمراہ کرنا، آزمائش کرنا، فتنہ میں ڈالنا۔

((..... ❁❁❁))

۲۷۸۔ سب سے بہترین زمانہ پھر دوسرے اور تیسرے درجے کا زمانہ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	خَيْرُ النَّاسِ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	بہترین لوگ
قُرْنِي	ثُمَّ الَّذِينَ	يَلُونَهُمْ
میرے زمانے کے ہیں (صحابہ کرام)	پھر وہ لوگ جو	ان سے ملتے ہیں (تابعین)
ثُمَّ الَّذِينَ	يَلُونَهُمْ	ثُمَّ يَجِيءُ
پھر وہ لوگ جو	ان کے بعد آئیں گے (تابعین)	پھر آئے گی
قَوْمٌ	تَسْبِقُ	شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
ایک قوم	بڑھ جائے گی	ان میں سے کسی ایک کی گواہی
يَمِينُهُ	وَيَمِينُهُ	شَهَادَتُهُ
اس کی قسم سے آگے	اور اس کی قسم	اس کی گواہی سے آگے

تشریح: اس ارشادِ گرامی میں پہلے تین زمانوں یعنی آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ (۲) تابعین (جنہوں نے ایمان کی حالت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی) ان کا زمانہ (۳) تبع تابعین (جنہوں نے ایمان کی حالت میں تابعین کو دیکھا) کا زمانہ۔ ان تینوں زمانوں کے لوگوں کو ان کے علم اور عمل کی وجہ سے بہترین قرار دیا۔

پھر بعد میں آنے والے لوگوں میں ایک برائی کا تذکرہ فرمایا۔ وہ یہ کہ جھوٹی گواہی اور قسم میں اتنی زیادتی ہو جائے گی کہ گواہی دینے والا کبھی گواہی پہلے، قسم بعد میں اور کبھی قسم پہلے اور گواہی بعد میں دے گا۔ یہ جھوٹی گواہیوں اور قسموں کا زمانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچوں میں شمار فرمائے۔

لغات: قُرْنِي: بمعنی صدی، سو سال، زمانہ کا ایک وقت، چھوٹی پہاڑی، پہاڑ کی چوٹی، جمع قرون ہے، قَرْن (ن) قرنا بمعنی ملانا۔ يَلُوْنَهُمْ: وَلِي (ض۔ حسب) وَلِيَا فَلَانًا قَرِيبَ ہونا، متصل ہونا۔ تَسْبِقُ: سَبَقَ (ن. ض) سَبَقًا إِلَيْهِ، آگے بڑھنا، عَلَيْهِ، غالب ہونا۔ يَمِينٌ: قسم، جمع اَيْمَنُ، اِيْمَانُ آئی ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۷۹۔ سود عام ہو جائے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاثِينَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لِيَاثِينَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ضرور آئے گا
عَلَى النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا يَبْقَى
لوگوں پر	ایسا زمانہ	کہ نہیں باقی رہے گا

أَحَدٌ (ہر) ایک آدمی
إِلَّا مگر
أَكَلُ الرِّبَا سُدّ کھانے والا ہوگا
فَإِنْ لَّمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ
مِنْ بُخَارِهِ پس اگر (کوئی) نہ کھائے اسے (سود کو تو) پہنچ جائے گا اس تک (سود) کا بھاپ

(رواہ احمد و ابو داؤد)

ملاحظہ: آنے والے زمانے میں سودی لین دین اتنا عام ہوگا کہ بچنے والا دور رہنا چاہے تو بھی اس کا اثر پہنچ جائے گا۔

لغات: الرِّبَا: بمعنی سود ربا (ن) رِبَاءُ الْمَالِ، زیادہ ہونا، بڑھنا۔ قَالَ تَعَالَى وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ. قَالَ تَعَالَى لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا. بُخَارِهِ: بھاپ مگر یہاں مراد اثر ہے جمع ابِخْرَةٌ ہے۔ بَخْرًا (ف) بَخْرًا بھاپ نکلتا (س) سے بَخْرًا القم گندہ دہن ہونا۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۰۔ دین غریبوں سے زندہ رہے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُتَيٍّ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ	
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	بے شک
الدِّينَ	بَدَأَ	غَرِيْبًا
دین (اسلام کی)	ابتداء ہوئی ہے	اجنبیت کی حالت میں
وَسَيَعُودُ	كَمَا	بَدَأَ
اور عنقریب لوٹ آئے گا وہ	جیسا کہ (اس کی)	ابتداء ہوئی
فَطُوبَى	لِلْغُرَبَاءِ	وَهُمُ الَّذِينَ

پس خوش خبری ہے غریب لوگوں کے لیے یہ وہ لوگ ہوں گے جو
يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ
درست کریں گے اس (چیز کو) جو خرابی کر ڈالیں گے لوگ (دین میں)
مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي میرے بعد میری سنت میں [ترمذی]

تشریح: واقعی آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح ابتداء اسلام میں غرباء نے علم سیکھا اور غریب لوگوں نے قربانی دے کر شجر اسلام کو پانی دیا۔ اسی طرح مالدار طبقہ آج بھی کثرت سے دور ہے اس کی نسبت کم مال والے متوسط گھرانے دین اسلام کے قریب آ رہے ہیں اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑ کر سوشلہیڈوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔

لغات: غُریباً: مسافر، وطن سے دور مراد یہاں غیر مانوس ہوتا ہے۔ جمع غرباء ہے۔ بَدْءاً: (ف) بَدْءاً بمعنی شروع کرنا۔ قَطُوبِي رَشْم، سعادت، یہ مؤنث ہے مذکر اطمین ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۱۔ دین اسلام پر حملہ آور لوگوں کا مقابلہ ہوتا رہے گا
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ
خَلْفٍ عُدُوَّهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْعَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ
وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائیں گے
هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوَّهُ
اس علم (دین) کو ہر بعد میں آنے والے معتبر لوگ
يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْعَالِينَ

دور کریں گے وہ اس (دین) سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی
رد و بدل کو

وَأَنْتَ حَالُ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلُ الْجَاهِلِينَ

اور جھوٹ بولنے والوں اور جاہلوں کے غلط مطلب

کے غلط منسوب کرنے کو لینے کو [رواہ البیہقی]

تشریح: آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر زمانے میں دین اسلام میں رد و بدل کی
کوشش ہوئی، اور ہو رہی ہے۔ لیکن پوریہ نشینوں کا ایک گروہ ہے، جس نے علم حاصل کر
کے اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز دین اسلام کی بقاء اور حفاظت کو سمجھا ہوا ہے۔

لغات: خَلَفَ: جانشین، بعد کے زمانہ کی چیز خَلَفَ (ف) خِلَافَةً خَلِيفَةً ہونا۔ قَالَ تَعَالَى
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ. عُدُولٌ: جمع عادل کی، عدل کرنے والا، معتبر ثقہ،
عَدَلَ (ض) عَدْلًا وَعَدَالَةً، انصاف کرنا۔ يَنْفُونَ: نَفَى (ض) نَفْيًا عَنْهُ، ہٹانا، علیحدہ
کرنا۔ اَلْغَالِيْنَ: غَلَا (ف) غُلُوًّا، حد سے تجاوز کرنا غلو کرنا مراد وہ مُبْطِلِينَ ہیں جو قرآن
و حدیث کے غلط مطلب بیان کرتے ہیں۔ اِنْتَحَالَ: اَقُول، دوسرے کی بات کو اپنی طرف
منسوب کرنا۔ اَلْمُبْطِلِينَ: (اسم فاعل) ضائع کرنا، باطل کرنا، اَبْطَلَ، اِبْطَالًا، لغو کام
کرنا۔ قَالَ تَعَالَى اَفْتَهَلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ۔

۲۸۲۔ بے مقصد قتل و قتل زیادہ ہو جائے گا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ.

+++++

قَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وَالَّذِي
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قسم ہے اس ذات کی
نَفْسِي بِيَدِهِ	لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا	حَتَّى
جس کے قبضے میں میری جان ہے	نہیں ختم ہوگی دنیا	یہاں تک کہ
يَأْتِيَ	عَلَى النَّاسِ	يَوْمٌ
آئے گا	لوگوں پر	ایسا دن کہ
لَا يَدْرِي	الْقَاتِلُ	فِيْمَ
نہیں جانے گا	مارنے والا	کہ کس جرم میں
قَتَلَ	وَلَا الْمَقْتُولُ	فِيْمَ
اس نے مارا	اور نہ ہی مارا جانے والا	کس جرم میں
قُتِلَ	فَقِيلَ	كَيْفَ
(اسے) مارا گیا	پس کہا گیا (آپ سے سوال کیا گیا کہ)	کیسے
يَكُونُ ذَلِكَ؟	قَالَ	الْهَرَجُ
ہو جائے گا یہ (حال)؟	تو (آپ نے) فرمایا	قتل عام کی وجہ سے
الْقَاتِلُ	وَالْمَقْتُولُ	فِي النَّارِ
مارنے والا	اور مارا جانے والا	دونوں جہنم میں ہوں گے

تشریح: جو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ آج ہو رہا ہے کہ معمولی بات پر انسان قتل کر دیا جاتا ہے، کرائے کے قاتل بے شمار لوگوں کو صرف چند نکلے کی خاطر مار ڈالتے ہیں، مرنے والے کو اپنے مرنے کی وجہ کا علم نہیں اور مارنے والے کو بھی اصل بات کا علم نہیں ہوتا بلکہ دولت کا لالچ اسے یہ کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

قاتل اور مقتول دونوں جہنمی اس وجہ سے ہیں کہ قاتل نے تو ناجائز مار کر جرم کر لیا لیکن قتل عام ہونے کی وجہ سے مقتول کا ارادہ بھی اپنے قاتل کو مارنے کا ہوگا لیکن پھر ظاہر ہے جس کا بس چلے گا وہی پہلے مارے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔

لغات: يَذْرِى: يَذْرِى (ض) دِرَايَةٌ، جانا۔ الْهَرْجُ: فتنہ، فساد، قتل، آشوب۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۳۔ اوقات میں برکت نہ ہوگی۔ علم اٹھ جائے گا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّعْ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب قریب گزرے کا زمانہ

وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّعْ

اور علم اٹھایا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور بخل ڈال دیا جائے گا

وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ

اور حرج زیادہ ہوگا سوال کرتے ہوئے کہا ان (صحابہ کرامؓ) نے اور حرج کیا ہے

قَالَ الْقَتْلُ

تو آپ ﷺ نے فرمایا قتل

تشریح: یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ کے کئی مفہوم ہیں (۱) عمریں کم ہوں گی (۲) برکت اوقات سے نکل جائے گی۔ (۳) حکومتیں جلد جلد بدلیں گی۔
یَقْبُضُ الْعِلْمُ۔ اہل علم اور جہلاء میں لوگ فرق نہ کریں گے۔ بخل بڑھے گا اور صدقات کم ہوں گے۔

لغات: یَتَقَارَبُ: قریب ہونا قُرْب (س، ک) قُرْبًا قریب ہونا۔ یُقْبَضُ قَبْض (ض) قَبْضًا بمعنی اٹھالینا، پکڑنا۔ یُلْقَى: أُلْقِيَ الشَّيْءُ ذال دینا، فِيهِ الشَّيْءُ رکھنا۔ قَالَ تَعَالَى وَالْقَبْرُ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِنِّي. لَقِيَ (س) لِقَاءً ملاقات کرنا۔ أَلْشَّحُ: (ن۔ ض) شُحًا بِهِ عَلَيْهِ بخل کرنا، شَحِيحٌ بَخِيل۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۴۔ انسان فتنے سے بچنے کے لیے موت کی تمنا کرے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وَالَّذِي
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قسم ہے اس ذات کی (کہ)
نَفْسِي بِيَدِهِ	لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا	حَتَّى
جس کے قبضے میں میری جان ہے	نہیں (ختم ہو) گی دنیا	یہاں تک کہ
يَمُرُّ الرَّجُلُ	عَلَى الْقَبْرِ	فَيَتَمَرَّغُ
گزرے گا ایک آدمی	قبر پر	پس لوٹ پوٹ ہو گا وہ
عَلَيْهِ	وَيَقُولُ	يَلَيْتَنِي
اس پر	اور کہے گا	کاش

مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ

اس قبر والے کی جگہ (پر) اور نہیں ہوگا یہ

إِلَّا الْبَلَاءُ

كُنْتُ

میں ہوتا

بِهِ الدِّينُ

دین کی وجہ سے

[رواہ مسلم]

(ہاں) مگر مصیبت کی وجہ سے

ملاحظہ: یعنی اس طرح کی حرکت فتنے سے تنگ آ کر کرے گا حقیقی طور پر مرنا نہیں

چاہے گا۔

لغات: فَيَتَمَرَّغُ يَتَمَرَّغُ فِي التُّرَابِ مٹی میں لوٹنا، مَرَّغٌ (س) مَرَّغًا عِرْصَةً، عزت پر دھبہ لگنا۔ الْبَلَاءُ: غم جو جسم کو گھلا دے، آزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے ہو، بَلَاءٌ (ن) بَلَّوْا وَبَلَاءَ الرَّجُلِ آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۲۸۵۔ اسلام کا نام اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشَكَ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعَوُّدٌ .

+++++

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشَكَ

قریب ہے

عَلَى النَّاسِ

لوگوں پر

مِنَ الْإِسْلَامِ

اسلام سے

صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَأْتِيَ

آئے

لَا يَبْقَى

نہیں باقی رہے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ

اور فرمایا نبی

أَنْ

یہ کہ

زَمَانٌ

ایسا زمانہ

إِلَّا	إِسْمُهُ	وَلَا
مگر	اس کا نام	اور نہیں
يَبْقَى	مِنَ الْقُرْآنِ	إِلَّا
باقی رہے گا	قرآن سے	مگر
رَسْمُهُ	مَسَاجِدُهُمْ	عَامِرَةٌ
اس کے نقش	ان کی مسجدیں	(آبادی کے لحاظ سے) بلند ہوں گی
وَهِيَ خَرَابٌ	مِنَ الْهُدَى	عُلَمَاؤُهُمْ
حالانکہ وہ ویران ہوں گی	(نماز اور) ہدایت کی باتوں سے	ان کے علماء
شَرُّ	مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ	مِنْ عِنْدِهِمْ
بدتر ہوں گے	آسمان کے نیچے آباد حصے سے	ان ہی کے پاس سے
تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ	وَفِيهِمْ	تَعُوذُ
نکلے گا فتنہ	اور انہیں میں	لوٹ آئے گا

[بیہقی]

تشریح: آپ ﷺ کی سچی باتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔

- ۱۔ اسلام کتب میں موجود ہے لیکن زندگیوں میں بہت کم نظر آ رہا ہے۔
 - ۲۔ قرآن کریم کی ادائیگی پر کچھ توجہ ہے لیکن اصل پیغام انقلاب سے غفلت ہے۔
 - ۳۔ آج ایسے ہی ہے کہ قالین، قمقمے اور نامعلوم کن کن ذرائع سے مساجد بھی ہوتی ہیں لیکن بہت کم ایسی مساجد ہیں جن میں ہدایت کی بات غالب ہوتی ہو۔
 - ۴۔ علماء سوء مساجد میں امت کو توڑنے کی باتیں کر رہے ہیں اور علماء ظالموں کو روکنے کی بجائے ظالم کا ساتھ دیتے ہیں۔ (صرف اپنی امامت اور عزت کی بقاء کے لیے۔
- نعوذ باللہ۔)

لغات: یُوشِكُ: جلدی چلنا، قریب ہونا، اس کی خبر میں اکثر اُن آتا ہے۔ رَسْمُهُ: گھر کے مٹے ہوئے نشانات، جمع رُسُوم۔ عَامِرَةٌ: بمعنی آباد، مراد یہاں پر بلند عالیشان اور مزین ہونا ہے، عَمَرَ (ن) عُمُرًا آباد ہونا جمع عَوَامِر ہے۔ قَالَ تَعَالَى مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَبْعُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ - خَرَابُ خَرِبَ (س) خَرَبًا وَخَرَابًا الْبَيْتُ ویران ہونا، اجاز ہونا۔ قَالَ تَعَالَى وَسَعَى فِي خَرَابِهَا. اَدِيم: پکا ہوا چمڑا۔ اَدِيمُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، زمین آسمان کا ظاہر حصہ جمع اَدَم، اَدَم، اَدَام ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۶۔ منافقت عام ہو جائے گی

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ وَأَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَكُونُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	(پیدا) ہوں گی
فِي آخِرِ الزَّمَانِ	أَقْوَامٌ	إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ
آخری زمانے میں	ایسی قومیں	دوست ہوں گی وہ ظاہری طور پر
وَأَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ	فَقِيلَ	يَا رَسُولَ اللَّهِ
اور دشمن ہوں گی وہ باطنی طور پر	پس کہا گیا	اے اللہ کے رسول ﷺ!
وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟	قَالَ	ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ
اور یہ کیسے ہوگا؟	آپ ﷺ نے فرمایا کہ	یہ بعض کے بعض سے لالچ کی وجہ سے

وَرَهْبَةً بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

اور بعض کے بعض سے خوف زدہ (ہونے کی وجہ سے)

[رواہ احمد]

تشریح: یعنی لالچ اور خوف منافقت کو عام کر دے گا۔ اور اللہ پر توکل اور بھروسہ اٹھ جائیگا۔ دوستی کی بنیاد اخلاص پر نہیں بلکہ دولت کی غرض پر ہوگی اور دشمنی کی بنیاد اللہ کی نافرمانی نہیں، بلکہ دنیا کے نقصان سے بچنے کے لیے دشمنی ہوگی۔

لغات: إِخْوَانٌ: جمع أَخٍ کی بمعنی بھائی أَخَا (ن) إِخْوَةٌ، دوست بننا، بھائی ہونا۔ الْعَلَانِيَةُ: کھلم کھلا، ظاہر، علن (ن-ض-ک-س) عَلَنَّا وَعَلَانِيَةً ظاہر ہونا۔ أَعْدَاءُ: جمع عَدُوٍّ کی بمعنی دشمن، عَدَا (ن) عَدُوًّا عَلَيْهِ، ظلم کرنا، دشمنی کرنا۔ السَّرِيْرَةُ: بھید، راز، هُوَ طَيْبُ السَّرِيْرَةِ وہ باطن کا بہت اچھا ہے۔ جَمْعُ سَرَائِرٍ. رَهْبَةٌ رَهَبٌ (س) رَهْبَةٌ وَرَهْبًا بمعنی خوف کرنا۔ قَالَ تَعَالَى لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُلُوْرِهِمْ۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۷۔ نیک لوگ اٹھ جائیں گے، بے کار رہ جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلَاوَلُّ وَتَبْقَى حِفَالُهُ كَحِفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يَبَالِيَهُمُ اللَّهُ بَالَةً.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَذْهَبُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	گزر جائیں گے
الصَّالِحُونَ	الْأَوَّلُ فَلَاوَلُّ	وَتَبْقَى حِفَالُهُ
نیک لوگ	ایک ایک ہو کر	اور رہ جائیں گے بھوسے

(کی طرح گھٹیا لوگ)

كَحِفَالَةِ الشَّعِيرِ	أَوْ التَّمْرِ	لَا يَبَالِيَهُمُ اللَّهُ
جیسے بھوسے گندم کی	یا گھجور کی	نہیں پرواہ کرے گا اللہ ان کی

بَالَةً

کچھ بھی

[بخاری]

ملاحظہ: یعنی نیک لوگ اور ان کی برکات سے محرومی ہو جائے گی تو اللہ پاک کی نگاہ شفقت اٹھ جائے گی۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عمل جاری رکھیں تاکہ برائی ختم ہو اور نیکی ترقی کرے۔

لغات: حُفَالَةٌ: گھٹیا چیز، بھوس، حُفَالَةُ الطَّعَامِ: الشَّعِيرُ: جو، واحد شَعْرَةٌ: يَبَالِيهِمْ: بالی، بالاء و بلاء و بَالَةٌ و بِالْأَمْرِ پروا کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۸۔ مکینہ ابن مکینہ سب سے نیک بخت سمجھا جائے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ
أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكْعُ ابْنِ لُكْعٍ.

+++++ ❁ +++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	نہیں قیامت قائم ہوگی
حَتَّى	يَكُونَ	أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا
یہاں تک کہ	ہوگا	لوگوں میں سب سے نیک بخت
لُكْعُ ابْنِ لُكْعٍ		دنیا کے اعتبار سے

[ترمذی]

مکینہ جو بیٹا (نکھی) مکینے کا ہوگا

تشریح: یعنی ایسا آدمی جو خود مکینہ اور گھٹیا ہوگا اور مکینے کا بیٹا ہوگا یعنی خاندانی گھٹیا لوگ، قابل لوگوں کی جگہ لے لیں گے اور لوگ ان کے شرکی وجہ سے انہیں سلام کریں گے۔ اور کہیں گے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔

لغات: لُكْعُ: بمعنی حرامی، مکینہ، معرّفہ کی صورت میں غیر منصرف ہوتا ہے، لُكْعُ (س)
الْكَعْمَا وَلُكَاعَةُ مکینہ ہوتا۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۹۔ دین پر ثابت قدمی مشکل ہو جائے گی

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ
فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجُمْرِ .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا
عَلَى النَّاسِ	زَمَانٌ
لوگوں پر	ایسا زمانہ
	ان میں سے اپنے دین پر پابندی
	کرنے والا (ایسا ہوگا جیسے)

كَالْقَابِضِ عَلَى الْجُمْرِ

کوئی مٹھی میں لیے ہوئے ہونا نگارے
[ترمذی]
تشریح: یعنی دین پر عمل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ آج دیکھیں! پردہ کرنا،
داڑھی رکھنا، رسوم سے بچنا کس قدر مشکل ہے۔ جو دین پہ چلنا چاہے معاشرہ اور
برادری والے، اس کا جینا محال کر دیں گے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں کی قدر افزائی
فرماتے ہیں۔

لغات: الْقَابِضُ: قَبْضٌ (ض) قَبْضًا بِيَدِهِ الشَّيْءَ وَعَلَى الشَّيْءِ، کسی چیز کو ہاتھ
سے پکڑنا۔ الْجُمْرُ: جمع جَمْرَةٍ کی بمعنی چنگاری۔

((..... ❁❁❁))

۲۹۰۔ کافر متحد اور مسلمان متفرق ہو جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكِلَةُ إِلَى قُصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قَلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يُوشِكُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قریب ہے کہ (دشمنوں کی)
الْأُمَمُ	أَنْ تَدَاعَى	عَلَيْكُمْ
جماعتیں	بلائیں گی ایک دوسرے کو	تمہارے خلاف
كَمَا	تَدَاعَى	الْأَكِلَةُ
جیسا کہ	بلائی ہے	کھانے والی (جماعت)
إِلَى قُصْعَتِهَا	فَقَالَ	قَائِلٌ
اپنے پیالے کی طرف	پس کہا	کہنے والے ایک (صحابی) نے (یہ واقعہ)
وَمِنْ قَلَّةٍ نَحْنُ	قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ	كَثِيرٌ
ہماری کمی کی وجہ سے ہوگا	فرمایا بلکہ تم اس دن	بہت زیادہ ہو گے
وَلَكِنَّكُمْ	غُثَاءٌ	كَغُثَاءِ السَّيْلِ
اور لیکن تم	جھاگ ہوو گے	سیلاب کے (پانی پر) جھاگ کی طرح
وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ	مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ	الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
اور نکال دے گا اللہ	تمہارے دشمنوں کے دلوں سے	تمہارے رعب کو

وَلَيَقْدِرَنَّ	فِي قُلُوبِكُمْ	الْوَهْنُ
اور ڈال دے گا	تمہارے دلوں میں	وہن (کمزوری) کو
قَالَ	قَاتِلْ	يَا رَسُولَ اللَّهِ
کہا	ایک کہنے والے نے	اے اللہ کے رسول ﷺ
مَا الْوَهْنُ	قَالَ	حُبُّ الدُّنْيَا
وہن کیا ہے؟	آپ ﷺ نے فرمایا	دنیا کی محبت
وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ		
اور موت سے نفرت		

[رواہ ابو داؤد]

تشریح: مسلمانوں کی اعمال میں سستی، جہاد سے غفلت اور دین اسلام سے دوری کی وجہ سے کافروں کو یہ جرأت ہوگی کہ وہ ایک دوسرے ملک اور اس کی حکومت کو بلا بلا کر مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور ایسے دعوت دیں گے جس طرح کھانے پر بے تکلف بلایا جاتا ہے۔ آج کفر کی بڑی طاقتیں ہر محاذ (خواہ تہذیب کا ہو جنگ کا ہو۔ یا میڈیا کا ہو) پر مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں۔

لغات: تَدَاعَى: باب تفاعل سے بمعنی ایک دوسرے کو بلانا، تَدَعَوِ الشَّيْءُ، دَعْوَى کرنا۔ قَصْعَةً: بمعنی پیالہ جَمْعُ قَصْعٍ، قِصَاعٌ، قَصْعَاتٌ. غَنَاءٌ: جھاگ، کوڑا، کوڑا کرکٹ، غَنَاءٌ (ن) غُثُوًّا. السَّيْلُ: بہنے والا سیلاب، جَمْعُ سَيُولٍ. لَيَقْدِرَنَّ: قَدَرَ (ض) قَدْرًا بمعنی ڈالنا، پھینکنا۔ قَالَ تَعَالَى فَقَدَرْنَاهَا فَكَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ. الْوَهْنُ: بمعنی کمزوری سستی، وَهْنٌ (ض۔ س۔ ک) کمزور ہونا۔ قَالَ تَعَالَى فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

صیغہ:

يُوشِكُ	(واحد مذکر غائب)	اِكْلَةً	واحد مؤنث اسم فاعل
لَيَنْزِعَنَّ	واحد مذکر غائب	لَيَقْدِرَنَّ	واحد مذکر غائب

۲۹۱۔ زبانوں کو ذریعہ معاش بنایا جائے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالسِّنْتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِالسِّنَتِهَا .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	نہیں قائم ہوگی قیامت
حَتَّى	يَخْرُجَ	قَوْمٌ
حتی کہ	نکلے گی	ایک قوم
يَأْكُلُونَ	بِالسِّنْتِهِمْ	كَمَا
جو کھاتے ہوں گے	اپنی زبانوں (کو ذریعہ معاش بنانے) کے ساتھ جیسا کہ	
تَأْكُلُ	الْبَقَرَةُ	بِالسِّنَتِهَا
کھاتی ہے	گائے	اپنی زبانوں کے ساتھ

[رواہ احمد]

تشریح: قرب قیامت میں یہ ہو رہا ہے۔ کہ بغیر کسی محنت کے صرف چرب لسانی سے مالداروں کی تعریف کر کے، یا عدالت میں جھوٹے مقدمات لڑ کر، یا جھوٹی گواہیاں دے کر صرف زبان کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے اور گائے اور دوسرے جانوروں کی طرح حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

لغات: الْبَقَرَةُ: بمعنی گائے، جمع الْبَقَرَاتُ۔

۲۹۲۔ حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے گی

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَأْتِي
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ	آئے گا
عَلَى النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا يُبَالِي الْمَرْءُ
لوگوں پر	ایک ایسا زمانہ	نہیں پرواہ کرے گا آدمی
مَا	أَخَذَ	مِنْهُ
جو	لیا ہے اس نے	اس کے بارے میں (کہ)
مِنَ الْحَلَالِ	أَمْ مِنَ الْحَرَامِ	

[رواہ البخاری]

حلال (مال) سے ہے یا حرام (مال) سے ہے
تشریح: یعنی حرص اور بے صبری اور اپنی دنیا بنانے کی فکر اتنی غالب ہو جائے گی کہ بہت لوگ اپنی کمائی میں فکر حلال و حرام چھوڑ دیں گے۔

لغات: يُبَالِي بِأَلَى مُبَالَآةً، پرواہ کرنا، بآلی، مقابلہ پر فخر کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۲۹۳۔ لائق امامت نمازی نہ ملے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قیامت کی نشانیوں میں سے
		یہ (بھی) ہے کہ ایک دوسرے
		کے ذمہ ڈالیں گے

أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا
مسجد والے (امامت کو کیونکہ) نہیں پائیں گے (اپنے میں سے) کسی امام کو
يُصَلِّيْ بِهِمْ

[احمد و ابو داؤد] جوان کو (صحیح) نماز پڑھائے

تشریح: یعنی دینی علم کی اتنی کمی ہو جائے گی کہ نماز جو اہم ترین عبادت اور اولین فریضہ ہے اس کی طرف بے توجہی کا یہ عالم ہوگا کہ چند آدمی نماز کے وقت میں اکٹھے ہو جائیں گے تو درست نماز پڑھانے کی صلاحیت بھی کسی میں نہ ہوگی۔ اس لیے حصول علم بہت ضروری قرار دیا گیا۔

لغات: أَشْرَاطُ: شرط کی جمع ہے، علامت، ہر چیز کا اول۔ يَتَدَفَّعُ: ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنا، يَتَدَفَّعُ الْقَوْمُ، ایک دوسرے کو ہٹانا۔

((.....⊗⊗⊗.....))

۲۹۴۔ کچھ لوگ عشق رسالت ﷺ رکھنے والے بھی ہوں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ
يَكُونُونَ بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْرَانِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک
مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ
میری امت میں مجھ سے سب ایسے لوگ ہیں جو ہوں گے

سے زیادہ محبت کرنے والے

بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ
میری بعد پسند کرے گا ان میں سے ہر ایک

لَوْرَانِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ
 دیکھ لے مجھے وہ اپنے اہل اور اپنے سارے مال کے بدلے میں
 تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کلی فضیلت اور ان کا مرتبہ تو پوری امت میں
 اعلیٰ و افضل متعین ہے۔ لیکن ان کے بعد آنے والے لوگوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں
 گے جو اپنے ہر عزیز رشتہ دار اور مال و دولت سے زیادہ عزیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور آپ ﷺ کے نورانی طریقہ کو رکھیں گے اور دین اسلام پر خرچ کرنا تو ہوگا ہی بلکہ
 صرف آپ کی زیارت کے لیے بھی وہ سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

لغات: بِأَهْلِهِ: یہ لفظ بچے اور کبھی بیوی اور کبھی دونوں پر بولا جاتا ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۹۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجر میں شمولیت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
 قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيَّهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
 الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ.

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	أَنَّهُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	بے شک یہ (بات) ہے کہ
سَيَكُونُ	فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ	قَوْمٌ
عنقریب ہوگی	اس امت کے آخر میں	ایک ایسی قوم
لَهُمْ	مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيَّهِمْ	يَأْمُرُونَ
کہ ان کے لیے	ان سے پہلے لوگوں کی طرح ثواب ہوگا اور حکم کرتے ہوں گے	عَنِ الْمُنْكَرِ
بِالْمَعْرُوفِ	وَيَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا	اور روکتے ہوں گے وہ	برائی سے

وَيَقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ

اور لڑیں گے وہ دین سے دور کرنے والوں سے [رواہ البیہقی]

تشریح: جب دین زندگیوں سے نکل رہا ہو۔ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور مسنون اعمال کو رواج دے کر بے دینی کو ختم کرنا ایسا عمل ہے کہ اس امت کے آخری لوگ اپنی اس دینی محنت کی وجہ سے اعمال پر پہلے لوگوں یعنی صحابہ اکرام جیسے ثواب کے مستحق ہوں گے۔

ملاحظہ: اس سے صحابہ اکرام کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی ان کی برابری ثابت ہوتی ہے بلکہ آج عمل کرنے والے لوگوں کا ثواب بھی پہلے انہیں کو ملے گا۔

لغات: الْفِتْنُ: جمع الْفِتْنَةُ بمعنی آزمائش گمراہی، رسوائی۔ قَالَ تَعَالَى وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۲۹۶۔ مال ہی نفع کا ذریعہ ہوگا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهُمُ .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَيَأْتِيَنَّ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ضرور آئے گا
عَلَى النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا يَنْفَعُ
لوگوں پر	ایسا زمانہ کہ	نہیں نفع دے گا
فِيهِ	إِلَّا	الدِّينَارُ
اس میں	مگر	دینار

وَالِدِرْهُمْ

اور درہم

[رواہ احمد]

تشریح: یعنی ایسا وقت آجائے گا کہ مال جمع کرنے کو ہی ہر پریشانی سے نجات کا ذریعہ سمجھا جائے گا۔ اور لوگ بھی مال والے کی عزت کریں گے۔
حالانکہ حقیقی عزت اور پریشانیوں کا حل اللہ کی نافرمانی سے کچی توبہ میں ہے اور اچھے اعمال میں ہے۔

اس حدیث میں مال کی تاریخ کی وجہ یہ ہے کہ مال اگر موجود ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی کا لحاظ رکھا جائے تو وہ انسان کے لیے دنیا و آخرت میں نفع بخش ہو سکتا ہے۔

لغات: الْدِّرْہِمِ وَالِدِرْہِمِ: یہ دونوں سکے کا نام ہے، الدینار سونے کا اور درہم چاندی کا ہوتا ہے۔

((..... ❀❀❀))

۲۹۷۔ عورتیں لباس پہن کر بھی تنگی ہوں گی

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صِنْفَانِ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	دو قسمیں ہیں
مِنْ أَهْلِ النَّارِ	لَمْ أَرَهُمَا	قَوْمٌ
جہنم والوں کی	میں نے ان کو نہیں دیکھا	ایک قسم ایسی قوم ہے کہ

مَعَهُمْ سَيَاطٌ

كَاذِبَاتٍ الْبَقَرِ

يَضُرُّوْنَ

ان کے ہاتھوں میں کوزے ہوں گے گائے کی دم کی طرح مار رہے ہوں گے

بِهَآ النَّاسَ

وَنِسَاءَ

كَامِيَاَتٍ

ان سے وہ لوگوں کو اور (دوسری قسم) ایسی عورتیں جو (ظاہر) کپڑے پہنے ہوں گی (پھر بھی)

عَارِيَاَتٍ

مُمِيَلَاَتٍ

مَاَنَلَاَتٍ

نگی ہوں گی (لوگوں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہوں گی (خود لوگوں کی طرف) متوجہ ہوں گی

رَاءُ وَسُهْنٌ

كَاسِنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ

ان کے سر (کے بال) سختی اونٹ کے کوبانوں کی (ایسی عورتیں) نہیں داخل

طرح جھکے ہوئے ہوں گے ہوں گی جنت میں

وَلَا

يَجِدْنَ

رِيحَهَا

اور نہ ہی

پائیں گی

اس کی خوشبو

وَأَنَّ

رِيحَهَا

لَتَوْجِدُ

اور بے شک

اس کی خوشبو

البتہ پائی جاتی ہے

مِنْ مَّسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا

اتنی اور اتنی مسافت سے

[مسلم]

تشریح: یعنی عورتوں کا لباس اتنا چست یا باریک ہوگا کہ لباس پہننے کی غرض (شرعی ستر) بھی پوری نہ ہوگی۔ اور ان کی ادائیں اور چال، ڈھال ایسی ہوگی کہ لوگ ان کی طرف توجہ کریں۔ اس کی سزا یہ ہے کہ جنت میں جانا تو کجا، جنت کی خوشبو، جو بہت دور سے آ جاتی ہے وہ بھی نہ سونگھ سکیں گی۔

لغات: سِیَاطٌ: جمع مَوَاطٍ بمعنی کوڑا، جابک، پانی جمع ہونے کی جگہ، سَاطٌ (ن) موط
 کوڑے مارنا۔ کَاذُنَابٌ: جمع الذَّنَبُ مِنَ الْحَيَوَانِ، دم۔ اَذُنَابُ النَّاسِ، معمولی لوگ
 کَاسِیَاتٌ: جمع کاسیۃ کُسی (س) کَسَا بمعنی پہننا (ن) پہنانا۔ عَارِیَاتٌ:
 عُرِی (س) عَرِیۃٌ مِنْ شَبَابِهِ، نکا ہونا۔ مُمِیْلَاتٌ: اِمال، اِمَالۃُ الشَّیْءِ، جھکانا۔ قَالَ
 تَعَالٰی اَنْ تَمِیْلُوْا مِیْلًا عَظِیْمًا۔ رَءٌ وَسُهْنٌ، جمع راس کی، بمعنی سر، ارؤس رؤس اور
 آراس بھی جمع آئی ہے۔ اَسْنَمَةٌ: جمع منام بمعنی کوہان۔ فَلَانٌ سِنَامٌ قَوْمِهِ، فلاں اپنی
 قوم میں بڑا ہے۔ اللَّبْحِیْبُ: بمعنی گردن والا اونٹ، مضبوط، عموماً ایسے اونٹ خراسان میں
 ہوتے ہیں۔ رِیْحٌ: بومہک، اچھی خبر جمع اُرِیَاحٌ، رِیَاحٌ، رِیْحٌ آتا ہے۔ الْمَسِیْرَةُ: سار،
 مسافت کے لیے آتا ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۹۸۔ علم اٹھ جائے گا اور جاہل امام بن جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا
 يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا
 لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رِءً وَرِئًا جُهَالًا فَسُيْلُوا فَافْتَرَوْا بِغَيْرِ
 عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ	اِنْتِزَاعًا
نہیں اٹھائے گا علم کو	اس طرح اٹھانا کہ
مِنَ الْعِبَادِ	وَلَكِنْ
بندوں (کے سینوں) سے	اور لیکن
	يَقْبِضُ الْعِلْمَ
	وہ اٹھائے گا علم کو
	يَنْتَزِعُهُ
	جھین لے اس کو

بَقْبُضِ الْعُلَمَاءِ	حَتَّى	إِذَا
علماء کی روح (نکال) لینے کے ساتھ یہاں تک کہ		جب
لَمْ يَبْقَ	عَالِمًا	اتَّخَذَ النَّاسُ
نہیں باقی رہے گا	کوئی عالم	تو لوگ بنالیں گے
رُءُوسًا	جُهَالًا	فَسُئِلُوا
اپنا سردار	جاہلوں کو	پس ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے
فَافْتُوا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	فَضَّلُوا
پس وہ فتویٰ دیں گے	بغیر علم کے	وہ خود بھی گمراہ ہوں گے
وَأَصْلُوا		

اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔ [بخاری و مسلم]

تشریح: اس دنیا میں اللہ کی سب سے بڑی دولت (علم دین) کے حامل لوگ آہستہ آہستہ اٹھ جائیں گے۔ ان کی جگہ نام کے علماء ہوں گے ان سے عام گمراہی پھیلے گی۔

لغات: بَقْبُضٌ بَقْبُضٌ (ض) قَبْضًا بِيَدِهِ الشَّيْءُ، کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اِنْتِزَاعًا: الشَّيْءُ، اکھڑنا، نکالنا، کھینچنا، نَزَعٌ (ف) نِزَاعًا الشَّيْءُ مِنْ مَكَانِهِ، اکھڑنا، نکالنا۔ اَلْعِبَادُ: جمع عَبْدٌ کی بمعنی بندہ، عَبْدٌ (ن) عِبَادَةٌ، عبادت کرنا، پرستش کرنا، عَبْدٌ (ک) عِبَادَةٌ غلام ہونا۔ فَاْفْتُوا: اَفْتَى، اِفْتَاءً، فتویٰ دینا۔

۲۹۹۔ علم اٹھ جائیگا۔ شرعی مسئلہ بتانے والا بھی نہ ہوگا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ
تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ
فَإِنِّي أَمْرٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيَنْقُضُ وَيَطْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ
اِثْنَانِ فِي فِرْيَضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَقْضِلُ بَيْنَهُمَا .

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ

علم سیکھو

صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور فرمایا نبی

وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ

اور اسے لوگوں کو سکھاؤ

قرآن (کا علم) سیکھو

اور اسے لوگوں کو سکھاؤ

وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ

تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

اور اسے لوگوں کو سکھاؤ

قرآن سیکھو

وَالْعِلْمُ سَيَنْقُضُ

مَقْبُوضٌ

فَإِنِّي أَمْرٌ

اور علم عنقریب اٹھالیا جائے گا

جو اٹھالیا جاؤں گا

پس بے شک میں ایسا آدمی ہوں

يَخْتَلِفُ

حَتَّى

وَيَطْهَرُ الْفِتْنُ

اختلاف کریں گے

یہاں تک کہ

اور فتنے ظاہر ہوں گے

لَا يَجِدَانِ

فِي فِرْيَضَةٍ

اِثْنَانِ

نہیں پائیں گے وہ

کسی ایک فرض کے بارے میں

دو آدمی

بَيْنَهُمَا

يَقْضِلُ

أَحَدًا

ان دونوں کے درمیان

(جو) فیصلہ کرے

کسی ایک (عالم) کو

(درامی)

تشریح: علم دین کے حصول میں سستی اور اس کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے

جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ عالم نہ ملنے کی وجہ سے لوگ جاہلوں سے مسائل پوچھیں گے۔ غلط مسائل بتانے کی وجہ سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

لغات: تَعَلَّمُوا: سیکھنا، الامر، مضبوط کرنا، الْقَرَائِصُ، جمع، الفریضۃ، بمعنی فرض، زکوٰۃ، حصہ، علم، میراث، امراً، بمعنی مرد، جمع، رجال، من غیر لفظہ، مَقْبُوضٌ، قَبْضٌ (ض) قَبْضًا، پکڑنا، اٹھالینا، قَبْضَةُ اللّٰهُ، وفات، دینا، سَيَقْبِضُ، القبض، الشی، ملنا، سَمِئْنَا، الْفِتْنُ، جمع، الفتنة، کی بمعنی اختلاف آراء جنگ و جدال،

((..... ❁❁❁))

۳۰۰۔ فتنہ پرور قاری گانے کی طرز پر قرآن پڑھیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ
وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشِقِ وَلُحُونِ أَهْلِ الْكِتَابِ
وَسَيَجِيئُ قَوْمٌ يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغَنَاءِ وَالنُّوحِ لَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مُّقْتُونَةً قُلُوبِهِمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ

+++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قرآن پڑھو
بِلُحُونِ الْعَرَبِ	وَأَصْوَاتِهَا	وَإِيَّاكُمْ
عرب کے لہجے میں	اور انکی آوازوں میں	اور بچو تم
وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشِقِ	وَلُحُونِ أَهْلِ الْكِتَابِ	وَسَيَجِيئُ
عشق والوں کے لہجے سے	اور اہل کتاب کے لہجے سے	اور عنقریب آئے گی
بَعْدِي	قَوْمٌ	يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ
میرے بعد	ایسی قوم کہ	طرز سے پڑھیں گے وہ قرآن کو

تَرْجِعَ الْغَنَاءَ وَالنَّوْحَ لَا يُجَاوِزُ
گانے کی طرح اور میت پر رونے والیوں کی طرح نہیں آگے جائے گا وہ (پڑھنا)
حَنَّا جَرَّهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ
انکے گلوں سے انکے دل دین سے دور ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی
يُعْجِبُهُمْ شَانَهُمْ (دین سے دور ہوں گے)

جن کو اچھا لگے گا ان (کا پڑھنے کا) حال۔ (بیہقی)
تشریح: اس ارشاد مبارک میں تجوید کا حکم ہے (۱) بلا تکلف عربی لہجہ میں قرآن کریم پڑھا جائے۔ (۲) جس طرح قوالیوں میں بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اس طرح گانے کی طرز نہ لگائی جائے۔

لغات: لُحُونٌ: جمع ہے لَحْنٌ کی بمعنی لہجہ آواز، لِلْحَنِّ مِنَ الْأَصْوَاتِ، موزوں آواز کو کہتے ہیں جمع الْحَنِّ "آتی ہے، لَحْنٌ" فِي الْقُرْآنِ، خوش آوازی سے پڑھنا۔ اهل الکتاب تورات و انجیل و اے، یہود اور نصاریٰ يَرْجِعُونَ: تَرْجِعُ عَافِي صَوْتِهِ اپنی آواز کو حلق میں گھمانا، رَجَعَ (ض) رَجُوعًا، واپس آنا، لوٹنا، رَجَعَ عِنْدَ الْمَصِيبَةِ انا لله وانا اليه راجعون کہنا، الْغَنَاءُ: بمعنی النِّغْمَتِ، گانا، النَّوْحُ: عورتوں کی جماعت جو اکٹھا ہو کر روئے، نَسْنَا نوح، اسْتَنَاحَتِ الْمَرْأَةُ، عورت نے نوحہ کیا حنا جَرَّ: جمع حَنْجَرَةٍ کی بمعنی حلق۔

اَلْبَابُ الثَّانِي دوسرا باب

فِي الْوَأَقَعَاتِ وَالْقَصَصِ

واقعات اور کہانیوں (کے بیان) میں

وَفِيهِ اَرْبَعُونَ قِصَّةً

اور اس میں چالیس کہانیاں ہیں

الباب الثانی میں مذکور احادیث کی عبارت اور لفظی ترجمہ کے بعد تشریح کا انداز یہ ہوگا کہ (ترجمہ میں) تشریح طلب جملے کے آخر میں نمبر دیا جائے گا پھر نمبر دے کر تشریح کے عنوان کے تحت اس کی وضاحت کی جائے گی۔

(قارئین نوٹ فرمائیں)

۱۔ اسلام۔ ایمان، احسان اور علاماتِ قیامت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ (۲) إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ (۳) أَخْبِرْنِي (۴) عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ إِمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا (۵) وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ (۶) الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنْ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

+++++

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دوران کہ
نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ
ہم ایک دن حضور ﷺ کے پاس تھے۔ اچانک آیا

عَلَيْنَا	رَجُلٌ	شَدِيدُ بَيَاضِ الْيَابِ
ہمارے پاس	ایک آدمی	جو بہت زیادہ سفید کپڑوں والا
شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ	لَا يُرَى	عَلَيْهِ
بہت زیادہ سیاہ بالوں والا تھا	نہیں نظر آ رہی تھی	اس پر
أَثَرُ السَّفَرِ	وَلَا	يَعْرِفُهُ
سفر کی کوئی نشانی	اور نہیں	پہچان رہا تھا اس کو
مِنَّا	أَحَدٌ	حَتَّى
ہم میں سے	کوئی ایک (بھی)	یہاں تک کہ
جَلَسَ	إِلَى النَّبِيِّ	فَاسْتَدَ
وہ بیٹھ گیا	نبی ﷺ کے پاس	پس ملا دیئے
رُكْبَتَيْهِ (۲)	إِلَى رُكْبَتَيْهِ	وَوَضَعَ
اس نے اپنے دونوں گھٹنے	آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ	اور رکھ لیے
كَفَّيْهِ	عَلَى فِخْذَيْهِ	وَقَالَ
اپنے دونوں ہاتھ	اپنی رانوں پر	اور کہا
يَا مُحَمَّدُ (۳)	أَخْبِرْنِي (۳)	عَنِ الْإِسْلَامِ
اے محمد ﷺ	بتائیے مجھے	اسلام کے بارے میں
قَالَ	إِلَّا سَلَامٌ	أَنْ تَشْهَدَ
آپ ﷺ نے فرمایا	اسلام	یہ ہے کہ گواہی دے تو (اس بات کی)
أَنْ لَا	إِلَهَ	إِلَّا اللَّهُ
یہ کہ نہیں ہے	کوئی معبود	سوائے اللہ کے
وَأَنَّ	مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ	وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ
اور بے شک	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں	اور تو نماز قائم کرے

وَتَوَرَّتِي الذُّكُورَةَ	وَتَصُومُ رَمَضَانَ	وَتَحُجُّ الْبَيْتَ
اور تو زکوٰۃ دے	اور تو رمضان کے روزے رکھے	اور بیت اللہ کا حج کرے
إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا	قَالَ	صَدَقْتَ
جبکہ طاقت ہو تجھے اس	(اس مسافر نے) کہا	سچ فرمایا آپ ﷺ نے
(بیت اللہ) تک پہنچنے کی		
فَعَجَبْنَا	لَهُ	يَسْأَلُهُ
تو تعجب ہوا ہمیں	اس پر کہ (یہ شخص)	سوال بھی کرتا ہے
وَيُصَدِّقُهُ	قَالَ	فَأَخْبِرْنِي
اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے	اس (مسافر) نے کہا	مجھے بتائیے
عَنِ الْإِيمَانِ	قَالَ	أَنْ تُؤْمِنَ
ایمان کے متعلق	آپ نے فرمایا (ایمان)	یہ ہے کہ یقین کر لے تو
بِاللَّهِ	وَمَلِكِهِ	وَكُتُبِهِ
اللہ پر	اور اس کے فرشتوں پر	اور اس کی کتابوں پر
وَرُسُلِهِ	وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَتُؤْمِنَ
اور اس کے رسولوں پر	اور قیامت کے دن پر	اور یقین رکھے تو
رِخَيْرِهِ وَشَرِّهِ	قَالَ	صَدَقْتَ
اچھی اور بری تقدیر (کے اللہ)	اس (مسافر) نے کہا	آپ ﷺ نے سچ فرمایا
کی طرف سے ہونے پر		
قَالَ	فَأَخْبِرْنِي	عَنِ الْإِحْسَانِ
(اس مسافر نے) کہا	پس مجھے بتائیے	احسان کے متعلق
قَالَ	أَنْ	تَعْبُدَ اللَّهَ
آپ ﷺ نے فرمایا	یہ کہ	بندگی کرے تو اللہ کی

كَانَكَ

گویا کہ

تَرَاهُ

تو اس (اللہ کو) دیکھ رہا ہے

فَإِنْ

پس اگر (ایسا)

لَمْ تَكُنْ

ممکن نہ ہو کہ

تَرَاهُ

تو اسے دیکھ رہا ہے (تو یہ خیال کر)

پس بے شک وہ (اللہ)

يَوَاكَ

تجھے دیکھ رہا ہے

قَالَ

اس (مسافر) نے کہا

فَأَخْبِرْنِي

مجھے بتائیے

عَنِ السَّاعَةِ

قیامت کے متعلق

قَالَ

آپ نے فرمایا

مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاعْلَمَ

پوچھا جانے والا اس کے متعلق زیادہ

نہیں جانتا ہے

مِنَ السَّائِلِ

پوچھنے والے سے

قَالَ

(اس مسافر نے) کہا

فَأَخْبِرْنِي

پس بتا دیجئے مجھے

عَنْ أَمَارَاتِهَا

(قیامت کی) نشانیوں کے متعلق

قَالَ

آپ ﷺ نے فرمایا (ایک)

أَنْ

یہ ہے کہ

تِلْدًا لَّأَمَةٍ

جنے گی باندی

رَبَّتْهَا (۵)

وَأَنْ تَرَى

(اور دوسری) یہ کہ دیکھے گا تو

الْحُفَاةَ (۶)

ننگے پیر

الْعُرَاةُ الْعَالَةَ

ننگے بدن فقیر

رُعَاءَ الشَّاءِ

بکریوں کو چرانے والے

يَتَطَاوُلُونَ فِي الْبُيَآنِ

اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں فخر

قَالَ

کہا (حضرت عمرؓ نے)

ثُمَّ

پھر وہ (مسافر)

کریں گے

انْطَلَقَ

چلا گیا

فَلَبِثْتُ

پس میں (آپ کی خدمت) ٹھہرا ہوا تھوڑی دیر

مَلِيًّا

ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَمْرُو أَتَدْرِي
 پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عمرؓ!
 مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
 سوال کرنے والے کے متعلق میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا آپ ﷺ نے فرمایا
 رسول ہی بہتر جانتے ہیں

فَإِنَّهُ جِبْرِئِيلُ أَتَاكُمْ
 پس بے شک وہ (مسافر حضرت) جبرائیل علیہ السلام تھے آئے تھے تمہارے پاس
 يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ
 سکھا رہے تھے تمہیں تمہارا دین
 (رواہ مسلم)

تشریح:

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی اصل شکل میں اور اکثر حضرت وحیہ کلبی صحابی رسول ﷺ کی شکل میں آتے تھے۔

۲۔ راوی کے اس انداز بیان سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قریب تر ہونا بتایا جا رہا ہے۔

۳۔ یہاں فرشتے نے یا محمد کہا ہے لہذا انسانوں کے لیے حجت نہیں ہے قرآن کریم سورہ حجرات میں اس طرح خطاب منع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے صحابہؓ یا رسول اللہ وغیرہ الفاظ کہتے تھے۔

۴۔ حدیث میں موجود حضرت جبرائیل کے ان تینوں سوالات میں تطبیق یہ ہے کہ انسان سب سے پہلے کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کرتا ہے اور ظاہری اعمال نماز وغیرہ شروع کر دیتا ہے۔

پھر اس کے ساتھ ایمانیات میں پختہ ہوتا رہتا ہے پھر وقت آتا ہے کہ اس کے قول و عمل سے یہ گواہی ملتی ہے کہ اسے درجہ احسان حاصل ہے۔

ظاہر ہے اسلام سے ایمان پھر احسان تک ترقی ہو جاتی ہے اور ہر ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے اس لیے آخر میں قیامت کا تذکرہ کر دیا گیا۔

- ۵۔ جننے والی ماں سے نوکرانی کا سلوک کیا جائے گا۔
۶۔ گھٹیا لوگ عیش کریں گے، اہل علم و عمل اور قابل لوگوں کی اہانت ہوگی۔

لغات: طَلَعَ: (ن) طُلُوْعًا، مَطْلَعًا، مَطْلَعًا الْكُوْكُبُ، ستارہ وغیرہ کا نکلنا۔
فَاسْتَدَّ اسْتَدَّ إِلَى الشَّيْءِ نَيْكًا لَّغًا، سَنَدًا (ن) سُنُوْدًا وَاسْتَدَّ وَتَسَانَدَ إِلَيْهِ، بھروسہ
کرنا۔ رُكْبَتِيَّةٌ: بمعنی گھٹنے جمع رُكْب، رُكْبَات، رُكْبَاتِ آتی ہے۔ كَفِّيَّةٌ: بمعنی پھیلی
جمع اكْفُف، كُفُوْف، كُفَّ آتی ہے۔ فَخِذٌ: بمعنی ران جمع افْخَاذِ آتی ہے۔ سَبِيلٌ: اصل
معنی راستہ، مراد توشہ اور سواری کا ہونا۔ اِمَارَات: جمع ہے اِمَارَة کی بمعنی علامت نشان۔
وَلَدَتْ: (ض) (وَلَادَة بمعنی جنم۔ اَلْاَمَةُ: بمعنی باندی جمع اِمَاءٌ۔ رَبَّتْهَا رَبٌّ کی مونث
بمعنی مالکہ اَلْحَقْفَاءُ: جمع حَافٍ کی بمعنی ننگے پاؤں چلنے والا، حَفِي (س) حَفًا ننگے پاؤں
چلنا۔ اَلْعُرَاةُ: جمع عَار کی عُرَى (س) عُرِيَّةٌ، ننگا ہونا۔ اَلْعَالَةُ: جمع عَائِل کی بمعنی فقیر،
محتاج، جمع عُيْلٌ عُيْلٌ آتی ہے۔ رُعَاءٌ: جمع ہے رَاعِي کی، رَاعِي الشَّاةِ، چرواہا۔
اَلشَّاةِ بِشَاةِ کی جمع بمعنی بکری اس کی جمع شِيَاهِ، اَشْوَاة بھی آتی ہے۔ يَتَطَاوَلُوْنَ: فخر کرنا،
تکبر کرنا، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔ اَلْبُنْيَانُ: عمارت۔ قَالَ تَعَالَى كَانَهُمْ بُنْيَانٌ
مَرْصُوصٌ. فَلَبِثْتُ: (س) لَبِثًا وَلَبِثًا بِالْمَكَانِ، ٹھہرنا اقامت کرنا۔ مَلِيًّا: کچھ دیر۔

۲۔ وضو میں اعضاء کو کامل طور پر دھونے کی اہمیت

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ (۱) حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوا وَهُمْ عَجَلٌ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابَهُمْ تَلَوُّحٌ لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ (۲) مِنَ النَّارِ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ (۳) .

+++++

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (انہوں نے) کہا
رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	واپس آئے ہم
وَالْإِسَاءَةُ هِيَ	مکہ سے
مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ (۱) حَتَّى	اذا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ
یہاں تک کہ	جب (ہم پہنچے) تھے
بِالطَّرِيقِ	تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ
راستے میں (تو)	جلدی کی
عِنْدَ الْعَصْرِ	فَتَوَضَّأُوا وَهُمْ عَجَلٌ
عمر کے وقت	پس انہوں نے وضو کیا
وَهُمْ عَجَلٌ	فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابَهُمْ تَلَوُّحٌ
جلدی جلدی کر رہے تھے	پس ہم ان کے پاس پہنچے
تَلَوُّحٌ	لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
خشک ٹھیس	نہیں چھوا تھا ان کو پانی نے
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	پس فرمایا
اللہ کے رسول ﷺ نے	

وَيْلٌ هَلَاكَتْ فِيهِ
لِلْأَعْقَابِ (۲) مِّنَ النَّارِ
ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے

أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ (۳)

پورا کرو وضو (تاکہ آگ سے بچ جاؤ)

تشریح: ۱۔ کسی غزوہ سے واپسی پر یہ واقعہ پیش آیا۔

۲۔ وَيْلٌ سے مراد جہنم کا پہاڑ اور عذاب شدید ہے۔

۳۔ أَسْبَغُوا اس جملے میں وضوء کے فرائض، سنن اور مستحب سب کچھ آ گیا۔

۴۔ اعقاب کو خاص طور پر اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ یہ جگہ یعنی ایڑیاں جب تک خوب

مُل مِل کر نہ دھوئی جائیں صحیح طور پر نہیں دھل سکتیں۔

لغات: تَعَجَّلَ فِي الْأَمْرِ: جلدی کرنا۔ عَجَلًا عَاجِلٌ کی جمع ہے، جلد باز عَجَلٌ (س)
عَجَلًا جلدی کرنا۔ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَوْضِعٍ كَذَا پہنچنا۔ أَعْقَابُهُمْ بِعَقْبِ كَيْلِ جَمْعِ بِمَعْنَى
ایڑی، بیٹا، پوتا، مراد اول معنی ہے۔ تَلُوحٌ لَّاحٌ (ن) لَوْحًا الْكُشِيُّ ظَاهِرٌ کرنا، اَبْرَقُ
چمکنا۔ وَيْلٌ: برائی، شر، ہلاکت، جہنم کی ایک وادی۔ قَالَ تَعَالَى وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ
لُّمَزَةٍ. أَسْبَغُوا: اَسْبَغَ، اَسْبَاغًا کامل کرنا پورا کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۳۔ نماز کے ذریعے گناہوں کی معافی

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ
(۱) وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاتَّخَذَ بَعْضُنِي مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ
ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ
عَنْهُ ذُنُوبُهُ (۲) كَمَا تَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.

+++++

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

خَرَجَ	زَمَنَ الشِّتَاءِ (۱)	وَالْوَرَقُ
نکلے	سردی کے موسم میں (جب کہ)	پتے
يَتَهَافَتُ	فَآخَذَ	بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ
جھڑ رہے تھے	پس پکڑا	آپ ﷺ نے درخت کی دو ٹہنیوں کو
قَالَ	فَجَعَلَ	ذَلِكَ الْوَرَقُ
(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے)	کہا	پس شروع ہو گئے
يَتَهَافَتُ قَالَ	فَقَالَ	يَا أَبَا ذَرٍّ
جھڑنے (ابوذر رضی اللہ عنہ نے)	کہا کہ	نبی کریم ﷺ نے فرمایا
قُلْتُ	لَيْكَ	اے ابوذر رضی اللہ عنہ!
میں نے عرض کیا	حاضر ہوں	يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ	إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ	يُصَلِّي الصَّلَاةَ
آپ ﷺ نے فرمایا	بے شک مسلمان بندہ	جب وہ نماز پڑھتا ہے (اور)
يُرِيدُ بِهَا	وَجْهَ اللَّهِ	فَتَهَافَتُ
چاہتا ہے اس (نماز پڑھنے	اللہ کی خوشی تو (اس کی برکت سے)	جھڑ جاتے ہیں
کے) ذریعے سے		
عَنْهُ	ذُنُوبُهُ (۲)	كَمَا
اس سے	اس کے گناہ	جیسے کہ
تَهَافَتُ	هَذَا الْوَرَقُ	عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
جھڑ گئے ہیں	یہ پتے	اس درخت سے

(رواہ احمد)

تشریح:

۱۔ اس سے راوی کا مقصد ہے کہ یہ بات مجھے خوب یاد ہے حتیٰ کہ جس موسم میں یہ بات بتائی گئی وہ بھی یاد ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں یہ درست ہے۔

۲۔ اس میں صغیرہ گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے۔ کبیرہ گناہ تو صرف توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔ لیکن کسی پر خاص مہربانی کی وجہ سے کبیرہ کی معافی بھی ہو جائے تو اور بات ہے۔

لغات: الْشِّتَاءُ: سردی کا موسم، شَتَا (ن) شَتَوْا جاڑے میں قیام کرنا۔ قَالَ تَعَالَى رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ: يَتَهَايَتْ: عَلَى الشَّيْءِ لَگاتا رہ کرنا۔ (اکثر علامت کا استعمال شر میں ہوتا ہے۔ غُصْنُ: شاخ، ذُلَالِ: جمع غُصُونِ، اِعْصَانِ آتی ہے۔ وَجْهٌ: اصلی معنی تو چہرہ ہے مراد خوش نودی ہے۔

((..... ❁❁❁))

۴۔ جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ کا نسخہ

وَعَنْ رِبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ آيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ (۱) فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ (۲) قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكثْرَةِ السَّجُودِ (۳) .

+++++

وَعَنْ رِبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ربیعہ بن کعب	رضی اللہ عنہ	سے روایت ہے کہ
كُنْتُ آيْتُ	مَعَ رَسُولِ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں رات کو رہتا تھا	اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
فَاتَيْتُهُ	بِوَضُوئِهِ	وَحَاجَتِهِ (۱)
پس میں پیش کرتا تھا	آپ ﷺ کو وضو کا (پانی)	اور دوسری ضرورت کی چیزیں
فَقَالَ لِي	سَلْ	فَقُلْتُ
پس آپ ﷺ نے مجھے فرمایا	مانگ	پس میں نے عرض کیا
أَسْأَلُكَ	مُرَافَقَتَكَ	فِي الْجَنَّةِ (۲)
میں مانگتا ہوں	آپ ﷺ کا ساتھ	جنت میں

قَالَ	أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ	قُلْتُ
انہوں نے کہا	کچھ اس کے علاوہ بھی (مانگ) میں نے عرض کیا	
هُوَ ذَاكَ	قَالَ	
وہی ایک خواہش ہے بس	تو آپ ﷺ نے فرمایا	(اگر جنت میں میرا ساتھ چاہتا ہے)
فَاعْنِيْ	عَلَى نَفْسِكَ	بِكثْرَةِ السَّجُودِ (۳)
تو میری مدد کر	اپنی ذات پر	سجدوں کی کثرت کے ساتھ
		(ترمذی)

تشریح:

- ۱۔ اس سے مراد سواک و مصلیٰ وغیرہ ہے۔
- ۲۔ واقعی سچے عاشق رسول ﷺ کی یہ سب سے بڑی خواہش ہونی چاہیے۔
- ۳۔ لیجیے! اس صحابی رضی اللہ عنہ کی برکت سے پوری امت کو یہ نازل گیا کہ نمازوں کی کثرت رکھیں، آپ ﷺ کی شفاعت ملے گی اور جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔

لغات: اَبِئْتُ بِمَا (ض۔س) بَيْنَا وَيَنَا وَيَتَوَتَّهٖ فِي الْمَكَانِ، شبِ بَاشِ کرنا۔ بَوَصُوْنِهٖ بفتح الواو وضو کا پانی بضم الواو، طہارت۔ مُرَافَقَةُ رَفَقَ، ساتھی ہونا۔

۵۔ نماز کے لیے صف بندی کا اہتمام

وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَوِي صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ (۱) ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا (۲) فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكْبَرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ (۳) .

+++++

وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
نعمان بن بشیر	رضی اللہ عنہ سے	روایت ہے انہوں نے کہا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَيْسَوِي
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم	سیدھا کرتے تھے
صُفُوفَنَا	حَتَّى	كَانَمَا يُسَوِّي
ہماری صفوں کو	گویا کہ	(آپ ﷺ) سیدھا کریں گے
بِهَا	الْقِدَاحَ	حَتَّى
اس کے ذریعے	تیروں کو	یہاں تک کہ
رَأَى	أَنَا قَدْ عَقَلْنَا	عَنْهُ (۱)
دیکھ لیا آپ ﷺ نے	کہ سمجھ گئے ہیں ہم	اس (صفین درست کرنے) کو
ثُمَّ	خَرَجَ يَوْمًا (۲)	فَقَامَ
پھر	ایک دن نکلے (حضور ﷺ)	اور (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے
حَتَّى	كَادَ	أَنْ يَكْبَرَ
یہاں تک کہ	قریب تھے	آپ ﷺ تکبیر کہنے کے
فَرَأَى	رَجُلًا	بَادِيًا
پس دیکھا	آپ ﷺ نے ایک آدمی کو	آگے نکلا ہوا ہے

صَدْرُهُ	مِنْ الصَّفِّ	فَقَالَ
اس کا سینہ	صف سے	پس آپ ﷺ نے فرمایا
عِبَادَ اللَّهِ	لَتَسَوْنَ	صُفُوفَكُمْ
اللہ کے بندو!	تم ضرور سیدھا کرو	اپنی صفوں کو
أَوْ	لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ	بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ (۳)
یا	مخالفت پیدا کر دیں گے اللہ تمہارے چہروں کے درمیان	(دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی) (رواہ مسلم)

تشریح:

- ۱۔ یعنی ہمیں صفیں سیدھی رکھنے کا مسلسل فرماتے رہے حتیٰ کہ ہماری عادت بن گئی۔
- ۲۔ نماز پڑھانے کے لیے جب حجرہ شریفہ سے باہر آتے تو صحابہ کرامؓ صفیں درست کر لیتے۔
- ۳۔ دلوں میں اختلاف ڈل جائے گا اور نمازیوں میں باہمی اُلفت نہ رہے گی۔

لغات: لَيْسَوِي الشَّيْءَ: درست کرنا، سیدھا کرنا، سَوِي (س) سَوَى الرَّجُلِ، درست کام والا ہونا۔ الْقَدَاحُ: جمع ہے قدح کی اس تیر کو کہتے ہیں جو بغیر پر اور دھار کے ہو اس کی جمع اقدح، اقداح اور قدحان بھی آئی ہے۔ بَادِيًا بَدَا (ن)، بَدَا ظاہر ہونا، صفت کا صیغہ بَادٍ آئی ہے۔ لِيُخَالِفَنَّ بِحَوْلِهَا إِلَى أَذْبَارِكُمْ الْمُرَادِ بِالْوُجُوْهِ الدَّوَاتِ أَوْ قُلُوبٍ۔

۶۔ چار اعمال پر جنت کی خوش خبری

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جُنْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ (۱) وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ (۲) وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ (۳) وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (۴) تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .

+++++

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
جس وقت آپ ﷺ مدینے میں
جُنْتُ تَشْرِيفَ لَائِ
جنتُ تشریف لائے
تو میں (آپ کی زیارت کے پس جس وقت
لیے آپ کی خدمت میں) آیا
جِسْ وَقْتُ تَشْرِيفِ لَائِ
جس وقت تشریف لائے

وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
آپ ﷺ کے چہرے کو میں نے پہچان لیا کہ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ
آپ ﷺ کا چہرہ جھوٹا چہرہ نہیں ہے
مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی اے لوگو!
بے شک
پس پہلی وہ بات
سلام کو پھیلاؤ

(وہ یہی کہ)

وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ (۲) وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ (۳) وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ
اور کھانا کھاؤ اور رشتہ داری کو جوڑو اور راتوں کو نماز پڑھو
وَالنَّاسُ نِيَامٌ (۴) تَدْخُلُوا . الْجَنَّةَ
(جس وقت لوگ سو رہے ہوں داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں
(ان چار کاموں کے کرنے کے بعد)

بِسَلَامٍ
سلامتی کے ساتھ
(رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)
تشریح:

- ۱۔ باہمی محبت بڑھانے کا یہ مجرب نسخہ ہے۔
- ۲۔ صدقہ سے مال میں برکات پیدا ہوتی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔
- ۳۔ رشتہ داری کو توڑ سے بچانا ان سے حسن سلوک کرنا۔ محبوب عمل ہے۔
- ۴۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانگنے والوں کے لیے عنایات کے اعلان ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور بندگان الہی راز و نیاز سے اپنی راتوں کو روشن کرنے کے لیے نماز تہجد کا اہتمام کرتے ہیں۔

لغات: تَبَيَّنْتُ تَبَيَّنَ الشَّيْءُ واضح ہونا، ظاہر ہونا، اَفْشَوْا اِفْشَاءَ، اِفْشَاءُ الشَّيْءِ، پھیلانا، فَشَا (ن) فَشَوْا، فَشَوْا، مِرَّةً، ظاہر کر دینا، وَصَلُّوا: وَصَلَ (ض) وَصَلًا، جوڑنا، ملانا، جمع کرنا۔ الْأَرْحَامُ: الْرَّحْمُ وَالرَّحِمُ بچہ دانی، قربت، رشتہ داری۔ نِيَامٌ: سونے والا، لیٹنے والا، نَامٌ، يَنَامُ سونا، مرنے والا۔

۷۔ جو رب کے ہاں بھیجا وہی باقی ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا .

+++++

وَعَنْ عَائِشَةَ	رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا	إِنَّهُمْ
(حضرت عائشہ)	رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ	انہوں (آپ کے گھروالوں) نے
ذَبَحُوا	شَاةً	فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
ذبح کیا	ایک بکری کو	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
مَا بَقِيَ	مِنْهَا	قَالَتْ
کچھ باقی ہے؟	اس (بکری) میں سے	(حضرت عائشہ نے) کہا
مَا بَقِيَ	مِنْهَا	إِلَّا كَتِفُهَا
نہیں ہے باقی	اس (بکری) میں سے	مگر اس کا کندھا
قَالَ	بَقِيَ	كُلُّهَا
آپ ﷺ نے فرمایا	باقی ہے	سب کا سب (اللہ کے پاس)
غَيْرَ كَتِفِهَا		

سوائے اس کے کندھے کے (کیونکہ وہ خود کھالیا گیا ہے) (رواہ الترمذی)

تشریح: فضائل کی کتابیں صدقات کے واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ پورا پورا گھرب کی راہ میں خرچ کرنے میں یہی جذبہ کارفرما ہے جو اس حدیث سے مترشح ہو رہا ہے کہ جو رب کی راہ میں دیا یا خیرات کر دیا وہ خزانہ آخرت میں جمع ہو رہا ہے۔

لغات: کَتِفُهَا: شانہ، کندھا، جمع کَتِفَةٌ، اُكْتُفَ۔

۸۔ ہر مرنے والا آرام پا لیتا ہے یا آرام دے دیتا ہے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نُصَبِ الدُّنْيَا (۱) وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُ (۲) .

+++++

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَنَّ
حضرت ابو قتادہ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	بے شک وہ
كَانَ يُحَدِّثُ	أَنَّ	رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
بیان کرتے تھے	یہ کہ	اللہ کے رسول ﷺ
مَرَّ عَلَيْهِ	بِجَنَازَةٍ	فَقَالَ
کے پاس سے گزرا	ایک جنازہ	پس آپ ﷺ نے فرمایا
مُسْتَرِيحٌ	أَوْ	مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ
(اس جنازہ والا) آرام پانے والا ہے	یا	اس سے آرام پایا گیا
فَقَالُوا	يَا رَسُولَ اللَّهِ	مَا الْمُسْتَرِيحُ
پس انہوں نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	مسترخ
وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ	فَقَالَ	الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
اور مستراح منہ کیا ہے	پس آپ ﷺ نے فرمایا	مومن بندہ
يَسْتَرِيحُ	مِنْ نُصَبِ الدُّنْيَا (۱)	وَأَذَاهَا
آرام پاتا ہے	دنیا کی مشکلات سے	اور اس کی تکلیفوں سے

إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ	وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ	يَسْتَرِيحُ
اللہ کی رحمت کی طرف	اور بدکار آدمی	آرام پاتے ہیں
مِنْهُ الْعِبَادُ	وَالْبِلَادُ	وَالشَّجَرُ
اس سے بندے	اور شہر	اور درخت
وَالذَّوَابُ (۲)		

اور جانور
(رواہ البخاری و مسلم)
تشریح:

- ۱۔ مؤمن اعمال کی تکلیف اور لوگوں کی تکالیف سے نجات پا جاتا ہے اور رحمت الہی کی آسائشوں میں پہنچ کر جنت کے مزے لوٹتا ہے۔
- ۲۔ فاسق کی وجہ سے رحمت الہی کا نزول رکا رہتا ہے جس کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز تکلیف میں ہوتی ہے اس کے مرنے کے بعد ہر چیز اسکے شر اور نحوست سے آرام میں آ جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے برے اعمال رحمت سے دوری کا ذریعہ ہیں۔

لغات: الْمُسْتَرِيحُ مُسْتَرَاخٌ، اِسْتِرَاحَةً آرام پانا، اِلَيْهِ سكون پانا، اسم فاعل مُسْتَرِيحٌ اور اسم مفعول مُسْتَرَاخٌ ہے۔ اَذَاهَا: (س) اَذَى وَاَذَاهُ، تکلیف پانا۔ الذَّوَابُ: الدَّابَّةُ کی جمع ہے، بمعنی ہر ریگنے والا جانور۔

۹۔ روزہ دار کا رزق جنت میں

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ (۱) يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرَتْ يَا بِلَالُ إِنَّ الصَّائِمَ لَيُسَبِّحُ عِظَامَهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ (۲) .

+++++

وَعَنْ بُرَيْدَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت بریدہ	رضی اللہ عنہ	روایت کرتے ہیں کہ
دَخَلَ	بِلَالُ	عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حاضر ہوئے	بلالؓ	اللہ کے رسول ﷺ کے پاس
وَهُوَ	يَتَغَدَّى	فَقَالَ
جب کہ آپ ﷺ	صبح کا کھانا کھا رہے تھے	پس فرمایا
رَسُولُ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	الْغَدَاءُ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم نے	(ہمارے ساتھ) کھانا کھاؤ
يَا بِلَالُ	قَالَ إِنِّي صَائِمٌ (۱)	يَا رَسُولَ اللَّهِ
اے بلال	تو (حضرت بلال) نے عرض اے اللہ کے رسول ﷺ	
	کیا میں روزہ دار ہوں	

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	نَأْكُلُ رِزْقَنَا
پس آپ ﷺ نے فرمایا	ہم اپنی روزی (اسی دنیا) میں کھا رہے ہیں
وَفَضْلُ	رِزْقِ بِلَالٍ
اور باقی ہے (روزہ کی وجہ سے)	بلال کی روزی
	فِي الْجَنَّةِ
	جنت میں

أَشَعْرَتْ يَا بِلَالُ إِنَّ الصَّائِمَ
کیا تو جانتا ہے اے بلال بے شک روزہ دار کی
يُسَبِّحُ عِظَامَهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ (۲)
ہڈیاں البتہ تسبیح کرتی ہیں اور اس کے گناہوں کی معافی جب تک کہ کھانا کھائے کوئی
ماگتے ہیں فرشتے اس کے پاس

(رواہ البیہقی)

تشریح:

- ۱۔ ظاہر ہے یہ نفلی روزہ تھا اگر فرض ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے۔
- ۲۔ روزہ دار افطار تک ایک عبادت میں مصروف رہتا ہے اس لیے اس کے اعضاء کو تسبیح پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ بالکل ایسے جیسے جماعت کی نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے نمازی کو پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

لغات: تَغْدِي: بَغْدِي (س) غَدَا، صبح کا کھانا کھانا، اس کے مقابل میں عشاء آتا ہے شام کا کھانا۔ فَضْل: (س۔ ک) فَضْلًا، صاحب فضل ہونا، صاحب فضیلت ہونا۔ أَشَعْرَتْ: شَعَرَ (ن۔ ک) شَعَرًا وَشُعُورًا لہ بہ۔ جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا، عِظَامُ: جمع عِظَمُ بمعنی ہڈی۔

((..... ❁❁❁))

۱۰۔ بات کرنے کا ایک ادب

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَذَفْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا (۱) فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

+++++

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ
میں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قرض (کی ادائیگی) کے بارے میں
كَانَ عَلَى أَبِي جُوَيْرٍ بَابٍ رَاحٍ
مَنْ ذَا (۱)
کون ہے؟
كَانَ كَرِهًا
گویا کہ آپ نے
اَسَ نَاسِدًا (۲)
تشریح:

- ۱۔ معلوم ہوا غیب کا علم صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ کیونکہ آپؐ نے دروازے پر آنے والے سے پوچھا کون؟
- ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخاطب سے بات کرنے کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ وہ متکلم کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لے۔

لغات: فَدَقَّقْتُ بَدَقَّ (ن) دقا، الباب، کھٹکنا۔

((..... ❁❁❁))

۱۱۔ طلباء علم کی وجہ سے رزق میں وسعت ہوتی ہے
وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَخْوَانٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱) وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ
فَشَاكَ الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ
تُرْزَقُ بِهِ (۲)

+++++

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

كَانَ أَخَوَانِ	عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ	فَكَانَ
دو بھائی تھے	رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں	پس تھا
أَحَدُهُمَا	يَأْتِي	النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)
ان میں سے ایک	آتا	نبی ﷺ کے پاس (دین سیکھنے کے لیے)
وَالْآخَرُ	يَحْتَرِفُ	فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ
اور دوسرا (بھائی)	کمائی کرتا تھا	پس شکایت کی اس کمانے والے نے
أَخَاهُ	النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ	
اپنے بھائی کی	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو	پس آپ ﷺ نے فرمایا
لَعَلَّكَ	تُرْزَقَ بِهِ (۲)	
شاید	رزق دیا جاتا ہے تجھے اس کے ذریعے سے	
	(رواہ الترمذی)	

تشریح:

- ۱۔ علم کے حصول کے لیے یہ صاحب دنیاوی کاموں کو چھوڑے ہوئے تھے۔ اور یکسوئی سے پڑھتے تھے۔ اور دوسرا بھائی کام کرتا تھا۔
- ۲۔ علم کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ طلب علم میں مصروف لوگوں کی خدمت سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

لغات: يَحْتَرِفُ بِحْتَرَفٍ پیشہ اختیار کرنا، تلاش کرنا، حیلہ کرنا، کمائی کرنا۔

۱۲۔ دوسرے مسلمان کے احترام میں اپنی جگہ چھوڑ دے
وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(۱) فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ (۲) .

+++++

وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت وائلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے	روایت کرتے ہوئے کہا
دَخَلَ رَجُلٌ	إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حاضر ہوا	رسول اللہ ﷺ کے پاس
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ	فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (۱)
جب کہ آپ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے	پس آپ ﷺ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اس کے (ادب) کے لیے
فَقَالَ الرَّجُلُ	يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
پس کہا اس آدمی نے	اے اللہ کے رسول ﷺ
فِي الْمَكَانِ سَعَةٌ	فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
جگہ میں	پس آپ ﷺ نے (دوا ب میں) فرمایا
إِنَّ لِلْمُسْلِمِ	لِحَقًّا
ہر مسلمان کے لیے	البتہ یہ ضروری حق ہے کہ
إِذَا رَأَاهُ	أَخُوهُ
جب دیکھے اس کو	اس کا (مسلمان) بھائی
يَتَزَحَّزَحَ	لَهُ (۲)
اپنی جگہ سے ہٹ جائے	اس (کے ادب) کے لیے

تشریح:

- ۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے بزرگ ہو کر بھی دوسروں کا ادب فرماتے تھے۔ ہمارے لیے اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔
- ۲۔ مسلمان کا احترام کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی، بلکہ عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔

فَتَزَحْزَحَ: دور ہونا، ہٹنا۔ قَالَ تَعَالَى فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ. سَعَةً: وَسَع (ض۔ ح) سَعَةً وَسَعَةً الْمَكَانِ، کشادہ ہونا، گنجائش ہونا۔ قَالَ تَعَالَى لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ۔

((..... ❁❁❁))

۱۳۔ کھانے کے تین آداب

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (۱) وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ سَمِ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (۲)

+++++

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ
 كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (۱) وَكَانَتْ يَدِي

میں بچہ تھا اللہ کے رسول کی گود (پرورش) میں اور میرا ہاتھ

تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

گھوم رہا تھا پیالے میں پس مجھ سے کہا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے

سَمِ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ

(کھانے کے شروع میں) اور کھا اپنے دائیں ہاتھ سے

نام لے اللہ کا

وَكُلُّ مِمَّا يَلِيكَ (۲)

اور کھا (اس سے) جو تیرے سامنے ہے (رواہ البخاری و مسلم)
تشریح:

- ۱۔ چھوٹے بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں بلکہ کھانے میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور آپ انہیں پیار کے ساتھ ساتھ آداب بھی سکھاتے تھے۔
- ۲۔ تین آداب کا تذکرہ ہے۔ (۱) اللہ کا نام لے کر شروع کرنا (۲) کھانے والے کا اپنے سامنے سے کھانا (۳) دائیں ہاتھ سے کھانا۔

لغات: غُلَامًا: نوجوان، غلام، مزدور، جمع غُلَمَانٌ غِلْمَةٌ۔ حَجَرٍ: الحجر، الحجر
گود، عقل، گھوڑی، الحجر، پتھر۔ قَالَ تَعَالَى حَرَتْ حَجَرٍ تَطِيْشُ: طاش (ض)
طِيشٌ، گردش کرنا، عقل زائل ہونا۔ صَحْفَةٍ: بڑا پیالہ جمع صَحَافٌ۔ قَالَ تَعَالَى يُطَافُ
عَلَيْهِمْ بِصَحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَآكُوَابٍ. سَمٌّ: سَمِي، يَسْمِي، تَسْمِيَتُهُ، بسم اللہ
کہنا۔ يَلِيكَ: ولی، ولی، وَلِيَّا فلانا، قریب ہونا متصل ہونا۔

((..... ❀ ❀ ❀))

۱۴۔ بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے ساتھ شیطان کھاتا ہے
وَعَنْ أُمِّةَ بْنِ مَخْشَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ
يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ
بِسْمِ اللَّهِ (۱) أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَقَاءَ
مَا فِي بَطْنِهِ (۲)

+++++

وَعَنْ أُمِّةَ بْنِ مَخْشَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ	فَلَمْ يُسَمِّ	حَتَّى
ایک آدمی کھا رہا تھا	پس اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تھا	یہاں تک کہ
لَمْ يَبْقَ	مِنْ طَعَامِهِ	إِلَّا لُقْمَةً
باقی نہیں رہا	اس کے کھانے سے	مگر ایک لقمہ
فَلَمَّا	رَفَعَهَا	إِلَى فِيهِ
پس جس وقت	اس نے اپنے (آخری) لقمہ کو اٹھایا	اپنے منہ کی طرف
قَالَ	بِسْمِ اللَّهِ (۱)	أَوَّلَهُ
تو اس نے کہا	نام لیتا ہوں میں اللہ کا	(کھانے کے) شروع میں
وَأَخْرَجَهُ	فَضَحِكَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور (کھانے کے) آخر میں	پس ہنسے نبی	صلی اللہ علیہ وسلم
ثُمَّ	قَالَ	مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ
پھر	آپ ﷺ نے فرمایا	براہر کھاتا رہا شیطان
مَعَهُ	فَلَمَّا	ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ
اس کے ساتھ	پس جس وقت	اس نے اللہ کے نام کو یاد کیا
اسْتَقَاءَ	مَا	فِي بَطْنِهِ (۲)
قے کر ڈالا	جو	اس کے پیٹ میں تھا

(رواہ ابو داؤد)

تشریح:

- ۱۔ بسم اللہ کھانے کے شروع میں نہ پڑھ سکیں تو ہمیں حدیث میں مذکورہ دعاء جب بھی یاد آئے پڑھنے کی ہدایت ہے۔
- ۲۔ شیطان کے ساتھ کھانے کی نحوست سے برکات ختم ہو جاتی ہیں لیکن اللہ کا نام شروع میں لینے کی وجہ سے برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور شیطان ساتھ نہیں کھاتا۔

اس حدیث مبارکہ میں شیطان کی قے حقیقی معنی پر محمول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانے کی برکات جو شیطان کی وجہ سے رُکی ہوئیں تھیں وہ اس دعا کے پڑھنے سے لوٹ آئیں۔

لغات: لُقْمَةً بِالضَّمِّ لُقْمَةً یعنی جتنی چیز ایک بار میں نگل سکے لُقْمٌ، اللُقْمَةُ لُقْمَةٌ، الطعام، لقمہ بنانا۔ فیہ: منہ، جمع افواہ۔ اسْتَقَاءَ: بہ تکلف تے کرنا، قاء (ض) قَيْنَامًا اَكَلَهُ تے کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۱۵۔ ہر مسلمان کو ثواب کا شوق ہونا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ ؓ وَعَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلِي رَسُولِ اللَّهِ (۱) قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ؓ قَالَا نَحْنُ نُمِشِي عَنْكَ (۲) قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا .

+++++

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ	ہم غزوہ بدر والے دن تھے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر
فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ ؓ وَعَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلِي رَسُولِ اللَّهِ (۱)	پس ابو لبابہ ؓ اور علی بن ابوطالب ؓ رسول اللہ کے ساتھ سوار تھے
قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ؓ	اس وقت انہوں نے کہا جب آتی تھی
نَحْنُ نُمِشِي عَنْكَ (۲) قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا .	نبی کریم ؐ کی باری

فَالَا	نَحْنُ نَمُشِي	عُنْكَ (۲)
وہ دونوں کہتے	ہم چلتے ہیں	آپ ﷺ کی طرف سے تو
فَالَ	مَا أَنْتُمْ	بِأَقْوَى
آپ نے فرمایا	نہیں ہو تم	زیادہ طاقت ور
مِنِّي	وَمَا	أَنَا
مجھ سے	اور نہیں ہوں	میں
بِأَعْنَى	عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمْ	
بے پرواہ	تمہاری نسبتِ ثواب سے	(رواہ فی شرح السنۃ)

تشریح:

- ۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام صحابہ سے ملے جلے رہتے تھے، امتیازی شان کی نہ خواہش تھی، نہ پیدا ہونے دیتے تھے۔
- ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اپنی باری کا کام برابر کرتے تھے۔ تاکہ انصاف برقرار رہے۔
- ۳۔ یعنی تمہاری طرح میں بھی عمل کی زندگی گزار کر اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے دنیا میں موجود ہوں۔ اور ہر عمل میں آگے بڑھنے کا شوق رکھتا ہوں۔

لغات: یَوْمٌ: بمعنی دن، وقت، جمع ایام۔ یَعْبُرُ: وہ اونٹ جس کی عمر چار سال یا نو سال ہو، جمع بَعُورَانٌ آتی ہے۔ رَمِیْلٌ: سواری پر بیچھے بیٹھے والا، ساتھی، ہم جماعت، جمع زُمَلَاءُ۔ عَقَبَةُ: باری، جمع عَقَبٌ، عَاقِبٌ آتی ہے۔

۱۶۔ گناہوں سے بچاؤ کا نسخہ

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ (۱) فَقَالَ أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (۲) وَلَا يَسْعَكَ بَيْتُكَ وَأَبْلُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ .

+++++

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
عقبہ بن عامر	رضی اللہ عنہ	کہا
لَقِيتُ	رَسُولَ اللَّهِ ﷺ	فَقُلْتُ
میں ملا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے	میں نے کہا
مَا النَّجَاةُ (۱)	فَقَالَ	أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (۲)
نجات کس چیز میں ہے	تو آپ نے فرمایا	قابو میں رکھا اپنی زبان
وَلَا يَسْعَكَ	بَيْتُكَ	وَأَبْلُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ
اور چاہیے کہ کافی ہو جائے	تیرے لیے تیرا گھر	اور اپنے گناہوں پر رویا کر

(رواہ احمد والترمذی)

تشریح:

- ۱۔ بزرگوں سے نصیحت کروانی چاہیے۔ اس سے علم حاصل ہوتا ہے۔
- ۲۔ زبان کی حفاظت۔ لایعنی۔ غیبت۔ بدگوئی غرض بے شمار فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
- ۳۔ گھر میں یکسوئی کے ساتھ اپنے رب کی بندگی کرے۔ باہر اشد ضرورت کے بغیر نہ نکلے۔
- ۴۔ گناہوں کو یاد کر کے رونا۔ ندامت کے آنسو بہانا درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

لغات: أَمْلِكْ: (ض) مَلِكًا، مَلِكًا، مَلِكًا الشَّيْءَ، مالک ہونا۔ أَبْلُكَ بِمَكِّي (ض) بکاء، رونا۔ خَطِيئَتِكَ: بمعنی گناہ جمع خَطَايَا، خَطِيْءٌ، (س) خَطَاءٌ بمعنی غلطی کرنا۔

۷۱۔ معوذتین کے ذریعہ دم کی تاثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ (قَالَ) نَبِيًّا وَغَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إَصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ .

+++++

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

وَعَنْ عَلِيٍّ

اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ

بَيْنَا

انہوں نے بیان کیا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے پیغمبر

اس دوران کہ ہم

فَوَضَعَ

يُصَلِّيُ

ذَاتَ لَيْلَةٍ

پس رکھا

آپ نماز پڑھ رہے تھے

ایک رات

فَلَدَغَتْهُ

عَلَى الْأَرْضِ

يَدَهُ

پس ڈس لیا اس ہاتھ کو

زمین پر

آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ

بِنَعْلِهِ

فَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ

عَقْرَبٌ

اپنا جوتا

پس لیا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے

ایک بچھونے

قَالَ

فَلَمَّا انْصَرَفَ

فَقَتَلَهَا

تو فرمایا

پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے

اور اسے مار ڈالا

مَا تَدْعُ

الْعَقْرَبُ

لَعَنَ اللَّهُ

کہ نہیں چھوڑتا ہے

بچھوپر

لعنت کرے اللہ

مُصَلِّيًا	وَلَا	غَيْرُهُ
کسی نمازی کو	اور نہ ہی	غیر (نمازی) کو
أَوْ (قَالَ)	نَبِيًّا	وَّغَيْرُهُ
یا (یوں فرمایا کہ نہیں چھوڑتا وہ کسی)	نبی کو	اور (نہ) کسی دوسرے کو
ثُمَّ دَعَا	بِمِلْحٍ وَمَاءٍ	فَجَعَلَهُ
پھر آپ ﷺ نے منگوایا	کچھ نمک اور پانی	پس ڈال دیا اسے
فِي أَنَاءٍ	ثُمَّ جَعَلَ	يَصْبُهُ
ایک برتن میں	پھر شروع ہوئے	آپ ڈال رہے تھے
عَلَى أَصْبَعِهِ	حَيْثُ لَدَغْتُهُ	وَيَمْسَحُهَا
اسے اپنی انگلی پر	جہاں سے اس (بچھو) نے ڈسا تھا	اور اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے
وَيَعُوذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ		
اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ رہے تھے		(رواہ البیہقی)

تشریح: کسی ایداء و تکلیف دینے والے جانور کو مار ڈالنا جائز ہے۔ یہ عمل آپ ﷺ کے فعل سے ثابت ہو گیا۔ اور دوسری خاص بات یہ کہ قرآن کریم کی آیات سے دم کرنا جائز ہے۔ جس تعویذ کی عبارت میں شرکیہ الفاظ ہوں یا بے معنی الفاظ ہوں ان سے تعویذ درست نہیں ہے۔

لغات: فَلَدَغَتْهُ لَدَغٌ (ف) لَدَغًا وَتَلَدَّغًا بمعنی ڈسنا۔ عَقَرَبٌ: بچھو جمع عَقَارِبٌ، گھڑی کی سوئی کو بھی کہتے ہیں۔ فَنَاولَهَا مَنَاوَلَةً بمعنی دینا، مگر یہاں مراد لینا ہے۔ نَعْلٍ: جوتا، ہر وہ چیز جس سے قدم کی حفاظت کی جائے۔ مِلْحٌ: نمک، جمع مِلَاحٌ۔ قَالَ تَعَالَى هَذَا مِلْحٌ أَجَاجٌ۔ يَصْبُهُ: صَبَّ (ن) صَبَا الْمَاءُ، پانی بہانا، اَنْثَلَيْنَا۔ يَمْسَحُهَا بِمَسْحٍ (ف) مَسَحًا يَدَهُ، ہاتھ پھیرنا۔ يُعَوِّذُهَا: پناہ میں دینا، تَعَوَّذَ، اس نے پناہ لی۔

۱۸۔ احکامات ظاہر پر لگتے ہیں

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَاتَّيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَمُهُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقْتَلْتُهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ.....؟

+++++

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا

اسامہ بن زید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں بھیجا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ
اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) جہینہ کے لوگوں کی

طرف (جہاد کے لیے)

فَاتَّيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَمُهُ

پس میں پہنچا ان میں سے ایک آدمی کے پاس پس میں اسے نیزہ مارنے ہی لگا
فَقَتَلْتُهُ فَقَطَعْتُهُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا پس میں نے اسے نیزہ مار دیا اور اسے جان سے مار ڈالا

فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ

پس میں آیا نبی کریم ﷺ کے پاس اور میں نے وہ واقعہ بیان کیا

فَقَالَ أَقْتَلْتُهُ وَقَدْ شَهِدَ

پس آپ ﷺ نے فرمایا آپ نے اسے مار ڈالا؟ جب کہ اس نے گواہی دی

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لا الہ الا اللہ کی میں نے کہا اے اللہ کے پیغمبر ﷺ

إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ تَعَوُّذًا (قل سے) بچنے کے لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا
فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ....؟
کیوں نہیں چیر ڈالا تو نے اس کا دل؟ (مشکوٰۃ)
تشریح: ملا علی قاریؒ نے امام نوویؒ سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث پاک سے یہ
اصول معلوم ہوا کہ احکامات تو ظاہر کے مطابق لگتے ہیں۔ باقی اس کے دل میں کیا
حقیقت ہے؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

لغات: أَطْعَمَهُ: (ن۔ ف) طَعْنًا نیزہ مارنا۔ فَهَلَّا: کلمہ تَحْضِیض و تنذیم ہے مرکب ہے (ہل
اور لا سے) حکم۔ اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کے لیے اور اگر مضارع پر داخل
ہو تو براہِ یحیٰئے کرنے کے لیے آتا ہے۔ شَقَقْتُ: شَقًّا (ن) شَقًّا وَمُشَقَّةً، دشوار ہونا۔

((..... ❁❁❁))

۱۹۔ بردباری اور اخلاقِ عظیم کا ایک واقعہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ
الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرَوْا لَهُ يَغِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ
مِنْ سِنِّهِ قَالَ إِشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

+++++

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
کہ ایک (یہودی) آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے قرض مانگا
فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ
لہ
پس (قرض مانگنے میں) اس نے آپؐ پر سختی کی (یہ دیکھ کر) ارادہ کیا

أَصْحَابُهُ	فَقَالَ	دَعْوُهُ
آپ کے صحابہؓ نے (اے تو آپ ﷺ نے فرمایا مارنے یا دھمکانے کا)	آپ ﷺ نے فرمایا	اسے چھوڑے رکھو
فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا	و	
پس یقیناً حق والے کے لیے بولنا (جائز) ہوتا ہے	اور	
اِشْتَرَوْا	لَهُ	بِعَيْرٍ
خرید دو	اس (کے قرض کی ادائیگی) کے لیے ایک اونٹ	
فَاعْطُوهُ	إِيَّاهُ	قَالُوا
پس دے دو وہ	اسے	(صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا (اپنے پاس)
لَا نَجِدُ	إِلَّا	أَفْضَلَ مِنْ سِنِيهِ
نہیں پاتے ہیں ہم	مگر	اس (کے اونٹ) سے زیادہ عمر کا
قَالَ	اِشْتَرَوْهُ	فَاعْطُوهُ إِيَّاهُ
آپ ﷺ نے فرمایا	(کوئی بات نہیں) اسی کو خرید لو	اور دے دو وہ اسے
فَإِنَّ	خَيْرَكُمْ	أَحْسَنُكُمْ
پس بے شک	تم میں بہتر وہ ہے	(جو) تم میں سے اچھا ہے
قَضَاءً		

(حقوق کی) ادائیگی کے لحاظ سے (رواہما بخاری)

تشریح: اس حدیث سے کئی امور مستفاد ہوتے ہیں۔

- (۱)۔ آپ ﷺ کے عظیم اخلاق۔ (۲) اشد ضرورت میں ادائیگی کی نیت سے ادھار لینا جائز ہے۔ (۳) قرض خواہ قرض مانگنے میں قاضی کے ذریعہ سختی بھی کر سکتا ہے۔ (۴) قرض بہتر طریقہ سے یعنی بروقت ادا کرنا چاہیے۔ ہو سکے تو قرض کی ادائیگی کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دے۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ اس حدیث

مبارکہ سے غصہ لی جانے اور برداشت کا سبق ملتا ہے۔

لغات: تَقَاضَى الدَّيْنِ، قرض وصول کرنے کی باتیں کرنا، قَضَى (ض) قَضَاءَ حَاجَةٍ ضرورت پوری کرنا۔ فَأَعْلَطَ: فِي الْقَوْلِ، سخت کلامی سے پیش آنا، عْلَطَ (ن-ض-ک) عْلَطًا وَعِظْلَةً مونث، سخت ہونا۔ هَمٌّ: (م) هَمًّا بِالشَّيْءِ ارادہ کرنا۔ قَالَ تَعَالَى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا مَقَالًا: قَالَ يَقُولُ کہنا، بولنا۔

((..... ❁❁❁))

۲۰۔ کیا نابینا سے بھی پردہ ہے؟

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمْوْنَةُ إِذَا أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى؟ لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا السُّتَمَاتُ بَصِرَانِهِ .

+++++

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ	رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا	أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ
حضرت ام سلمہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے	کہ وہ تھیں
رَسُولِ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وَمِمْوْنَةُ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس	اور (ان کے ساتھ حضرت)
		میمونہ (بھی) تھیں
إِذَا	أَقْبَلَ	ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
جب	اچانک سامنے آ گئے	ابن ام مکتوم
فَدَخَلَ عَلَيْهِ	فَقَالَ	رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
پس وہ آئے آپ کے پاس	پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر ﷺ نے

اِحْتَجَبَا	مِنْهُ	فَقُلْتُ
پردہ کر وتم دونوں	اس سے	پس میں نے کہا
يَا رَسُولَ اللَّهِ	الْيَسَّ	هُوَ اَعْمَى ؟
اے اللہ کے رسول	کیا نہیں ہے	وہ نابینا؟
لَا يُبْصِرُنَا	فَقَالَ	رَسُولُ اللَّهِ
(جو) ہمیں دیکھتا نہیں	پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اَفْعَمٰی وَاَنْتُمَا	اَلَسْتُمَا تَبْصِرَانِهٖ
صلی اللہ علیہ وسلم نے	کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟	کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہیں؟

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد)

تشریح: اس واقعہ سے کئی اسباق ملے۔ (۱) عہد رسالت ﷺ میں پردہ کی پابندی۔
(۲) عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر محرم مرد کو دیکھیں۔ فتنے کا ڈر ہو یا نہ ہو۔

لغات: اَقْبَلَ: متوجہ ہونا، سامنے کرنا۔ اِحْتَجَبَا: چھپنا، پردہ کرنا۔ عَمِیَا وَاِنْ: عَمِیَا مفرد ہے عَمِی (س) عَمِی، اندھا ہونا۔

۲۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فراست

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ يَابْنِ أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ يَابْنُكَ وَقَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ يَابْنُكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَخَبَرَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي نَبِيٌّ بِالسِّكِّينِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى لِلصُّغْرَى .

+++++

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
(حضرت) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ) نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ	كَانَتِ امْرَأَتَانِ	مَعَهُمَا
آپ ﷺ نے فرمایا	کہ دو عورتیں تھیں	ان دونوں کے ساتھ
ابْنَاهُمَا	جَاءَ	الذَّنْبُ
ان کے بیٹے تھے	آیا	بھیڑیا
فَذَهَبَ	يَابْنِ أَحَدِهِمَا	فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا
پس لے گیا	ان میں سے کسی ایک کے بیٹے کو	پس کہا اس کی دوسری ساتھی نے
إِنَّمَا	ذَهَبَ	يَابْنُكَ
بے شک	لے گیا وہ (بھیڑیا)	تیرے بیٹے کو
وَقَالَتِ الْآخَرَى	إِنَّمَا ذَهَبَ	يَابْنُكَ
اور دوسری نے کہا	بے شک لے گیا وہ (بھیڑیا)	تیرے بیٹے کو
فَتَحَاكَمَتَا	إِلَى دَاوُدَ	فَقَضَى بِهِ

پس وہ دونوں فیصلہ لے کر گئیں (حضرت) داؤد علیہ السلام کے پاس پس فیصلہ کر دیا اس (لڑکے) کا

لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ
بڑی کے حق میں پس وہ دونوں نکلیں (اور پہنچیں) سلیمان بن

داؤد علیہ السلام کے پاس

فَاخْبَرَتْاهُ فَقَالَ اِنْتَوْنِي بِالسِّكِّينِ
پس انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا پس انہوں نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس چھری (تاکہ) اَشُقُّهُ

فَقَالَتِ الصَّغْرَى

بَيْنَكُمَا

کات (کرا دھا آدھا) کردوں اس کو تمہارے درمیان

پس چھوٹی نے کہا

هُوَ ابْنُهَا

يَرْحَمُكَ اللَّهُ

لَا تَفْعَلْ

ایسا نہ کر اللہ تیرے اوپر رحم کرے یہ بیٹا تو اسی (بڑی) کا ہے

لِلصَّغْرَى

فَقَضَى

پس فیصلہ فرمایا آپ نے اس (بڑے) کا چھوٹی کے لیے (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح: اس واقعے میں کچھ معلومات ہوتی ہیں۔ (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام

بچپن میں ہی گھریلو ماحول کی وجہ سے دینی سمجھ رکھتے تھے۔ (۲) فیصلہ کرنے والے کو

نفسیات کا ماہر بھی ہونا چاہیے۔ کیونکہ بعض فیصلے دلائل سے مشکل ہو جاتے ہیں۔

لغات: الذَّنْبُ: بھیریا، جمع ذُنَاب، ذُوْبَان، ذَانِب (س) ذَانِبَا۔ خبائث میں بھیر۔ یہ کی طرح ہونا۔ صَاحِبَتُهَا: صاحب کی موٹ ہے بمعنی ساتھی، سہیلی جمع صَاحِبَات اور صَوَاحِب آتی ہے۔ فَتَحَا كَمَتَا: الی الحاکم، مقدمہ لے جانا، اَلْسِکِّیْن: چھری، جمع سکا کین، اَلْسِکِّیَّة طمینان، وقار۔ قَالَ تَعَالَى وَآتَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا۔

۲۲۔ مقام و مرتبہ کے لحاظ کا عملی نمونہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا! أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِيكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتَهُ لَكَ فَرَكِبَ .

+++++

وَعَنْ بُرَيْدَةَ	رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ	قَالَ
(حضرت) بریدہ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے	روایت ہے انہوں نے کہا
بَيْنَمَا	رَسُولُ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس دوران کہ	رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم
يَمْشِي	إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ	مَعَهُ حِمَارٌ
پیدل چل رہے تھے	اچانک ایک آدمی آپ کے پاس آیا	اس کے ساتھ (اس کا) ایک گدھا تھا
فَقَالَ	يَا رَسُولَ اللَّهِ	إِرْكَبْ
اس نے عرض کیا	اے اللہ کے رسول ﷺ	(میرے ساتھ) سوار ہو جائیے
وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ	فَقَالَ	رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اور وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا	پس فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے
لَا! أَنْتَ	أَحَقُّ	بِصَدْرِ دَائِيكَ
نہیں! (بلکہ) آپ	زیادہ حق دار ہیں	اپنی سواری کے اگلے حصے کے
إِلَّا	أَنْ	تَجْعَلَهُ
مگر	یہ کہ	(آپ) خاص کر دیں اپنے حصے کو
لِيْ	قَالَ	جَعَلْتَهُ لَكَ
میرے لیے	اس نے عرض کیا	میں نے اس کو آپ کے لیے خاص کر دیا

فَرَكَبَ

پھر آپ سوار ہو گئے

(رواہ الترمذی)

تشریح: چند اسباق جو اس واقعہ سے ملے۔ (۱) حقوق کی رعایت کی اعلیٰ تعلیم۔
(۲) شاگرد ہو یا مرید یا عقیدت مند، بہر حال ان کے حقوق کا لحاظ ضروری ہے۔ (۳)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال انکساری کہ آپ ﷺ نے سواری کے پیچھے بیٹھنے میں
کوئی عار محسوس نہ فرمائی۔

لغات: تَأَخَّرَ: پیچھے ہونا۔ صَدْرُ: سینہ، سامنے کا حصہ، جمع صُدُورٌ: تَجَعَّلَهُ: جَعَلَ۔
(ف) جَعَلًا بنانا، یہاں مراد صراحت کے ساتھ اجازت دینا۔

((..... ❁❁❁))

۲۳۔ مزاح نبوی ﷺ کا ایک عجیب واقعہ

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا أَصْنَعُ
بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تِلْدُ
الْإِبِلَ إِلَّا التَّوْقُ؟

+++++

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ

وَعَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ

اور (حضرت) انس

رَسُولُ اللَّهِ

اسْتَحْمَلَ

رَجُلًا

اللہ کے پیغمبر

سواری مانگی

ایک آدمی نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَقَالَ	إِنِّي
صلی اللہ علیہ وسلم سے	تو آپؐ نے فرمایا	یقیناً میں
حَامِلُكَ	عَلَى وَلَدٍ نَّاقَةٍ	فَقَالَ
سوار کراؤں گا تجھے	ایک اونٹنی کے بچے پر	پس کہنے لگا وہ آدمی
مَا أَصْنَعُ	بِوَلَدِ النَّاقَةِ	فَقَالَ
کیا کروں گا میں	اونٹنی کے بچے کا؟	پس فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	وَهَلْ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے	کیا
تَلِدُ الْإِبِلَ	إِلَّا التَّوْقُ؟	
جنتی ہے اونٹ کو	سوائے اونٹنی کے؟	(رواہ الترمذی و ابو داؤد)

تشریح: واقعہ کے چند اسباق (۱) کسی کی دل شکنی مقصود نہ ہو تو مزاح جائز ہے۔ (۲) اہل علم کو بھی اپنی وضع برقرار رکھتے ہوئے لوگوں سے ہنسی، دل لگی کرنی چاہیے۔ (۳) ہمیشہ مزاح کی حالت میں رہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے کبھی کبھی مزاح کا عمل ملتا ہے۔

لغات: اسْتَحْمَلُ: اٹھانے کے لیے درخواست کرنا (مراد سواری مانگنا)۔ حَامِلٌ: حَمَلٌ (ض) حَمَلًا اٹھانا، لادنا۔ التَّوْقُ: جمع نَاقَةٍ کی نیز اس کی جمع نَاقٌ، اُنُوْقٌ، نَاقَاتٌ، وغیرہ بھی آتی ہے۔

۲۴۔ حقیقی نماز، اندازِ گفتگو اور امیدوں کی وابستگی

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْدِرُ مِنْهُ عَدَاً وَاجْمَعْ الْأَيَّاسَ! مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

+++++

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	کہا
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ	ایک آدمی	انہوں نے کہا
فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ	مجھے نصیحت فرمائیے	اور مختصر (نصیحت) فرمائیے
فَقَالَ إِذَا قُمْتَ	جب	تو کھڑا ہو
فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ	تو ایسی نماز پڑھ	(زندگی کو) الوداع کرنے والے
وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْدِرُ مِنْهُ عَدَاً	اور ایسی بات نہ کر کہ	اس (کی وجہ) سے تجھے
وَأَجْمَعْ الْأَيَّاسَ! مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ	اور ناامید ہو جا!	اس سے جو
		کل کو
		فِي أَيْدِي النَّاسِ
		لوگوں کے ہاتھوں میں ہے

(رواہ احمد)

- تشریح: حدیث پاک کے چند اسباق یہ ہیں۔
- ۱۔ اپنے لیے نصیحت کرو الینا یا وعظن کر یا کتاب پڑھ کر نصیحت حاصل کرنا اچھی بات ہے۔
 - ۲۔ نصیحت مختصر مگر جامع ہو کہ سننے والے اکتانہ جائیں۔
 - ۳۔ ہر نماز زندگی کی آخری نماز سمجھ کر خشوع و خضوع سے پڑھنی چاہیے۔
 - ۴۔ ہر بات سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ کل کو بندوں میں یا اللہ کے سامنے معذرت کرنی پڑے۔
 - ۵۔ دوسروں کے مال و متاع پر نظر رکھنا، دل کی مفلسی ہے اس لیے تقدیر پر راضی رہنا اور محنت کرنا چاہیے۔

لغات: عِظْ وَعِظْ (ض) وَعِظًا، وَعِظَةً، نصیحت کرنا۔ وَدَّعُ جَوْدِعًا، رخصت کرنا، چھوڑنا، اپنی زندگی سے رخصت ہونا۔ صَلَوةٌ مُودِعٌ: یعنی زندگی کی آخری نماز۔ عَذَرَ: (ض) عُدْرًا، الزام سے بری کرنا، معذرت کرنا۔ اَلْاَيَاسُ: ناامیدی، يَنْسَ (ض) اَيَاسًا مِنْهُ ناامید ہونا۔

((..... ❁❁❁))

۲۵۔ حکمتِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزِرُ مَوْتُهُ دَعْوَهُ فَتَرْكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَالْقَذْرِ وَإِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ .

+++++

وَعَنْ أَنَسٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت انس	رضی اللہ عنہ سے	روایت ہے
بَيْنَمَا	نَحْنُ	فِي الْمَسْجِدِ
اس دور میں کہ	ہم	مسجد میں
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے	اچانک ایک دیہاتی آیا
فَقَامَ	يُؤَدُّ	فِي الْمَسْجِدِ
اور کھڑا ہوا	(اس حال میں کہ) پیشاب کر رہا تھا	مسجد میں
فَقَالَ أَصْحَابُ	رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	مَهْ مَهْ
پس اللہ کے رسول ﷺ	کے صحابہ ﷺ نے کہا	رک جا! رک جا!
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	لَا تَزِرُ مَوَدَّ	دَعُوهُ
پس اللہ کے رسول نے فرمایا	اس کو مت روکو	اسے چھوڑے رکھو
فَتَرَكُوهُ	حَتَّى	بَالَ
پس (صحابہ نے) اسے چھوڑ دیا	یہاں تک کہ	اس نے پیشاب کیا
ثُمَّ	إِنَّ	رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
پھر	بے شک	اللہ کے رسول ﷺ نے

دَعَاہُ	فَقَالَ لَهُ	إِنَّ
اسے بلایا	پس اسے فرمایا	بے شک
هَذِهِ الْمَسَاجِدُ	لَا تَصْلُحُ	بِشْيءٍ مِنْ
یہ مسجدیں	نہیں ہیں لائق	ذرا بھی
هَذَا الْبُولِ	وَالْقُدْرِ	وَأَنْمَا هِيَ
اس پیشاب کے	اور گندگی کے	بے شک یہ (مسجدیں)
لِذِكْرِ اللَّهِ	وَالصَّلَاةِ	وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
اللہ کی یاد کے لیے	اور نماز کے لیے	اور قرآن پڑھنے کے لیے ہیں
أَوْ	كَمَا	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
یا	جیسا کہ	اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا
وَأَمَرَ رَجُلًا	مِنَ الْقَوْمِ	فَجَاءَ يَذْلُو مِنْ مَاءٍ
اور (اس کے بعد) آپ ﷺ	نے قوم کے ایک آدمی کو حکم دیا	پس وہ پانی کا ایک ڈول لے کر آیا
فَشَنَّهُ عَلَيْهِ		

اور اسے اس (پیشاب) پر بہادیا (رواہ البخاری و مسلم)

تشریح: واقعہ ہذا سے ماخوذ چند مسائل

- ۱۔ برائی سے روکنے کے لیے حکمت عملی کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔
- ۲۔ آپ ﷺ کے اس عمل میں کئی حکمتیں ہیں۔ (۱) دیہاتی کو فوراً روکتے وہ بھاگتا، مسجد زیادہ خراب ہوتی۔ (ب) بعد میں اسے سمجھانے کا موقع مل گیا اور وہ مان گئے۔
- ۳۔ اس واقعہ میں مسجد کے آداب کا علم ہوا کہ اسے پاک و صاف رکھا جائے۔
- ۴۔ زیادہ پانی بہادینے سے زمین پاک ہو جاتی ہے۔

لغات: اَعْرَابِيٌّ: دیہاتی، بدو، اس کی جمع اَعْرَاب آئی ہے۔ بَال: (ن) بُولَا، پیشاب کرنا۔ مَه: اسم فعل رک جا، ٹھہر جا۔ تَزْرُمُوهُ: (ض) زَرَمًا کَانْنَا مطلب یہ ہے کہ اس کو پیشاب سے نہ روکو۔ اَلْقَدْر: میل کچیل، گندگی، پاخانہ، جمع اَقْدَار آئی ہے۔ دَلُّو: ڈول مذکر و مونث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ جمع دَلَاء، اَدَلُّ، دلی، دلی آئی ہے۔ فَشَنَّهُ: شَنَّ (ن) شَنَّا بہانا۔

((..... ❁ ❁ ❁))

۲۶۔ دربارِ نبوت میں ایک نو مسلم وفد کی آمد

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَقَدْ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ بَارِضًا بَيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُورِهِ فَدَعَا بَمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّمْضَمَّ ثُمَّ صَبَّ لَنَا فِي أَدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ أَخْرَجُوا فَإِذَا آتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بَيْعَتَكُمْ وَأَنْضِحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرُّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْسِفُ فَقَالَ مَدُّوهُ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيِّبًا .

+++++

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت طلق بن علی	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا کہ
خَرَجْنَا	وَقَدْ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ	
ہم نکلے	جماعت کی شکل میں	اللہ کے پیغمبر
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَبَايَعَنَا	وَصَلَّيْنَا مَعَهُ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف	پس ہم نے آپ سے بیعت کی	اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی
وَأَخْبَرَنَا	أَنَّ	بَارِضًا بَيْعَةً لَنَا
اور ہم نے آپ کو یہ خبر دی کہ	بے شک	ہماری زمین میں ہمارا ایک گرجا ہے

فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهْرِهِ قَدَعَا بِمَاءٍ
 پھر ہم نے آپ سے مانگا آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پس آپ نے پانی منگوایا
 فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّهَ
 پھر وضو کیا اور کلی کی اور پھر اسے ڈال دیا
 لَنَا فِيْ اَدَاوَةٍ وَامَرَنَا
 ہمارے لیے ایک برتن میں پھر ہمیں حکم دیا
 فَقَالَ اُخْرِجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ
 اور فرمایا جاؤ! جب پہنچ جاؤ
 اَرْضَكُمْ فَانْكَسِرُوْا بِيَعْتَكُمْ
 اپنی زمین میں پس توڑ دو! اپنے گرجا کو
 وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ
 اور چھڑک دو! اس (گرجا) کی جگہ بھذا الماء
 وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ
 اور وہاں مسجد بنا لو! ہم نے کہا اس پانی کو
 وَالْحِزْرُ شَدِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ
 اور گرمی بہت زیادہ ہے اور (یہ) پانی خشک ہو جائے گا کہ بے شک (ہمارا) شہر بہت دور ہے
 مُدَّةٌ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ
 بڑھاتے رہو اسے (پانی سے) پس بے شک وہ (مزید پانی ڈالنا) نہیں زیادہ کرے گا
 اِلَّا طَيِّبًا

(مگر اس کی) پاکیزگی کو (رواہ النسائی)

تشریح: متن حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ جماعت کی شکل میں آنے والے
 سابقہ عیسائی تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد گرجا گرا کروا ہاں سے پرانے اثرات ختم
 کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت والا پانی مانگ رہے تھے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ برکت والے (دم کیے ہوئے یا زمرم والے) پانی میں اگر اور ملا دیا جائے تو برکت میں کمی نہیں آتی۔

لغات: وَقَدْ: جمع و آفد کی، جمع ہو کر چند لوگ کسی کے پاس جائیں اس کی جمع وُقُود اور اَوْقَاد بھی آئی ہے، وَقَدْ (ض) وَفَدَا إِلَیْهِ عَلَيْهِ، قاصد بن کر آنا۔ بَايَعْنَاهُ: بیعت کرنا۔ فَضْل: زائد، باقی ماندہ۔ بَيْعَةٌ: گرجا گھر یعنی عیسائیوں کا عبادت گھر جمع بَيْعٌ، بَيْعَةٌ، بیعات آئی ہے۔ قَالَ تَعَالَى صَوَامِعُ وَبَيْعٌ: اسْتَوْهَبْنَاهُ: طلب کرنا، کی درخواست کرنا۔ اَدْوَاةٌ: وضو کا جھوٹا برتن، جمع ادوی آئی ہے۔ نَضَحُوا: نَضَحَ (ف) نَضْحًا چھڑکنا، پانی ڈالنا۔ يَنْشَفُ: نَشَفَ (س. ف) نَشْفًا خشک ہونا، پانی کا جذب ہونا۔ مَدَّةٌ: مد (ن) مَدًّا، بڑھانا، زیادہ کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۲۷۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے توسط سے ایک قیمتی دعا

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدَهَا
بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ
أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ
عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ
ثَلَاثٌ مَرَارٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ الْيَوْمَ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

+++++

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
حضرت جویریہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خَرَجَ	مِنْ عِنْدَهَا	بُكْرَةً
(ایک دن) نکلے	ان کے قریب سے	صبح، سویرے

حَیْنَ صَلَّى الصُّبْحَ	وہی	فِی مَسْجِدِهَا
جب کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی	اور وہ (حضرت جویریہؓ)	اپنے (گھر کی) مسجد میں تھیں
نَمَّ	رَجَعَ	بَعْدَ اِنْ اَصْحٰی
پھر	آپ لوٹے	چاشت کے وقت کے بعد
وہی	جَالِسَةً	قَالَ مَا زَلْتُ
(اس وقت بھی) وہ	اسی طرح بیٹھی تھیں	آپ نے (دریافت کرتے ہوئے)
(حضرت جویریہؓ)		فرمایا پہلے کی طرح
عَلَى الْحَالِ	الَّتِیْ	فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا
اسی حال پر ہے تو	جس پر	میں نے تجھے صبح چھوڑا تھا؟
قَالَتْ	نَعَمْ	قَالَ النَّبِیُّ ﷺ
تو میں نے کہا	جی ہاں (اس وقت سے میں	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
	اسی حال میں بیٹھی ہوں)	فرمایا
لَقَدْ	قُلْتُ	بَعْدَكَ
البتہ تحقیق	میں نے کہے ہیں	تیرے (قریب سے گزرنے کے بعد
اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ	فَلْتُ مِرَارٍ	لَوْ وُزِنَتْ
چار کلمات	تین مرتبہ	اگر وزن کیا جائے (ان کلمات کا)
بِمَا	قُلْتُ الْیَوْمَ	لَوْ زَنْتُهُنَّ
ان کے ساتھ	(جو) تو نے پڑھے ہیں	تو ان پر بھاری ہو جائیں
	آج (تو یہ میرے کلمات)	گے (وہ کلمات یہ ہیں)
مُسَبَّحَانَ اللّٰهِ	وَبِحَمْدِهِ	عَدَدَ خَلْقِهِ
پاک کی بیان کرتا ہوں اللہ کی	اور اس کی تعریف کے ساتھ	برابر اس کی مخلوق

وَرَضًا نَفْسِهِ وَزَنَةً عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ
اور برابر اس کی خوشی کے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر

(النسانی)

تشریح: اس حدیث پاک میں چند کلمات کو پڑھ لینے کا ثواب بہت بڑے وظیفے سے زائد ثواب کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسنون اور ادہی پڑھنے چاہئیں۔

لغات: بُكْرَةٌ: بمعنی صبح۔ قَالَ تَعَالَى بُكْرَةً وَأَصِيلًا: مَسْجِدِهَا: عبادت خانہ، جمع مساجد، سَجَدَ (ن) سُجُود، عبادت کے لیے اپنی پیشانی زمین پر رکھنا۔ أَصْحَى: بمعنی چاشت کا وقت، افعال ناقصہ میں سے ہے لیکن یہاں پر فعل تام استعمال ہوا ہے۔ وَزَنَتْ: (ض) كَوَزْنَا، بمعنی تولنا۔ مِدَادٌ: مثال و طریقہ، یہاں پر تعداد کے مطابق مراد ہے۔

((..... ❁❁❁))

۲۸۔ مقام شہادت اور حقوق العباد

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبَلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ
يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدِّينَ كَذَلِكَ قَالَ جِبْرِيلُ.

+++++

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
اور حضرت ابی قتادہ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	وہ کہتے ہیں
قَالَ رَجُلٌ	يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ	أَرَأَيْتَ
ایک آدمی نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ!	کیا خیال ہے آپ ﷺ کا
إِنْ قُتِلْتُ	فِي سَبِيلِ اللَّهِ	صَابِرًا مُحْتَسِبًا

اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں (جنگ کر کے) بہادری میں اور ثواب کی

امید کرتے ہوئے

يُكَفِّرُ اللَّهُ

(کیا) ختم کر دے گا اللہ

رَسُولُ اللَّهِ

اللہ کے رسول

فَلَمَّا

پس جب

فَقَالَ

پس آپ ﷺ نے فرمایا

كَذَلِكَ قَالَ

غَيْرَ مُدْبِرٍ

نہ کہ پیچھے ہٹتے ہوئے

فَقَالَ

(مجھ سے) میرے گناہوں کو پس فرمایا

نَعَمْ

جی ہاں

نَادَاهُ

تو آپ ﷺ نے اسے بلایا

إِلَّا الَّذِينَ

مُقْبِلًا

آگے بڑھتے ہوئے

عَنِ خَطَايَايَ

(مجھ سے) میرے گناہوں کو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَذْبَرَ

اس نے پیٹھ پھیری

نَعَمْ

جی ہاں (اس طرح شہادت سے مگر قرض (معاف نہیں ہوتا) اسی طرح کہا ہے

سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)

جَبْرِئِيلُ

جبریل علیہ السلام نے (اللہ کی طرف سے) (رواہ مسلم)

تشریح: یہ واقعہ بڑی وضاحت کے ساتھ حقوق العباد کی اہمیت بتا رہا ہے۔ کہ

شہادت ہر گناہ سے پاک کرنے کے باوجود حقوق العباد میں مؤثر نہیں۔ یہ الگ معاملہ

ہے کہ اللہ پاک صاحب حق کو یہی توفیق دے دیں کہ وہ اپنا حق خود معاف کر دے۔

لغات: صَابِرًا: صَبْرًا (ض) صَبْرًا، بہادری، دلیری کرنا۔ مُحْتَسِبًا: ثواب کی امید

رکھتے ہوئے اس کام کو کرنا۔ مُقْبِلًا: اَقْبَلَ لَہُ، متوجہ ہونا، آنا، مُدْبِرًا: اَذْبَرَ عَنْہُ، پشت

پھیرنا، دَبَّرَ وَتَدَبَّرَ الْأُمُورَ، انجام سوچنا۔ قَالَ تَعَالَى كَانَتْهَا جَانٌّ وَتَلَّى مُدْبِرًا، يَكْفِرُ

اللَّهُ: لَہُ الدَّنْبُ، گناہ کا معاف کرنا۔ الَّذِينَ: قَرْض، جمع دیون، اَدِين قَالَ تَعَالَى

تَوَصُّونَ بِهَا أَوْ دَيْنٌ۔

۲۹۔ کامیاب زندگی کے رہنما اصول

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ أَزِينُ لَأَمْرِكَ كَيْلَهُ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مُطَرِدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرٍ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقُلُوبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوُجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْ مَآءٌ لَا نِمْ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيَحْجِزَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ .

+++++

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
اور حضرت ابو ذر	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا
دَخَلْتُ	عَلَى رَسُولِ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ میں حاضر ہوا	اللہ کے رسول	ﷺ کے پاس (اس کے بعد)
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ	إِلَى أَنْ	قَالَ
ایک لمبی حدیث ذکر کی	یہاں تک کہ	انہوں نے کہا (کہ)
قُلْتُ	يَا رَسُولَ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں نے (سوال کرتے ہوئے)	اے اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم
حضور سے (کہا		
أَوْصِنِي	قَالَ	أَوْصِيكَ
مجھے وصیت فرمائیے	تو آپ ﷺ نے فرمایا	میں وصیت کرتا ہوں تجھے

بِتَقْوَى اللَّهِ	فَإِنَّهُ	أَزِينُ
اللہ سے ڈرنے کی	پس بے شک وہ (اللہ سے ڈرنا)	خوبصورت کرے گا
لَا أَمْرَكَ كُحْلَهُ	قُلْتُ	زِدْنِي
تیرے ہر عمل کو	میں نے کہا	میرے لیے اور زیادہ
قَالَ	عَلَيْكَ	(وصیت) فرمائیے
آپ نے فرمایا	لازم ہے تجھ پر	بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ	فَإِنَّهُ	قرآن پاک کا پڑھنا
اور اللہ کو یاد کرنا	پس بے شک یہ (عمل)	ذِكْرُكَ لَكَ
فِي السَّمَاءِ	وَنُورُكَ لَكَ فِي الْأَرْضِ	تیری یاد کا ذریعہ ہوگا
آسمانوں میں	اور تیرے لیے روشنی کا	قُلْتُ
زِدْنِي	قَالَ	(پھر) میں نے عرض کیا
میرے لیے اور زیادہ	آپ نے فرمایا	عَلَيْكَ
(وصیت) فرمائیے	لازم ہے تیرے اوپر	مُطَرِّدَةً لِلشَّيْطَانِ
بَطُولِ الصَّمْتِ	فَإِنَّهُ	شیطان کو بھگانے والا
لمبی خاموشی	پس بے شک یہ (عمل)	عَلَى أَمْرِ دِينِكَ
وَعَوْنُ	لَكَ	تیرے دین کے معاملات میں
اور مددگار ہوگا	تیرے لیے	قَالَ
قُلْتُ	زِدْنِي	تو آپ نے فرمایا
میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ	(وصیت) فرمائیے

إِيَّاكَ	وَكَثْرَةَ الضُّحِكِ	فَإِنَّهُ
نہج تو	زیادہ ہنسنے سے	پس بے شک یہ (عمل)
يُمِيتُ	الْقَلْبُ	وَيَذْهَبُ
مار دیتا ہے	دل کو	اور لے جاتا ہے
بِنُورِ الْوَجْهِ	قُلْتُ	زِدْنِي
چہرے کے نور کو	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ
		(وصیت) فرمائیے
قَالَ	قُلِ الْحَقُّ	وَأَنْ
تو آپ نے فرمایا	سچ بات کہو	اگرچہ
كَأَنَّ مُرًّا	قُلْتُ	زِدْنِي
کڑوی ہو	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ
		(وصیت فرمائیے)
قَالَ	لَا تَخَفْ	فِي اللَّهِ
آپ نے فرمایا	نہ ڈر	اللہ کے بارے میں
لَوْ مَمَّةٌ لَّأَنِيْمٌ	قُلْتُ	زِدْنِي
کسی ملامت کرنے والے کی	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ
لامت سے		(وصیت فرمائیے)
قَالَ	لِيَحْجِرَكَ	عَنِ النَّاسِ
تو آپ نے فرمایا	چاہیے کہ روک رکھے تجھے	لوگوں سے
مَا تَعْلَمُ	مِنْ نَفْسِكَ	
جو تو جانتا ہے	اپنے (عیبوں کے) بارے میں	(مشکوٰۃ)

تشریح: مذکورہ حدیث میں صحابی رسولؐ نے آپ سے بہت اچھے سوالات کیے ہیں جو ہمارے لیے بھی پوری زندگی کے رہنما اصول ہیں۔

(۱)۔ تَقْوَى: خوفِ خدا سے ہر نیکی آسان، ہر برائی مشکل ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ ذِكْرُ اللَّهِ: ہر وقت اللہ کی یاد۔ اگرچہ ذکر کے ضمن میں

(۳)۔ تِلَاوَتِ قُرْآن: بھی آگئی ہے۔ تاہم خاص طور پر اس کا ذکر علیحدہ کر دیا

گیا۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا ذکر ہے۔

(۴)۔ طُولِ الصَّمَتِ: خاموشی وہ نعمت ہے جس سے بندے کو اللہ کی نعمتوں

میں غور و فکر اور اپنے گناہوں کو یاد کرنے کی دولت ملتی ہے۔

(۵)۔ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الصَّحْحِ: زیادہ ہنسنا بڑی بیماری ہے جس سے دل

مردہ ہو جاتا ہے۔ اور فکرِ آخرت سے غفلت ہو جاتی ہے۔

(۶)۔ اپنے عیوب پر نظر رکھنے سے استغفار کی توفیق ملتی رہتی ہے جو بہت سی

کامیابیوں اور عنایاتِ الہی کا ذریعہ ہے۔

لغات: اَوْصِيْنِي: اَوْصِي، وصیت کرنا، اَوْصِي إِلَيْهِ وصیت کرنے والا مقرر کرنا۔ اَلصَّمْتُ: صَمْتُ (ن) صُمْتُ وَصَمَانًا، خاموش رہنا۔ مُطَرَّدَةٌ: طَرَدَ (ن) طَرَدًا، ہٹانا، دور کرنا۔ قَالَ تَعَالَى مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ عَوْنٌ: مدد کرنا، مددگار، خادم جمع اَعْوَانٌ. لَوْمَةٌ: لَامَ (ن) لَوْمًا، ملامت کرنا لَا نِم ملامت کرنے والا۔ لِيَحْجِزَ بَحْجَزَ (ن.ض) حِجْزًا مَنع کرنا، حِجْزَ عَلَيْهِ الْمَالُ، مال کو روک لینا۔

((..... ❁❁❁))

۳۰۔ غیبت کی تعریف اور ایک اشکال کا جواب

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْفُرُهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ

فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ .

+++++

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اور (حضرت) ابو ہریرہ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	کہ رسول اللہ ﷺ نے
قَالَ	اتَدْرُونَ	مَا الْغَيْبَةُ؟
فرمایا	کیا تم جانتے ہو	کہ غیبت کیا ہے؟
قَالُوا	اللَّهُ وَرَسُولُهُ	أَعْلَمُ
(صحابہ) نے کہا	اللہ اور اس کے رسول ہی	زیادہ جانتے ہیں
قَالَ	ذِكْرُكَ	أَخَاكَ
تو آپ نے فرمایا (غیبت ہے)	یا ذکر کرنا تیرا	اپنے بھائی کو
بِمَا	يَكْرَهُ	قِيلَ
ایسے (الفاظ) کے ساتھ	جو وہ ناپسند سمجھے	کہا گیا (اے اللہ کے رسول)
أَفْرَأَيْتَ	إِنْ كَانَ	فِي أَحَدٍ
کیا خیال ہے آپ کا	اگر ہو وہ (ناپسند عمل)	میرے بھائی میں
مَا أَقُولُ	قَالَ	إِنْ كَانَ
جو میں کہہ رہا ہوں؟	تو آپ نے فرمایا	اگر تو ہو وہ (عیب)
فِيهِ	مَا تَقُولُ	فَقَدْ
اس میں	جو تو کہتا ہے	پس تحقیق
اغْتَبْتَهُ	وَإِنْ لَمْ يَكُنْ	فِيهِ
تو نے اس کی غیبت کی	اور اگر نہ ہو وہ	اس میں
مَا تَقُولُ	فَقَدْ	بَهْتَهُ
جو تو کہتا ہے	پس تحقیق	تو نے اس پر بہتان باندھا

تشریح: چند فوائد جو حدیث پاک سے معلوم ہوئے۔

(۱)۔ غیبت کی تعریف یہ کہ کسی بھی انسان کے متعلق کوئی بھی ایسا لفظ اس کی

پیٹھ پیچھے بولا جائے، جو اسے ناپسند ہو۔

(۲)۔ اگر وہ نقص اس میں نہ ہو تو پھر وہ بہتان ہو جائے گا۔

ایک تیسرا ناپسندیدہ بلکہ حرام عمل جو عام طور پر غیبت کی قباحت سے بچنے کے لیے

کیا جاتا ہے وہ ہے کسی کے سامنے اس کی برائی کرنا۔

یہ گزشتہ دونوں گناہوں سے بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ اس طرح کسی کے سامنے

اس کی برائی کرنا صاف دل شکنی ہے۔ اور ایذاء مسلم ہے۔ جو کہ حرام ہے۔

لغات: اَتَدْرُونَ: دُرّی (ض) دِرَايَةُ بمعنی جاننا۔ اَلْغَيْبَةُ اِغْتَابَةٌ، اِغْتَابًا، غیبت کرنا۔
بَهْتًا: بَهْتًا (ف) بَهْتًا وَبُهْتَانًا تہمت لگانا۔ قَالَ تَعَالٰی هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

((..... ❁❁❁))

۳۱۔ صرف خود نیک ہونا کافی نہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْحَى اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ إِلَيَّ جِبْرِيلُ أَنْ أَقْلِبُ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا قَالَ
يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَانًا لَمْ يَعِصْكَ طَرَفَةٌ عَيْنٍ قَالَ أَقْلِبْهَا
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فَيَ سَاعَةً قَطُّ

+++++

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيَّ جِبْرِيلُ

کہ اللہ کے رسول نے بیان کیا کہ اللہ نے حکم دیا

أَنْ أَقْلِبُ مَدِينَةَ

یہ کہ ایک شہر کو

الٹ دے

كَذَّا	وَكَذَّا	بَاهِلَهَا
اس طرح	اور اس طرح	اس میں بسنے والوں کے سمیت
قَالَ	يَا رَبِّ	إِنَّ
پس (جبریل) نے عرض کیا	اے میرے پروردگار	بے شک
فِيهِمْ	عَبْدُكَ فَلَانًا	لَمْ يَعُصْكَ
ان (بستی والوں) میں	آپ کا ایک فلاں بندہ ہے	اس نے آپ کی نافرمانی نہیں کی
طَرَفَةً عَيْنٍ	قَالَ	إِقْلِبْهَا
آنکھ جھپکنے کے برابر (بھی)	تو (اللہ نے) فرمایا	الٹ دے اس بستی کو
عَلَيْهِ	وَعَلَيْهِمْ	فَإِنَّ
اس (بندے) کے اوپر	اور ان لوگوں پر	پس بے شک
وَجْهَهُ	لَمْ يَتَمَعَّرْ فَيَّ	سَاعَةً قَطُّ
اس کا چہرہ	نہیں بدلا میرے متعلق	ایک گھڑی بھی

(رواہ البیہقی)

تشریح: بڑی عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو صرف اپنی عبادت پر اکتفا کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ حدیث بالا میں ایسے ہی ایک عبادت گزار کا حشر بتایا گیا ہے جس کے دل میں ایک لمحہ بھی مخلوق خدا کی اپنے رب سے دوری اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے کا ذرا غم نہیں ہوا۔ اور اپنی نجات کے لیے بہت سی عبادت کرتا رہا۔

لغات: أَوْحَى: ایحاءُ اللہِ إِلَیْهِ، وحی بھیجنا، إِلَیْ فَلَانٍ، اشارہ کرنا، چپکے سے بات کہنا۔ أَقْلِبْ: قَلْبَ (ض) قَلْبًا الشَّيْءَ، پلٹا (س) الٹے ہونوں والا۔ يَعُصْكَ: عَصَى، يَعُصِي (ض) عَصِيًا نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا صفت عاص۔ قَالَ تَعَالَى لَا يَعُصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ. طَرَفَةً: آنکھ کا جھپکنا طرفہ ملیح بات کرنا۔ لَمْ يَتَمَعَّرْ: وجہ، چہرہ کا رنگ متغیر ہونا، مَعَرَّ (س) مَعَرًا الشَّعْرَ، بال گر جانا۔

۳۲۔ زہد نبوی ﷺ کا ایک واقعہ

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْطِطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالِدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا .

+++++

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
حضرت ابن مسعود	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	کہ بے شک اللہ کے رسول
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	نَامَ	عَلَى حَصِيرٍ
صلی اللہ علیہ وسلم	سوئے (ہوئے تھے)	ایک چٹائی پر
فَقَامَ	وَقَدْ	أَثَرُ
پس آپ (سور) کھڑے ہوئے	اور تحقیق (چٹائی کے)	نشانات تھے
فِي جَسَدِهِ	فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ	يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
آپ ﷺ کے جسم پر	پس ابن مسعود نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ
لَوْ	أَمَرْتَنَا	أَنْ نَبْطِطَ
اگر	آپ ہمیں حکم کریں	یہ کہ (نرم بستر) بچھا دیا کریں ہم
لَكَ	وَنَعْمَلَ	فَقَالَ
آپ کے لیے	اور (اس کا انتظام) ہم کریں	تو آپ نے فرمایا
مَالِي وَلِلدُّنْيَا	وَمَا أَنَا وَالِدُّنْيَا	إِلَّا كَرَائِبٍ
کیا کام ہے مجھے دنیا سے	اور نہیں ہے میرا اور دنیا کا (تعلق)	مگر اس سوارگی طرح
اسْتَظَلَّ	تَحْتَ شَجَرَةٍ	ثُمَّ
جو سایہ حاصل کرے	ایک درخت کے نیچے	پھر

رَاحَ وَتَرَكَهَا

شام کے وقت چلا جائے اور اسے چھوڑ دے (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

لغات: حَصِيرٌ: چٹائی، بوریا جمع حَصَرَاءُ حَصْرَةٌ آتی ہے۔ اَثَرٌ: فیہ اثر کرنا۔ اِسْتَظَلَّ: سایہ حاصل کرنا، ظَلَّ (س) ظِلَالَةٌ: سایہ والا ہونا۔ رَاحَ: (ن) رَوَّاحًا شام کے وقت جانا یا مطلق جانا، رَوْحَةً۔ ایک شام۔

((..... ❁❁❁))

۳۳۔ غلاموں اور ماتحتوں پر ظلم کا انجام

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اِعْلَمُ اَبَا مَسْعُودٍ اَللَّهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لَّوْجِهَ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَّا اِنَّكَ لَوَلَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ اَوْ (قَالَ) لَمَسْتِكَ النَّارُ .

+++++

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ابو مسعود	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	وہ کہتے ہیں
كُنْتُ أَضْرِبُ	غُلَامًا لِي	فَسَمِعْتُ
میں مار رہا تھا	اپنے غلام کو	تو میں نے سنی
مِنْ خَلْفِي	صَوْتًا	اِعْلَمُ
اپنے پیچھے سے	ایک آواز (کوئی کہنے والا)	خوب جان لو
	کہہ رہا تھا)	
اَبَا مَسْعُودٍ	اَللَّهُ اَقْدَرُ	عَلَيْكَ
اے ابو مسعود!	اللہ زیادہ طاقت رکھتا ہے	تجھ پر
مِنْكَ	عَلَيْهِ	فَالْتَفَتُ
جتنی تو رکھتا ہے	اس (غلام) پر	پس میں پیچھے متوجہ ہوا
فَاِذَا	هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اچانک (میں نے دیکھا) وہ اللہ کے رسول
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول (میرا یہ نام)
 فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوَلَّمْتَ تَفْعَلُ
 پس آپ نے فرمایا یاد رکھو!
 لَلْفَحْتِكَ النَّارُ
 تو بھلا دیتی تھے جہنم کی آگ
 (قَالَ) لَمَسَّتْكَ النَّارُ
 (آپ نے فرمایا) لگ جاتی تھی جہنم کی آگ
 (رواہ مسلم)

لغات: أَقْدَرُ: بہت قدرت رکھنے والا، قَدْر (ن-ض-س) قَدْرًا، وَقَدْرًا۔

((..... ❁❁❁))

۳۳۔ ہر نفع و نقصان اللہ کے ہاتھ ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ
 احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ
 فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ
 بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى
 أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ
 رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَخُفَّتِ الصُّحُفُ .

+++++

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا
 كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
 کہ میں (سواری پر) پیچھے تھا اللہ کے رسول

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	یَوْمًا	فَقَالَ
صلی اللہ علیہ وسلم کے	ایک دن	پس آپ نے فرمایا
يَا غُلَامُ	اِحْفَظِ اللَّهَ	يَحْفَظُكَ
اے لڑکے	اللہ (کے ناموں) کی حفاظت کرو	وہ تمہاری حفاظت کرے گا
اِحْفَظِ اللَّهَ	تَجَاهَكَ	
اللہ کو یاد کر	پائے گا تو اسے	ہر مشکل میں اپنے سامنے
وَإِذَا سَأَلْتَ	فَاسْئَلِ اللَّهَ	وَإِذَا اسْتَعَنْتَ
اور جب تو مانگے	اللہ ہی سے مانگ	اور جب تو مدد چاہے
فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ	وَأَعْلَمْ	أَنَّ الْأَمَّةَ
تو اللہ سے مدد لے	اور خوب جان لے کہ	بے شک ساری مخلوق
لَوْ اجْتَمَعَتْ	عَلَى	أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ
اگر جمع ہو جائے	اس (بات) پر کہ	وہ تجھے کچھ نفع پہنچا میں
لَمْ يَنْفَعُوكَ	إِلَّا بِشَيْءٍ	قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ
نہیں نفع پہنچا سکتے وہ تجھے	مگر وہ جو	اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا
وَلَوْ اجْتَمَعُوا	عَلَى	أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ
اور اگر جمع ہو جائیں وہ	اس پر کہ	وہ تجھے نقصان پہنچا میں کچھ
لَمْ يَضُرُّوكَ	إِلَّا بِشَيْءٍ	قَدْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ
نہیں نقصان پہنچا سکتے وہ تجھے	مگر وہ جو	تجھے اللہ نے لکھ دیا ہے تیرے اوپر
رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ	وَجُفَّتِ الصُّحُفُ	
قلم اٹھ لیے گئے	اور صحیفے خشک ہو گئے	

(رواہ احمد والترمذی)

لغات: تَجَاهَكَ: بمعنی سامنے، مقابل عرب کہتے ہیں۔ الْأَقْلَامُ: جمع القلم کی، قلم کا اطلاق نب بنانے کے بعد ہوتا ہے، نب بننے سے پہلے اس کو قُصْبَةٌ اور مَرَاةٌ کہتے ہیں۔ جُفَّتِ: جَفَّتْ (ض) جَفَاً، جُفُوًا شَكْل ہونا۔ الصُّحُفُ: جمع ہے الصَّحِيفَةُ کی، اس کی دوسری جمع الصحائف بھی آتی ہے لکھا ہوا کاغذ، قَالَ تَعَالَى صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى۔ يَا غُلَامُ: غلام کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک حقیقی معنی ہیں۔ یعنی غلام، دوسرا چھوٹے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ مراد یہاں پر معنی ثانی ہے۔

۳۵۔ سُرخ چڑیا اور چیونیوں کی بستی

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلَدَهَا رُدُّوْا! وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةً نَمْلٌ قَدْ حَرَقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَقَ هَذِهِ؟ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ .

+++++

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ	بْنِ عَبْدِ اللَّهِ	عَنْ أَبِيهِ
اور عبد الرحمن	بن عبد اللہ	اپنے باپ سے
قَالَ	كُنَّا	مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(روایت کرتے ہیں)	کہ تھے ہم	اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ
فِي سَفَرٍ	فَأَنْطَلَقَ	لِحَاجَتِهِ
ایک سفر میں	پس آپ تشریف لے گئے	اپنی ضرورت کے لیے
فَرَأَيْنَا	حُمْرَةً	مَعَهَا
پس (آپ کے بعد) دیکھا ہم نے	ایک سرخ چڑیا کو	اس کے ساتھ
فَرْخَانِ	فَأَخَذْنَا	فَرْخَيْهَا
دونچے تھے	پس ہم نے پکڑا	چڑیا کے دونوں بچوں کو
فَجَاءَتِ	الْحُمْرَةُ	فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ
پس آئی وہ	چڑیا	اور اپنے ہر پھیلائے شروع کیے
فَجَاءَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَقَالَ
پس (اس دوران) نبی کریم	صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے	پس آپ ﷺ نے فرمایا

مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلَدَهَا
 کس نے تکلیف پہنچائی ہے اس (چڑیا) کو؟ اس کے بچوں کی وجہ سے
 رُدُّوْا! وَلَدَهَا إِلَيْهَا
 لوٹا دو! اس کے بچے اس کی طرف
 وَرَاى قَرْيَةً تَمْلُ قَدْ حَرَّقْنَاهَا
 اور دیکھا آپ نے چوہنیوں کی ایک بستی کو جسے ہم نے جلادیا تھا
 قَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ فَقُلْنَا
 آپ نے فرمایا کس نے جلایا ہے انہیں؟ پس ہم نے کہا
 نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ
 ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا بے شک بات یہ
 لَا يَنْبَغُ أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ
 مناسب نہیں ہے تکلیف دے (کوئی) آگ کے ساتھ مگر آگ والا (اللہ)
 تشریح: یہ فرمان مبارک ہے اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جن وانس
 سے لے کر جانوروں تک کے حقوق لے کر مبعوث ہوئے۔
 عرب جانوروں کو ناجائز تکلیف دیتے تھے اس مبارک فرمان نے مسلمانوں نے
 جانوروں کے خیال رکھنے کو ضروری سمجھا۔

لغات: حُمْرَةٌ: ایک سرخ رنگ کی چڑیا کا نام ہے جمع حُمُرٌ آتی ہے۔ قَرْحَان: تشنیہ ہے
 قَرْحُ کا بمعنی پرندہ کا بچہ اس کی جمع قَرَاح اور افراخ افرختہ اور فروخ آتی ہے۔
 تَقْرِشُ: قَرَشٌ وَأَقْرِشٌ فَلَانًا بِسَاطَاء، کسی کے لیے بچھونا، بچھانا۔ فَجَعَ: (ف) فَجَعًا،
 مصیبت زدہ بنانا، رنج پہنچانا۔

صرفی تحقیق

اَنْطَلَقَ (واحد مذكر غائب) باب انفعال۔ ثلاثی مزید فیہ باہرہ وصل

فَرَأَيْنَا (جمع متکلم، مضارع) باب ففتح یفتح۔ ثلاثی مجرد۔
فَرَحَانِ تشبیہ (واحد فَوْح) رُدُّوْا (جمع مذكر حاضر) باب نصر ینصر (ثلاثی مجرد)

((..... ❁❁❁))

۳۶۔ فضیلت علم، ایک دلچسپ واقعہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَاحِدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوْ (قَالَ) الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثَ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ .

+++++

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَنَّ
حضرت عبداللہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	بے شک
رَسُولَ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	مَرَّ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم	گزرے
بِمَجْلِسَيْنِ	فِي مَسْجِدِهِ	فَقَالَ
دو مجلسوں کے پاس سے	اپنی مسجد میں	پس آپ ﷺ نے فرمایا
كِلاَهُمَا	عَلَى خَيْرٍ	وَاحِدُهُمَا
دونوں مجلسیں	بھلائی پر ہیں	اور ان میں سے ایک
أَفْضَلُ	مِنْ صَاحِبِهِ	أَمَّا هَؤُلَاءِ
زیادہ بہتر ہے	دوسری سے	بہر حال یہ لوگ (یہ ایک ذکر
		کرنے والا گروہ)

فَيَذْعُوقَنَّ اللّٰهَ وَيَرْغُبُونَ اِلَيْهِ فَاِنْ
تو اللہ کو پکار رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں پس اگر
شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَ اِنْ شَاءَ
چاہے اللہ تو انہیں دے دے اور اگر چاہے
مَنْعَهُمْ وَ اَمَّا
تو نہ دے واما
فَيَتَعَلَّمُونَ اَلْفِقَةَ
وہ علم حاصل کر رہے تھے دین کی سمجھ کا
(قَالَ) الْعِلْمُ
(آپ ﷺ نے فرمایا) کہ وہ علم (حاصل کر رہے تھے) وہ سکھا رہے تھے بے علم کو
فَهُمْ اَفْضَلُ وَ اِنَّمَا
پس وہ ان (پہلی مجلس والوں) سے زیادہ بہتر ہیں اور بلاشبہ
يُبْعَثُ مُعَلِّمًا
میں بھیجا گیا ہوں استا و بنا کر
جَلَسَ فِيْهِمْ
آپ ﷺ بیٹھ گئے انہی (دوسری مجلس والوں) میں
تشریح: اس مبارک فرمان میں آپ ﷺ نے اپنے عمل اور اپنے قول سے عالم
کی فضیلت کا اظہار فرمایا ہے۔ بلاشبہ علم دین کا حصول اور اس کی اشاعت کرنے والا
ہزاروں عابدوں سے بہتر ہے۔

لغات: مَجْلِسَيْنِ: تثنیہ ہے مجلس کی بمعنی بیٹھنے کی جگہ، کچہری۔ يُبْعَثُ: (ف) بعثنا بمعنی بھیجنا۔ قَالَ تَعَالٰی قَبَعْتُ اللّٰهَ غُرَابًا۔

۳۷۔ ماتحوں کو سزا دیتے وقت میزانِ قیامت نہ بھولے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يُكْذِبُونِنِي وَيَخُونَانِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتَمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدَرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ أَقْتَصَرَ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتَفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَاحِسِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا أَجِدُ لِي وَهَؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ .

+++++

وَعَنْ عَائِشَةَ	رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا	قَالَتْ
اور حضرت عائشہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ	انہوں نے کہا
جَاءَ	رَجُلٌ	فَقَعَدَ
کہ آیا	ایک آدمی	پس وہ بیٹھ گیا
بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَقَالَ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے	پس کہا اس نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ	اِنَّ	لِي
اے اللہ کے رسول!	بے شک	میرے
مَمْلُوكِيْنَ	يُكَذِّبُوْنِيْ	وَيُخَوِّنُوْنِيْ
غلام ہیں	وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں	اور مجھ سے خیانت کرتے ہیں
وَيَعْصُوْنِيْ	وَأَشْتُمُهُمْ	وَأَضْرِبُهُمْ
اور میری نافرمانی کرتے ہیں	اور سزا میں ان کو برا بھلا کہتا ہوں	اور میں ان کو مارتا ہوں
فَكَيْفَ	اَنَا	مِنْهُمْ
پس کیسے (ہوں آخرت کو)	میں	ان کے متعلق
فَقَالَ	رَسُولُ اللَّهِ	صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا	كَانَ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
جب	ہوگا	قیامت کا دن
يُحْسَبُ	مَا	خَانُوكَ
تو حساب لیا جائے گا	جو	تجھ سے انہوں نے خیانت کی
وَعَصْوُكَ	وَكَذْبُوكَ	وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ
اور جو تیری نافرمانی کی (ہوگی)	اور تجھ سے جو جھوٹ بولے	اور (جو) سزا دی ہوگی تو نے ان کو
فَاِنْ كَانَ	عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ	بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ
پس اگر ہوگا	تیرا سزا دینا ان کو	ان کے گناہوں کے برابر
كَانَ كَفَافًا	لَا لَكَ	وَلَا عَلَيْكَ
ہوگی (معاملات میں) برابری	نہ فائدہ ہوگا تیرے لیے	اور نہ نقصان ہوگا تجھے
وَإِنْ كَانَ	عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ	ذُوْنُ ذُنُوْبِهِمْ
اور اگر ہوگا	تیرا سزا دینا ان کو	ان کے گناہوں سے کم

گَنان

ہوگی

فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ

ان کے گناہوں سے زیادہ

مِنْكَ الْفَضْلَ

تجھ سے زیادتی کا

يَهْتَفُ وَيَكِي

چینا اور رونا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنَضَعُ

اور ہم رکھیں گے

فَلَا تُظْلَمُ

پس نہیں ظلم ہوگا

سُقَالَ حَبَّةٌ مِّنْ خَرْدَلٍ

ایک رائی کے دانہ کے برابر نیکی ہم آئیں گے

كَفَىٰ بِنَا حُسَيْنٍ

اور کافی ہیں ہم حساب کے لے پھر اس آدمی نے کہا

لَا أَجِدُ

نہیں مانتا ہوں میں

شُهِدَكَ

ہیں آکے کو گواہ بناتا ہوں

تشریح: اس ارشاد پاک کے ذریعہ ملازمین اور غلاموں کے حقوق اور آقا کی ذمہ داریوں اور احتیاط کو وضاحت سے بتایا گیا ہے۔ کہ ہر ایک حساب کے دن کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات مخلوق خدا سے صاف رکھے۔

لغات: مَمْلُوكَيْن: بمعنی غلام، جمع مَمَالِكُ۔ يَخُونُنِي: خَانَ (ن) خونا و خیانتہ و مخانہ، امانت میں خیانت کرنا۔ يَعْصُونَنِي: عَصَى (ض) عَصِيًّا و مَعْصِيَةً، نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا۔ اَشْتَمُهُمْ: شَتَمَ (ن) ض) شَتْمًا، گالی دینا۔ كَفَفًا: حاجت کے مطابق گزرنے کے لائق ہونا۔ اُقْتَصَّ: مِنْ فُلَانٍ، قصاص لینا، روایت، نقل کرنا۔ فَتَنَحَّى: تَنَحَّى، زائل ہونا، جھکنا، کنارے ہو جانا۔ يَهْتَفُ: هَتَفَ (ض) هَتْفًا و هتافاً، چلا کر بلانا، آواز کرنا۔ اَلْمَوَازِينُ: جمع میزان کی ہے بمعنی ترازو، وَزَنَ (ض) (وزنا، وزنة وزن کرنا، تولنا۔ اَلْقِسْطُ: عدل، انصاف۔ مِثْقَالٌ: وزن، مقدار، جمع مثاقیل۔ خَرَدَلٍ: واحد خَرْدَلَةٌ آتی ہے بمعنی رائی۔

((..... ❁❁❁))

۳۸۔ ہر کام سنتِ نبوی ﷺ کے تابع ہونا چاہیے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَهُمْ تَقَالُوهَا فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا فَأَصَلَّى اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَمَا أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتِّقَاكُمْ لَهُ لِكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي

وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .

+++++

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیویوں کے پاس

عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کے بارے میں

بِهَا كَانَهُمْ

اس (عبادت) کے بارے میں گویا انہوں نے

فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ

پھر انہوں نے کہا کہاں ہیں ہم؟

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور تحقیق بخش دیئے اللہ نے

مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرُ

ان کے گناہ اور جو پچھلے ہوں گے

أَحَدُهُمْ أَنَا فَاصْطَلِيَ اللَّيْلَ أَبَدًا

ان میں سے ایک نے بہر حال میں نماز پڑھوں گا ساری رات

أَمَّا أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ

میں روزہ رکھوں گا سارا دن ہمیشہ اور نہیں چھوڑوں گا

أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

میں چھوڑ دوں گا عورتوں کو پھر نہیں نکاح کروں گا کبھی بھی

وَعَنْ أَنَسٍ

اور (حضرت) انس

جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ

آئے تین آدمی

يَسْأَلُونَ

پوچھنے لگے وہ

فَلَمَّا أُخْبِرُوا

پس جب انہیں خبر دی گئی

تَقَالَوْهَا

اسے کم خیال کیا

مِنَ النَّبِيِّ

نبی

مَا تَقَدَّمَ

جوا گلے ہو چکے

فَقَالَ

پھر کہا

وَقَالَ الْآخَرُ

اور کہا (ان میں سے) دوسرے نے بہر حال میں روزہ رکھوں گا

وَقَالَ الْآخَرُ

اور کہا (ان میں سے) تیسرے نے میں چھوڑ دوں گا عورتوں کو

فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ

پھر (اس دوران) آ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف

فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذًا

پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم ہو وہ جنہوں نے کہا ایسے اور ایسے

أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتَّقَاكُمْ

قسم ہے خدا کی بے شک میں (تمہاری نسبت) اور زیادہ پرہیزگار ہوں تم سے

زیادہ ڈرنے والا ہوں اللہ سے

لَهُ لِكَيْتِي أَصُومُ

اس (اللہ کی خوشی) کے لیے لیکن میں روزہ (بھی) رکھتا ہوں

وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيُ وَأَرْقُدُ

اور کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں اور (کبھی راتوں کو) نماز پڑھتا ہوں اور (کبھی) سو (بھی) جاتا ہوں

وَأَنْزَوُجَ النِّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي

اور میں نکاح (بھی) کرتا پس جو منہ موڑے میری سنت سے

ہوں عورتوں سے

فَلَيْسَ مِنِّي

پس نہیں ہے وہ مجھ سے

تشریح: حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تلازم میں یہ فرمان پاک نہایت اہم

ہے۔ اس واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعمال کا ذکر فرما کر رہبانیت اور

آج کل کے جاہل صوفیوں کے باطل خیالات کی تردید کی ہے۔ کہ عبادت وہ ہے جو

سنت سے ثابت ہو۔

لغات: رَهْطُ: آدمی کی قوم اور قبیلہ میں تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے۔ تَقَالُوهَا: تَقَالُ الشَّيْءُ، کم سمجھنا، قَلَّ (ض) قَلًّا وَقَلًّا قِلَّةً، کم ہونا۔ اِعْتَزَالَ عَنْهُ، الگ ہونا، جدا ہونا، لَا خَشَاكُم: بہت ڈرنے والا، خَشِيَ (س) خَشِيَةً، ڈرنا۔ اَتَقَاكُمْ اَتَقَى، بہت بچنے والا، وَقَى (ض) وَقَايَةً، بچانا، حفاظت کرنا۔ اَرُقِدْ: رُقِدْ (ن) رُقِدَا، رُقُودًا، رِقَادًا سونا، مُرَقَّدٌ، سونے کی جگہ، رَغَبَ: رَغَبَ (س) رَغْبَةً عَنْهُ، اعراض کرنا۔

((..... ❁❁❁))

۳۹۔ امام الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اثر انگیز وصیتیں

وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةً مُودِعَ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِيشَ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيْنَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

+++++

وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں
 صَلَّی بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہ ہمیں نماز پڑھائی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

ذَاتِ يَوْمٍ

ایک دن

فَوْعَظَنَا

پھر ہمیں نصیحت کی

مِنْهَا الْعِیُونُ

اس سے (ہماری) آنکھیں

فَقَالَ رَجُلٌ

پھر ایک آدمی نے کہا

كَأَنَّ هَذِهِ

گویا یہ

فَقَالَ

پھر آپ ﷺ نے فرمایا

اللَّهُ

اللہ سے

وَأِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا

اگرچہ ہو وہ (امیر) حبشی غلام

فَسِيرَىٰ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

پس دیکھے گا وہ (آپس میں) لازم ہے تم پر میری سنت

زیادہ اختلاف

تَمَسَّكُوا

پکڑ لو مضبوط

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنے چہرے کے ساتھ

مَوْعِظَةً

ایسی واضح نصیحت

وَوَجَلْتُ

اور خوف زدہ ہو گئے

يَا رَسُولَ اللَّهِ

اے اللہ کے رسول!

مَوْعِظَةً مُّوَدَّعٍ

الوداعی نصیحت ہے

أَوْصِيكُمْ

میں وصیت کرتا ہوں تمہیں

وَالسَّمْعِ

اور سننے کی

فَإِنَّهُ

بات یہ ہے کہ

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي

اور خلفاء راشدینؓ جو ہدایت والے

ہیں ان کی سنت

بِهَا

(ان کی) سنت کو

وَرَأْيَاكُمْ

وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

وَعَصْوًا

اور دہالو

وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

اسے دانتوں کے ساتھ اور بچو تم نئے نئے کاموں سے
فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
پس بے شک ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے
تشریح: اس حدیث شریف میں چند امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔
۱۔ تقویٰ: یہ پورے دین کی بنیاد ہے

۲۔ اطاعتِ امیر: دینی اور دنیاوی امور میں امیر کی اطاعت کامیابی کا ذریعہ ہے۔ استادی فرمانبرداری پر امیر کی اطاعت کا ثواب ملتا ہے۔
۳۔ فتنوں کے زمانے میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کے لیے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہے۔
۴۔ ہر بدعت خواہ حسنہ ہو یا سیدہ بہر حال گمراہی ہے۔

لغات: ذَرَفْتُ: (ض) ذَرَفًا، ذَرِيفًا الذَّمْعُ، بہنا۔ وَجَلَّ: (س) وَجَلًا بمعنی ڈرنا۔
قَالَ تَعَالَى لَا تَوَجَّلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ. مَوْدِعُ: اسم فاعل وَدَعَ تَوْدِيعًا،
رخصت کرنا۔ تَمَسَّكُوا: مضبوطی سے پکڑنا۔ عَصُوا: (س) عَصًا، دانت سے پکڑنا،
دانت سے کاٹنا۔ اَلتَّوَجُّدُ: جمع ہے تَوَجَّدَ کی بمعنی داڑھی، نَجَدَ (ض) نَجْدًا ڈاڑھوں سے
کاٹنا۔ مُحَدَّثَاتٌ: جمع ہے مُحَدَّثَةٍ کی بمعنی نئی بات حَدَّثَ (ن) حُدُوًّا، نوپیدا ہونا۔

((..... ❁❁❁))

۴۰۔ اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر
وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُوْخَرَةٌ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا
مَعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ
يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

أَنْ لَا يُعَذَّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ
بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا .

+++++

وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ

کہ میں پیٹھا تھا (نبی کی سواری) کے پیچھے صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر کہ

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخَرَةٌ الرَّحْلِ فَقَالَ

نہیں تھی میرے اور ان کے درمیان مگر ایک کجاوے کی لکڑی پس آپ ﷺ نے فرمایا

يَا مَعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

اے معاذ کیا تو جانتا ہے اللہ کے حقوق بندوں پر کیا ہیں اور بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں؟

قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا

فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ

پس بے شک اللہ کے حقوق بندوں پر

أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

یہ ہیں کہ بندگی کریں اس کی اور نہ شریک کریں کسی کو اس کے ساتھ

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ

اور بندوں کے حقوق اللہ پر (یہ ہیں) کہ نہ عذاب دے

مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ

جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے میں نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ

اے اللہ کے رسول کیا میں نہ خوش خبری دوں اس کی

النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ
لوگوں کو آپ ﷺ نے فرمایا نہ خوش خبری دو تم انہیں
فَيَتَكَلَّبُوا

وہ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور اعمال سے غافل ہو جائیں گے)

تشریح: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انداز بیان ظاہر کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کے قرب میں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا۔

۱۔ اور انہیں یہ حدیث بہت ہی قریب سے سننے کا شرف حاصل ہے۔ اس حدیث سے یہ اسباق ملے۔

۲۔ شرک بڑی روحانی بیماری ہے۔ اس سے بچنا ہم پر لازم ہے۔

۳۔ توحید کے اقرار اور صرف اللہ کی بندگی پر نجات ہو سکتی ہے۔

لغات: رَدَف: پیچھے سوار ہونے والا۔ مُؤَخَّرَةٌ: الرّحل، کجاوہ کا پچھلا حصہ۔ لَا يُبَشِّرُكُمْ: اَشْرَكَكُمْ فِيْ اَمْرِهِ، کام میں شریک ہونا۔ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ شَرِيْكَ مُهْرَانًا، شرک کرنا۔ اُبَشِّرُ: بَشِّرَةٌ، خوش کرنا، خوش خبری دینا۔ قَالَ تَعَالٰى فَبَشِّرْنَاهَا بِاسْحَاقَ. فَيَتَكَلَّبُوا: اَتَكَلُّ عَلَى اللّٰهِ، بھروسہ کرنا، مطمع و فرمانبردار ہونا۔ اَتَكَلُّ فِيْ اَمْرِهِ عَلَى فُلَانٍ، اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، وَكَلَّ (ض) وَكَلًّا، سپرد کرنا۔ قَالَ تَعَالٰى حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

((.....))

آج بروز اتوار ۲ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ کو بعد نماز عشاء اس خدمت سے فراغت ملی۔ بارگاہِ خداہی کے دربار میں قبولیت کی دست بستہ درخواست ہے۔

آمین بجا۔ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
والسلام محمد اسلم زاہد

کتاب "زاد الطالبين" سے متعلق

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دس سالہ سوالات

ملاحظہ: اختصار کی غرض سے سوالات میں تکرار ختم کیا گیا ہے۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢٤ھ

السؤال الاول (الف) من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه. ان السعيد لمن جنب الفتن ولا ورع كالکف المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن أخو المؤمن يكف عنه ضيعته و يحوطه من ورائه.

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ مطلب کے ساتھ تحریر کیجئے (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کیجئے۔

(ب) الکيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله الاقتصاد فى النفقة تصف المعيشة: ان الدين بدأغريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما أفسد الناس من بعدي من ستى.

(۱) احادیث کا ترجمہ اور مطلب واضح کر کے لکھئے (۲) اور خط کشیدہ کلمات کے معانی بتائیے۔

السؤال الثاني (الف) وقال النبي صلى الله عليه وسلم: يوشك الامم ان تداعى عليكم كوماتداعى الاكلة الى قصعتها فقال قائل: ومن قلة نحن يومئذ قال: بل انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل' ولينزعن الله من صدوركم المحابة منكم' وليقذفن فى قلوبكم الوهن قال قائل: يا رسول الله ما الوهن قال حب الدنيا وكراهية الموت:

(حدیث بالا کا ترجمہ کر کے مطلب بیان کریں (۲) اور خط کشیدہ کلمات کے صیغہ تحریر کریں۔

(ب) وقال النبي صلى الله عليه وسلم: صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاستمة البخت المائية لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا.

(۱) حدیث پر اعتراض لگائیں۔ (۲) حدیث شریف کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کیجئے۔

الورقة فى الحديث (ضمنى ١٤٢٤ھ)

السؤال الاول (الف) الوحدة خير من جليس السوء والجلس الصالح خير من الوحدة واملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من املاء الشر اول من يدعى الى الجنة يوم القيمة الذين يحمدون الله في السراء والضراء.

احادیث مذکورہ پر اعتراض لگا کر ترجمہ اور مطلب بیان کریں؟

(ب) انک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوى ان الله لا ينظر الى

صور کم و اموالکم و لکن بنظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجیے اور یہ بتائیے کہ ”احمر اور اسود“ سے کیا مراد ہے؟

...السؤال الثاني (الف)

السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الی اہله۔

حدیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کیجئے؟

(ب) قال النبی ﷺ وهو سيد الصادقين لا يزال من امتی امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتی امر الله وهم على ذلك۔

حدیث کا بجا محاورہ ترجمہ کر کے امر اللہ (اول) اور امر اللہ (دوم) کی مراد واضح کیجئے؟

الورقة الثانية فی الحديث ١٤٢٣ هـ

...السؤال الاول (الف) الائم ماحاكفى صدرک و كرهت ان يطلع عليه الناس حيك الشی

يعمى ويصم من حسن اسلام المرأة تركه مالا يعنيه لاصرورة فی الاسلام ان من القول عیالا۔

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح کیجئے (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کیجئے۔

(ب) لا تظهر الشماتة لاختیک فی رحمة الله ویتلیک لیس المؤمنین طعان ولا باللعان ولا

الفاحش ولا البذی لیس منامن ضرب الخدود و شق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية۔

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح ذکر کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں۔

...السؤال الثاني (الف) قال النبی صلی الله علیه وسلم لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد

الاکل الربوا فان لم یاکله اصابه من بخاره وقال النبی صلی الله علیه وسلم یتقارب

الزمان و یقبض العلم و تظهر الفتن و یلقى الشح و یكثر الهرج قالوا و ما الهرج قال القتل۔

(۱) احادیث پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجئے؟ خط کشیدہ عبارات کا مطلب واضح کیجئے۔

ملاحظہ: اس سوال کا (جز ب) ۱۴۱۹ھ کے سوال ثانی (جز ب) کے عنوان کے تحت آ رہا ہے۔

الورقة الثانية فی الحديث ١٤٢٢ هـ

السؤال الاول (الف) نوٹ: یہ سوال ۱۴۲۳ھ (سوال الثانی جز ب میں) جوڑ کر چکا۔

...ب عن ابی قتادة انه كان یحدث ان رسول الله ﷺ مر علیه بجنازة فقال مستریح

او مستراح منه فقالوا یا رسول الله ﷺ ما المستریح والمستراح منه فقال العبد المؤمن

یستریح من نصب الدنيا و اذاها الی رحمة الله و العبد الفاجر یستریح منه العباد و البلاد

و الشجر و الدواب۔ ترجمہ اور مطلب، تکمیل اور پوری حدیث پر اعراب لگائیں۔

السؤال الثاني (الف) (۱) درج ذیل حدیث پر اعراب لگائیں (۲) اور سلیس ترجمہ (۳) اور تشریح لکھیں۔

عن ام سلمة انها كانت عند رسول الله ﷺ و میمونه اذا قیل ابن ام مکتوم فدخل علیه فقال

رسول اللہ ﷺ احتجاجاً منہ فقلت یا رسول اللہ ایس ہوا عمی لا یبصرنا فقال رسول اللہ ﷺ افعمیا وان انما السمتا تبصرانه .

(ب) ذیل کی حدیث میں خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں اور حدیث کا ترجمہ اور مطلب لکھیں؟
عن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابيه قال كنامع رسول الله ﷺ في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي ﷺ فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها وراى قرية نمل قد حرقناها فقال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار والارب النار .

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢١ هـ

..... السؤال الاول (الف) القرآن حجة لك او عليك 'رضى الرب فى رضى الوالد وسخط الرب فى سخط الوالد' لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق 'ان لكل امة فتنه وفتنة امتي المال .
(١) احاديث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح کیجیے (۲) آخری حدیث کی نحوی ترکیب کیجیے۔

..... (ب) مظل الفنى ظلم 'السكوت خير من املاء الشر' احسب كحسن الخلق 'انزلوا الناس منازلهم' لاتنزاع الرحمة الامن شقى 'ان السعيد لمن جنب الفتن .

(١) احاديث مذکورہ پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں (۲) احاديث کی مختصر تشریح ذکر کریں (۳) آخری حدیث کی ترکیب کریں؟

..... السؤال الثانى (الف) المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم 'الجرس مزامير الشيطان' ان المستشار مؤتمن 'ان الولد مixel ومجنة ان لكل شي شرة ولكل شرة فترة .

(١) احاديث مبارکہ کا سلیس ترجمہ اور تشریح کریں (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں؟
نوٹ: اس سوال کا جزء ب ۱۴۲۳ھ کے سوال ثانی کے جزء الف کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے
ملاحظہ کر لیا جائے۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢٠ هـ

..... السؤال الاول (الف) لاخير فيمن لا يالف ولا يولف 'الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله، لاحليم الاذو عشرة' ولا ورع كالكف .
ترجمہ 'مطلب' اور ترکیب لکھیں؟ پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔

..... (ب) لاتتخذوا شيئا فيه الروح غرضا 'لا تظهر السماتة لاختيك فيرحمك الله ويتليك، ليس المومن بالطعان ولا باللعان ولا بالفاحش البذى' من عزى ثكلى كسى بردافى الجنة
ترجمہ 'مطلب' اور ترکیب لکھیں؟ پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔

..... السؤال الثانى (الف) ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهلا لافسولوا فافسوا باغير علم فضلوا واضلوا .

ترجمہ اور مطلب لکھیں اور پوری حدیث پر اعراب لگائیں۔
ملاحظہ: اس سوال کا (جزء ب) ۱۳۲۲ھ کے سوال اول کے (جزء ب) کے عنوان کے تحت ملاحظہ کیا جائے۔

الورقة الثانية في الحديث ۱۴۱۹ھ

..... السؤال الاول (الف) ان يسير الرياء شرك ان المستشا يؤتمن ان السعيد لمن جنب الفتن ان لكل امة فتنه وفتنة امتي المال
(۱) احادیث مذکورہ کا تسلیس ترجمہ (۲) مختصر تشریح مطلوب ہے (۳) نیز خط کشیدہ الفاظ پر اعراب لگائیں۔
ب جز کے لیے ۱۴۱۷ھ کا (جزء ب) ملاحظہ فرمائیں۔

..... السؤال الثاني (الف) قال النبي ﷺ انه سيكون في اخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم يأمرهم بالمعروف وينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن وقال النبي ﷺ لياتين على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار والدراهم.
حدیث کا ترجمہ و تشریح کر کے بتائیں کہ حدیث بالا میں مال کی تعریف کیوں کی گئی جبکہ دیگر احادیث میں کثرت سے مال کی مذمت مذکور ہے۔

..... (ب) عن عبد الله بن عمرو قال رجعنا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء في الطريق تعجل قوم عند العصر فتوضاوا وهم عجال فانتهينا اليهم واعقابهم تلوح فقال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء .
(۱) حدیث کا ترجمہ و تشریح کریں (۲) صرف عقب کے لیے عذاب کا ذکر کیوں ہے (۳) اسباغ وضو سے کیا مراد ہے؟ (۴) نیز خط کشیدہ الفاظ کے ابواب ذکر کریں۔ (۵) حدیث پر اعراب لگائیں۔

الورقة الثانية في الحديث ۱۴۱۸ھ

..... السؤال الاول (الف) المجالس بالامانة الحياء شعبة من الايمان القرآن حجة لك او عليك الاقتصاد في النفقة نصف المعيشة مطل الغنى ظلم من حسن اسلام المرء تركه مالا يعيه ،

(۱) مندرجہ بالا احادیث کا تسلیس ترجمہ کریں (۲) مختصر تشریح لکھیں (۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب لکھیں۔
..... (ب) لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين
لاتسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا لاتجلس بين رجلين الا باذنهما من تواضع لله رفعه الله

احادیث مندرجہ بالا کا ترجمہ لکھیں اور مختصر تشریح بھی کریں۔

..... السؤال الثاني (الف) قال النبي ﷺ يذهب الصالحون الاول فالاول وتبقى حفلة كحفلة الشعير او التمر لا يبالهم الله بالة، قال النبي ﷺ: لا تقوم الساعة حتى يكون اسعد

الناس لکع ابن لکع

احادیث کا سلیس ترجمہ اور مختصر تشریح کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

..... (ب) عن عائشة رضی اللہ عنہا أنهم ذبحوا شاة فقال النبي ﷺ مابقي منها؟ قالت: مابقي منها الا كنفها 'قال' بقى كلها غير كنفها' عن جابر قال اتيت النبي ﷺ في دين كان على ابي فدققت الباب فقال من ذا؟ فقلت: أنا فقال أنا أنا كأنه كررها.
مندرجہ بالا احادیث کا سلیس ترجمہ مختصر تشریح کے ساتھ لکھیں۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤١٧ هـ

ملاحظہ: اس سوال کا (جزء الف) ۱۴۱۱ھ کے سوال اول کے (جزء الف) کے عنوان کے تحت لکھا جا چکا ہے۔

..... السؤال الاول (ب)

ليؤذن لكم خياركم 'لائاذ نوا لمن لم ييدا بالسلام' لا تنتفروا الشيب فانه نور المسلم 'ازهد فى الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس'
احادیث مذکورہ کا سلیس ترجمہ کر کے خط کشیدہ الفاظ پر اعراب لگائیں۔

ملاحظہ: سوال ثانی کے (جزء الف) کے لیے ۱۴۲۰ھ کا سوال ثانی (جزء الف) دیکھ لیں۔

(ب) وقال النبي ﷺ خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيىء قوم نسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته
(۱) حدیث بالا کا مطلب نیز ترجمہ کیجیے (۲) خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کیجیے۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤١٦ هـ

..... السؤال الاول (الف) ان الصدقة لتطفنى غضب الرب وتدفع ميتة السوء ان اولى الناس بالله من بدأ بالسلام 'كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ماسمع

(۱) احادیث بالا کا ترجمہ کرنے کے بعد (۲) مقصد واضح کیجیے (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے بتائیے۔

(ب) نعم الرجل الفقيه فى الدين ان احتيج اليه نفع وان استغنى عنه اغنى نفسه، بنس العبد المحتكر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح.

(۱) مذکورہ احادیث کا مطلب نیز ترجمہ کیجیے؟ (۲) اعراب لگا کر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجیے۔

..... السؤال الثانى (الف) من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه الانس

(۱) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے (۲) "الشجرة المنتنة" سے کیا مراد ہے؟

اس سوال کا (جزء ب) ۱۴۱۷ھ کے سوال ثانی (جزء ب) کے ذیل میں لکھا جا چکا ہے۔